# گہرِ بخشش

(مجموعۂ نعت و مناقب)

ساجد امروہوی

# گہرِ بخشش

سنہ ۱۴۲۷ھ

مجموعۂ نعت و مناقب

مرزا ساجد حسین ساجدؔ امروہوی

اللہ اکبر

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰۷﴾

سورۃ انبیا آیت۔ ۱۰۷

اور (اے مصطفےٰؐ) ہم نے تمھیں تمام جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے

مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيۡنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ
عَلَى الۡكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيۡنَهُمۡ

سورۃ فتح آیت۔ ۲۹

محمدؐ خدا کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ اُنکے ساتھ ہیں وہ کافروں
کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل۔

اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيُذۡهِبَ عَنۡكُمُ الرِّجۡسَ
اَهۡلَ الۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيۡرًا ﴿۳۳﴾

سورۃ احزاب آیت۔ ۳۳

اے (پیغمبر) کے اہل بیت خدا چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور
کردے اور تمھیں بالکل پاک وصاف کردے۔

اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ
يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۲﴾

سورۃ یونس۔ ۱۲۶

سن رکھو کہ جو خدا کے دوست ہیں اُنکو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ
غم ناک ہونگے۔

سریرِ شرعِ تختِ پائدارش
بہ تختش چار عمدہ چار یارش

ازاں ہر چار ایمان سخت بنیاد
چناں کز چار عنصر آدمی زاد

ابوبکرؓ اول آں ہم منزلِ غار
کہ دوّم جائے پیغمبر شدش یار

عمرؓ دومی کہ بستد جاں ز فرزند
کہ زندہ کرد ازاں عدلِ خداوند

سوم عثمانؓ دو صبحِ صدق را مہر
کہ گشت از مہرِ قرآں روشنش چہر

چہارم حیدرؓ آں در ہر ہنر فرد
فقیہہ وعالم ومردِ جوانمرد

حضرت امیر خسروؒ

(از مثنوی دل رانی خضر خاں)

# فہرست


| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱ | ضابطہ | ۱۰ |
| ۲ | مصنف کا تعارف | ۱۱ |
| ۳ | انتساب | ۱۲ |
| ۴ | اظہارِ تشکر | ۱۳ |
| ۵ | پیش لفظ | ۱۶ |
| ۶ | ورثہ دارِ رؤف ہیں ساجدؔ۔ طربؔ ضیائی | ۱۹ |
| ۷ | قطعات تاریخ | ۴۳ |
| ۸ | قطعات تاریخ | ۴۵ |
| ۹ | قطعۂ تاریخ | ۴۶ |
| ۱۰ | شمس کو حدت ارض وسما کو وسعت دینے والا تو | ۴۷ |
| ۱۱ | اُنکی رحمت کا یقیں دل کو دلائے رکھنا | ۵۰ |
| ۱۲ | دلیل ذات احد ہے مرے حضور کی ذات | ۵۲ |
| ۱۳ | قطعۂ نعت | ۵۳ |
| ۱۴ | یہ کیوں کہوں مجھے یہ ملا یہ عطا ہوا | ۵۴ |
| ۱۵ | خزانوں سے سوا ہے مجھ کو اسکا ایک ذرہ بھی | ۵۶ |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۶ | جب سے ہوا ہے ربط خدا کے رسولؐ سے | ۵۸ |
| ۱۷ | جس کو غمِ رسولؐ سے وابستگی نہ ہو | ۶۰ |
| ۱۸ | دنیا کو یہ بتانے گزرے تھے وہ یہاں سے | ۶۶ |
| ۱۹ | راہِ خدا پر چل کے دکھانے والے آپ | ۶۴ |
| ۲۰ | ہے ربط خدا سے بھی زمانے کی خبر بھی | ۶۷ |
| ۲۱ | ایوانِ معرفت کا احاطہ تری گلی | ۶۹ |
| ۲۲ | پائے نبیؐ کو عرش نے سر پر اُٹھالیا | ۷۱ |
| ۲۳ | عرش پہ چل کے جب چلے شاہِ زماں زمین پر | ۷۴ |
| ۲۴ | دیکھ کر ایک نظر گنبد خضریٰ کی طرف | ۷۶ |
| ۲۵ | حجِ بیت اللہ سے واپسی پر تأثرات | ۷۹ |
| ۲۶ | میں کیا کرونگا وصف بھلا یار غارؓ کا | ۸۴ |
| ۲۷ | مہر ذرہ کو کرے تابندگی صدیقؓ کی | ۸۶ |
| ۲۸ | قربِ نبیؐ سے اتنی بڑھی شانِ یارِ غارؓ | ۸۸ |
| ۲۹ | رفاقتوں کے مدینے کا باب ہیں صدیقؓ | ۹۰ |
| ۳۰ | دہر میں ہر سمت جنکے نام کا اعلان ہے | ۹۲ |
| ۳۱ | کون سمجھے کون جانے انتہا صدیقؓ کی | ۹۴ |
| ۳۲ | بس وہی اقلیم دانائی کے سلطانوں میں ہیں | ۹۶ |
| ۳۳ | جب تھے ہمراہِ نبیؐ غار کے اندر صدیقؓ | ۹۸ |
| ۳۴ | نوازا ہے خدا نے اس طرح صدیق اکبرؓ کو | ۱۰۰ |
| ۳۵ | سودائے دیں ہے سر میں بہ احسان یارِ غارؓ | ۱۰۲ |

| | | |
|---|---|---|
| ۳۶ | امیروں کے امیر کارواں صدیق اکبرؓ ہیں | ۱۰۴ |
| ۳۷ | میسر ہے انھیں ساتھ اب بھی سرکارِ رسالت کا | ۱۰۶ |
| ۳۸ | معراجِ صدق وخُلق ومروت ہیں یارِ غارؓ | ۱۰۸ |
| ۳۹ | وجہِ تسکین دل وجاں حضرت صدیقؓ ہیں | ۱۱۰ |
| ۴۰ | بے یقینی کا خاتمہ صدیقؓ | ۱۱۳ |
| ۴۱ | عادتاً پرتوِ محبوبِ خدا ہیں صدیقؓ | ۱۱۵ |
| ۴۲ | مسلماں سب سے پہلے بالیقیں صدیق اکبرؓ ہیں | ۱۱۷ |
| ۴۳ | تنصیبِ دیں ہے جذبۂ تعمیرِ یارِ غارؓ | ۱۱۹ |
| ۴۴ | کمالِ خُلق کا معیار صورتِ صدیقؓ | ۱۲۱ |
| ۴۵ | دین کو قوت عطا کرتی ہے تکبیرِ عمرؓ | ۱۲۵ |
| ۴۶ | بہتر از عمرِ ابد وہ چند لمحات عمرؓ | ۱۲۷ |
| ۴۷ | عشقِ نبیؐ کے ساتھ ساتھ عشقِ عمرؓ بھی چاہئے | ۱۲۹ |
| ۴۸ | کوئی کسی کے ساتھ ہے کوئی کسی کے ساتھ | ۱۳۱ |
| ۴۹ | عشقِ سرکار مایۂ فاروقؓ | ۱۳۳ |
| ۵۰ | حسنِ نبیؐ کا عکس جمالِ عمرؓ میں ہے | ۱۳۷ |
| ۵۱ | شوکت کی تھی جلال کی تھی کرّ وفر کی تھی | ۱۳۹ |
| ۵۲ | دوائے دردِ دل عاشقانِ زارِ عمرؓ | ۱۴۱ |
| ۵۳ | اس طرح سے ہوا داحقّ ثنائے فاروقؓ | ۱۴۳ |
| ۵۴ | ہے مومنوں کے لئے خاص فیضِ عام عمرؓ | ۱۴۵ |
| ۵۵ | ہمیشہ پیشِ خدا خم سرِ نیازِ عمرؓ | ۱۴۷ |

| | | |
|---|---|---|
| ۵۶ | کافروں کے حق میں تیغِ بے اماں حضرت عمرؓ | ۱۴۹ |
| ۵۷ | اُنکا در اہلِ وفا کی حسرتوں کا آئینہ | ۱۵۲ |
| ۵۸ | قربت بھی ملی تمکو قرابت بھی ملی ہے | ۱۵۴ |
| ۵۹ | اُنکی صورت علم کی شمعیں فروزاں کر گئی | ۱۵۶ |
| ۶۰ | دستِ عثمانِ غنیؓ کو دستِ پیغمبر کہو | ۱۵۸ |
| ۶۱ | جان استقلال و ایثار و وفا عثمانؓ ہیں | ۱۶۰ |
| ۶۲ | ایسی مدحت کر نہیں سکتا کوئی عثمانؓ کی | ۱۶۲ |
| ۶۳ | اک ادائے کبریا عثمانؓ ہیں | ۱۶۴ |
| ۶۴ | عظمتِ حق شوکتِ کردار عثمانؓ غنی | ۱۶۷ |
| ۶۵ | مصطفیٰؐ کی آنکھ کا تارا ہیں عثمانِ غنیؓ | ۱۶۸ |
| ۶۶ | نبیؐ کے نام کی ہے آن عظمتِ عثمانؓ | ۱۷۰ |
| ۶۷ | آپکی مداح جب قدرت ہے عثمانِ غنیؓ | ۱۷۲ |
| ۶۸ | اُنکی نگاہِ التفات میری طرف اُٹھی تو ہے | ۱۷۵ |
| ۶۹ | سلام شوق کہہ دیتی صبا مولا علیؓ تم سے | ۱۷۷ |
| ۷۰ | آئے نہ کس طرح بھلا میری زباں پہ یا علیؓ | ۱۷۹ |
| ۷۱ | بس اب تو صرف یہی چاہتا ہے جی مولاؓ | ۱۸۱ |
| ۷۲ | مجھے راستہ ملا ہے تری رہبری سے مولاؓ | ۱۸۳ |
| ۷۳ | بازوئے نبیؐ دستِ خدا حیدرِ کرارؓ | ۱۸۵ |
| ۷۴ | پرتوِ نورِ خدا جلوۂ رخسارِ علیؓ | ۱۸۷ |
| ۷۵ | صاحبِ خُلق آپ، میں خود سر علیِ مرتضیٰؓ | ۱۸۹ |

| | | |
|---|---|---|
| ۷۶ | ھل اتٰی پڑھئے سخاوت دیکھئے | ۱۹۱ |
| ۷۷ | سروردیں سے ملا خالقِ اکبر کا پتہ | ۱۹۳ |
| ۷۸ | آنکھ میں عکس علیؓ سر میں ہے سودائے علیؓ | ۱۹۵ |
| ۷۹ | جاں کے لئے قرار محبت علیؓ کی ہے | ۱۹۷ |
| ۸۰ | وہ آسمانِ عشق کے بدرِ منیر ہیں | ۱۹۹ |
| ۸۱ | ذہنوں میں عقل وفہم کی نشو ونما علیؓ | ۲۰۱ |
| ۸۲ | ہے نبیؐ کا قول وہ ہیں آشنائے بوترابؓ | ۲۰۳ |
| ۸۳ | رازِ ہستی کیوں کسی نا آشنا سے پوچھئے | ۲۰۵ |
| ۸۴ | مستقل جاری رہیگا فیضِ عامِ مرتضےٰؓ | ۲۰۸ |
| ۸۵ | سودا اگر ہے سر میں تو سودا علیؓ کا ہے | ۲۱۱ |
| ۸۶ | عارفِ حق سلسلہ در سلسلہ مولا علیؓ | ۲۱۴ |
| ۸۷ | مسلک عشق کا سلسلہ رہ گیا | ۲۱۸ |
| ۸۸ | جن کے دروازے پہ جبریل کا پہرا دیکھا | ۲۲۰ |
| ۸۹ | جب قافلہ حسینؓ کا اترا لبِ فرات | ۲۲۲ |
| ۹۰ | چشمِ فطرت سے بہے تھے جو بہتّر آنسو | ۲۲۵ |
| ۹۱ | غم کے چمن کھلائے جا شام وسحر زمین پر | ۲۲۷ |
| ۹۲ | آپکی چشمِ کرم مولا اسے درکار ہے | ۲۲۹ |
| ۹۳ | جو جان لے رہا ہے وہ ظالم کا تیر ہے | ۲۳۱ |
| ۹۴ | الفاظ رو رہے ہیں یہ قصہ عجیب ہے | ۲۳۳ |
| ۹۵ | حُر لشکرِ حسینؓ میں قسمت سے آملے | ۲۳۵ |

| | | |
|---|---|---|
| ۹۶ | جذبۂ آدمیّت کو کیا ہو گیا | ۲۳۷ |
| ۹۷ | آج تشریف لائے حسینؓ | ۲۳۹ |
| ۹۸ | ترجماں قلب مضطر کی ہے | ۲۴۲ |
| ۹۹ | ہماری لاج ہر حالت میں رکھنی ہی پڑی تم کو | ۲۴۶ |
| ۱۰۰ | کس لئے خوف جفا کاریٔ اغیار سے ہے | ۲۴۸ |
| ۱۰۱ | مجھ کو معلوم ہے میں ہوں تو جفا کار بہت | ۲۵۰ |
| ۱۰۲ | حق گوئی اور ایثار کے معیار کی خاطر | ۲۵۲ |
| ۱۰۳ | حق نے بھیجا تھا جسے احمد مختار کے ہاتھ | ۲۵۴ |
| ۱۰۴ | کیسا یہ تزلزل ہے رہِ شمس و قمر میں | ۲۵۶ |
| ۱۰۵ | پائے سجاد کی زنجیر بہت بھاری ہے | ۲۵۹ |
| ۱۰۶ | ہمتِ جنبشِ لب کہاں | ۲۶۱ |
| ۱۰۷ | فرض اہل وفا پر ہے اکرامِ علی اصغرؓ | ۲۶۳ |
| ۱۰۸ | سب قادری نسبت والوں کی سنتے ہیں فغاں عبد القادرؒ | ۲۶۶ |
| ۱۰۹ | اسقدر مہرباں شہِ جیلاںؒ | ۲۶۸ |
| ۱۱۰ | مل گیا ہے جب سے اُنکا لطفِ بے پایاں مجھے | ۲۷۰ |
| ۱۱۱ | ہے بس مری جھولی میں یہ دولت شہِ جیلاںؒ | ۲۷۲ |
| ۱۱۲ | آپکا در منبع علم و ہنر خواجہؒ مرے | ۲۷۵ |
| ۱۱۳ | اجمیر میں آکر جب تقدیر بنی خواجہؒ | ۲۷۷ |
| ۱۱۴ | بے گھری ختم ہو خواجہؒ جی | ۲۷۹ |
| ۱۱۵ | خدا کو آپ سے ہے پیار یا غریب نوازؒ | ۲۸۲ |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۱۶ | یہ جو بارانِ انوار کلیر میں ہے | ۲۸۵ |
| ۱۱۷ | زمانے سے ہے شیدا اک زمانہ بدرِ چشتیؒ کا | ۲۸۸ |
| ۱۱۸ | جو بزم میں اُنکی آجائے مہمان ہے بدرِ چشتیؒ کا | ۲۹۰ |
| ۱۱۹ | اگر تم ہو مثالِ بے مثالی شاہِ کرمانیؒ | ۲۹۲ |
| ۱۲۰ | خوشبو سے ہے بسا ہوا دربار بدرِ چشتؒ | ۲۹۴ |
| ۱۲۱ | ہم کو ملی جہاں میں عزت غلام سرورؒ | ۲۹۶ |
| ۱۲۲ | آپ کو حاصل ہے اپنے خالق کی حمایت شاہِ ولایتؒ | ۲۹۸ |
| ۱۲۳ | طاعت نبیؐ کی طاعتِ ملّا رضا حسینؒ | ۳۰۰ |
| ۱۲۴ | میری حسرت آپکا دربار ہے بابو میاںؒ | ۳۰۳ |
| ۱۲۵ | محیطِ گلشنِ جاں کیوں نہ ہو بہارِ رؤفؒ | ۳۰۵ |


Scanned by CamScanner

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

## ضابطہ


نام کتاب : گہرِ بخشش

مصنف : مرزا ساجد حُسین ساجد امروہوی

سن اشاعت : ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۰۰۸ء

تعداد : ۱۰۰

کمپوزنگ حنا ساجد

تزئین خسرو مرزا

طباعت

قیت ۲۵۰ روپیہ

## ناشر:

بزمِ شعر و ادب امروہہ

## ملنے کا پتہ:

خسرو مرزا، میور وہار نئی دہلی

خضر مرزا، محمد زبیر ابنِ سیفی

دفتر انجمن یادگارِ رؤف، محلّہ سدّو، امروہہ (جے پی نگر)


Scanned by CamScanner

# مصنف کا تعارف

نام : مرزا ساجد حسین

تخلص : ساجدؔ امروہوی

تاریخ پیدائش : ۱۸ جنوری ۱۹۴۳ء

تعلیم : ایم۔اے انگریزی

ایم۔اے تاریخ

ایم۔اے معاشیات

بی۔ایس۔سی، بی ایڈ

ریٹائرڈ لیکچرر امام المدارس امروہہ

تلمذ : والد گرامی قدر حضرتِ رؤفؔ امروہویؒ

و

برادرانِ گرامی سیفیؔ امروہوی و حامدؔ امروہوی

ارادت : حضرت ملاّ رضا حسینؒ قادری نقشبندی چشتی سہروردی

حضرت رؤف امروہویؒ چشتی صابری

حضرت معین الدین جعفری عرف بابو میاںؒ چشتی صابری

Scanned by CamScanner

# انتساب

میں اپنے اس مجموعۂ کلامِ نعت و مناقب

گہرِ بخشش

کو

عاشقانِ محبوبِ ربِّ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰؐ

و

شیدائیانِ اصحاب رسولِ اکرمؐ رضوان اللہِ تعالیٰ علیہم اجمعین

و

محبانِ اہلِ بیتِ کرام رضوانُ اللہِ تعالیٰ علیہم اجمعین

و

متوسلان اولیاءِ کرام رحمتہ اللہِ علیہم

کو

بصد عقیدت معنون کرتا ہوں

بندۂ عاصی

ساجد امروہوی

Scanned by CamScanner

# اظہارِ تشکر

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾

سورۃ البقرۃ آیت۔۱۵۲

(سوتم مجھے یاد کرو میں تمھیں یاد کرونگا اور میرا احسان مانتے رہنا اور ناشکری نہ کرنا)

متذکرہ بالا آیت میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم میرا ذکر کرو میں تمھارا ذکر کرونگا۔ وہ ہمارا ذکر کیسے کریگا ہماری ناپختہ عقل اس گتھی کو نہیں سلجھا سکتی مگر اتنا ضرور سمجھا جا سکتا ہے کہ اُسکا ذکر کرنے والے اُسکی نظروں میں ضرور آ جائینگے۔ اس بے پایاں مخلوق کا خالق ونگہدار اپنا ذکر کرنے والوں کی جانب متوجہ ہو جائیگا اِن ذاکرین کا کتنا بڑا اعزاز ہے۔ خارج از امکانِ بیان ہے۔

ظاہر ہے حمدِ باری تعالیٰ، نعتِ محبوبِ خالقِ کُل، مدح وثنائے مقبولانِ بارگاہ خداوندی، دائرۂ ذکرِ حق سے باہر نہیں ہوسکتیں۔

وماتشاؤن الّا ان یشا اللہ

کے تحت ہمارا کوئی ارادہ بغیر توفیق الٰہی پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ اِسی لئے حق سبحانہ تعالیٰ فوراً ہی واشکروا لی ولاتکفرون ارشاد فرماتا ہے کہ اس بات کا شکر ادا کرو کہ اُسنے تمھیں اپنا ذکر کرنے کی توفیق ارزاں کی اور کفرانِ نعمت مت کرو۔

میں کیسے ہی الفاظ مہیا کرلوں مگر اُس کے شکریہ کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ اُس نے میرے تیسرے مجموعہ کلام گہرِ بخشش (مجموعہ نعت ومناقب) کے وسائل اور مواقع فراہم کرکے مجھ پر جو احسان فرمایا ہے اُس کے لئے میرا دل اظہار تشکر سے

Scanned by CamScanner

پُر ہے۔ ساتھ ہی اس احسان اور بندہ نوازی کے مزید جاری رکھنے کے لئے دست بدُعا ہوں۔

میں اپنے قارئین سے مستدعی ہوں کہ وہ میری چوتھی کتاب، جو مجموعہ غزلیات ہے، کی طباعت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ اس کتاب کا مسودہ تیار ہے۔ گہرِ بخشش کے اجرأ کے بعد میں اُدھر متوجہ ہو جاؤنگا۔

مجھے افسوس ہے کہ میں گہرِ بخشش کی طباعت جو ۱۴۲۷ھ میں ہونا تھی کچھ گھریلو مصروفیات کی بنا پر مکمل نہ کر سکا اور ۱۴۲۷ھ میں اپنی اہلیہ کی شدید بیماری کی وجہ سے اس کام میں اور تاخیر ہو گئی۔

میں جناب ڈاکٹر شعائر اللہ خاں ایڈیٹر ضیائے وجیہہ رامپور کا شکرگزار ہوں کہ اُنھوں نے اپنے بیش قیمت وقت میں سے کچھ وقت میرے لئے صرف کیا اور پیش لفظ تحریر کیا۔ ساتھ ہی میرے عزیز محترم جناب طرب ضیائی امروہوی نے اپنی سخت علالت کے باوجود ایک پُر مغز مقالہ تحریر فرمایا جسکے لئے میں تہہ دل سے اُنکا ممنون و متشکر ہوں اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اُنکی صحت کے لئے دست بدعا ہوں۔ اُنھوں نے ہی کتاب کا تاریخی نام 'گہرِ بخشش' (۱۴۲۷ھ) برامد کیا تھا۔ اب انھوں نے ۱۴۲۹ھ میں اسکے ساتھ ہی پانچ تاریخی رباعیات بھی مرحمت کیں اور مزید شکریہ کا موقع فراہم کیا۔

دیر سے چھپنے کی وجہ سے فضیلتِ مدینہ (۱۴۲۹ھ) نکالا ہے مگر چونکہ اس کی کمپوزنگ دو سال پہلے ہو چکی تھی اس لئے نام وہی رہنے دیا گیا۔

میری بیٹی حنا ساجد نے جس جانفشانی اور اپنی BTC کی ٹریننگ کی مصروفیت کے باوجود میری معاونت کی ہے اُسکے لئے میں اُسے علاوہ اپنے صمیم

قلب کی دعاؤں کے اور کچھ نہیں دے سکتا خدا اُسے تا دیر اپنے شریک حیات میاں نورالزماں خاں سلمہٗ اور بچیوں حمیرا، عائشہ اور زینب کے ساتھ ہزار ہزار مسرتوں سے نوازے اور شاد آباد رکھے۔

میرے عزیز دوست جناب شمیم نقوی امروہوی نے ایک تاریخی رباعی اور ایک قطعہ تاریخ منقوطہ میں برآمد کیا ہے جسمیں اُنھوں نے بڑی کاوش فکری کا مظاہرہ کیا ہے اُنکا بھی تہہ دل سے متشکر ہوں۔ محترم جنید فاروقی صاحب نے بھی تاریخ نکالی ہے جو شامل اشاعت ہے اُنکا بھی میں ممنون ہوں۔

ناسپاسی ہوگی اگر میں اپنے برادر گرامی جناب ڈاکٹر احمد حسین سیفی اور الحاج حامد امروہوی کا شکریہ ادا نہ کروں۔ سیفی صاحب نے بڑی جانفشانی سے پوری کتاب کا مطالعہ کیا اور پروف ریڈنگ کا کام بحسن وخوبی انجام دیا۔ جناب حامد امروہوی اور چھوٹے بھائی پروفیسر آصف حسین نے اس کتاب کو جلد از جلد منظر عام پر لانے کے لئے میری ہمت افزائی فرمائی۔

میرے بڑے بیٹے خسرو مرزا نے کتاب کا ٹائٹل تیار کیا ہے وہ بھی میری شاباشی کے مستحق ہیں۔ بارگاہِ ایزدی میں میں سبھی معاونین کا تہہ دل سے ممنون و متشکر ہوں اور اُنکے لئے افزائش عمر وعلم اور پختگی ایمان کیلئے دعا گو ہوں۔

آخر میں اپنے قارئین سے عرض گزار ہوں کہ وہ میرے حق میں دعائے بقائے ایمان فرمائیں اور میری اہلیہ کی مکمل صحتیابی کے لئے درگاہ رب العزت میں بہ صمیم قلب دعا کریں۔ ساتھ ہی اس کتاب میں جو اغلاط رہ گئی ہوں اُن سے مجھے مطلع فرمادیں تا کہ آئندہ اشاعت میں اُس کا ازالہ کرسکوں۔

**ساجد امروہوی**

Scanned by CamScanner

# پیش لفظ

شمالی ہندوستان میں بعض بستیوں، شہروں اور قصبات نے اپنی علمی و ادبی خدمات کے نتیجہ میں ایک خاص شہرت اور ناموری حاصل کی ہے ان میں علاقہ روہیل کھنڈ کے بدایوں، رامپور اور امروہہ خاص اہمیت کے حامل ہیں یہاں سیکڑوں صاحب فن پیدا ہوئے اور انھوں نے اپنی علمی کاوش کے سبب اپنے کلام کا لوہا منوایا۔ ان شہروں میں امروہہ ایک خاص اور ممتاز مقام کا حامل شہر رہا ہے۔ جہاں کثیر تعداد میں علماء، صوفیہ اور شعراء وادبا پیدا ہوتے رہے ہیں۔

میدان شاعری میں بھی امروہہ کو خاصی شہرت اور ناموری حاصل ہے۔ غلام ہمدانی مصحفی امروہوی، ساکت امروہوی۔ معروف طنز و مزاح نگار علامہ شہباز امروہوی، وغیرہ اس مردم خیز سرزمین امروہہ کے فرزند تھے۔ اسی طرح فن نعت گوئی میں رؤف امروہوی نے اپنی پُر کیف نعتوں کے ذریعہ خاصی شہرت حاصل کی، انہیں کے ایک فرزند جناب مرزا ساجد امروہوی بھی نعت وغزل کے ایک معتبر شاعر ہیں۔ جن کے دو مجموعہء کلام ''رازِ بخشش'' اور ''آرزوئے بخشش'' منظر عام پر آکر شہرت حاصل کر چکے ہیں۔

ساجد امروہوی صاحب کو نعت کہنے کا سلیقہ ورثہ میں ملا ہے۔ آپ کے والد ماسٹر عبدالرؤف صاحب ایک قادر الکلام اور استاد نعت گو تھے۔ ساجد صاحب کے دونوں بھائی جناب ڈاکٹر مرزا احمد حسین سیفی اور مرزا حامد حسین حامد امروہوی بھی

Scanned by CamScanner

امروہہ کے اچھے اور استاد نعت گو شعراء میں شمار ہوتے ہیں۔اس طرح نعت گوئی کا سلیقہ اور جذبہ ساجد صاحب کو خاندانی طور پر ورثہ میں ملا ہے۔

اب ان کی تیسری شعری کاوش ''گہرِ بخشش'' کے نام سے منظرِ عام پر آرہی ہے۔جس میں نعتوں کے علاوہ خلفاءِ راشدینؓ،صحابۂ کرامؓ،ائمہ ،اہلِ بیتؓ وغیرہ کے مناقب کے ساتھ ساتھ مختلف اولیاء عظّام کے مناقب بھی شامل ہیں۔جن میں حضرت سیدنا شاہ عبد القادر جیلانیؒ ،حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ ،حضرت شیخ علاوالدین احمد صابر کلیریؒ امروہہ کے معروف بزرگ حضرت شاہ ابّن بدرِ چشتیؒ ، حضرت شرف الدین حسینؒ شاہ ولایت امروہہ،حضرت شاہ غلام سرور قادریؒ لاہوری، حضرت سید شاہ معین الدین جعفریؒ عرف بابو میاں وغیرہ جیسے بزرگان دین کے مناقب موجود ہیں۔ان مناقب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کے ساجد صاحب نے ان بزرگوں کے روحانی کمالات کو اپنے مناقب میں بخوبی سمو دیا ہے۔ان مناقب میں عقیدت ومحبت کے ساتھ شاعری کی فنّی خوبیاں اور شعور بھی نمایاں ہے۔

ساجد امروہوی کی نعتیں اور مناقب سوزِ دروں کی غمّاز ہیں ان کی شاعری شاعرانہ داؤ پیچ سے ہٹ کر جذبہء صادق اور عشق رسولؐ وصحابۂ کرام اور مشائخ صوفیہ عظّام کی محبت وعقیدت سے سرشار ہے۔

مرزا ساجد امروہوی کی تیسری کتاب ''گہرِ بخشش'' میں جہاں حضور اکرمؐ کی سیرت پاک کے اعلیٰ نمونے ملتے ہیں وہیں اس میں صحابہ کرامؓ کی سیرت واخلاق پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ان کے تمام کلام کا مطالعہ ایک سرشاری اور روحانی کیفیت پیدا کرتا ہے۔جس کا بڑا سبب یہ ہے کہ ساجد امروہوی نے خود محبتِ رسول میں ڈوب کر نعت گوئی کی ہے۔

Scanned by CamScanner

میں ساجد امروہوی صاحب کے اس تیسرے مجموعہء کلام ''گُہرِ بخشش'' کی اشاعت پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ اس جہان میں بھی اس کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور آخرت میں بھی اس مجموعہ کے ذریعہ بخشش کا گہران کے ہاتھ آجائے اور حیات اخروی میں بیڑا پار لگ جائے اور یہ شعر زبان پر ہو۔

لاج رکھیں گے یقیناً سرِ محشر آقاؐ
جب میں قدموں سے لپٹ جاؤں گا کہہ کر آقاؐ

ساجد امروہوی
۲۸/جولائی ۲۰۰۶ء

(ڈاکٹر) محمد شعائر اللہ خاں وجیہی
مدیر۔ ماہنامہ 'ضیاءِ وجیہہ'۔ رامپور

Scanned by CamScanner

# ''ورثہ دارِ رؤف ہیں ساجدؔ''

نعتِ رسولِ مقبولؐ اور مناقبِ صحابۂ کرامؓ کہنا شعرائے امروہہ کا محبوب مشغلہ رہا ہے۔امروہہ کے نعت و مناقب گو شعراء کی فہرست بہت طویل ہے لیکن اس فہرست میں سب سے جلی نام امروہہ کے ثقہ و نامور نعت ومنقبت گو حضرتِ رؤفؒ کا ہے۔ یہ بات بلا خوفِ تردید کہی جا سکتی ہے کہ حضرتِ رؤفؒ کی شاعری میں جذبۂ عشق و بے خودی، سرمستی و سرشاری، کیف و سرور، سوز و گداز اور والہانہ پن کے ساتھ محبوب کے حضور خود سپردگی کا جو انداز ہے وہ (کم از کم امروہہ کی حد تک) کسی دوسرے شاعر کو ابھی تک نصیب نہیں ہوا۔حضرتِ رؤفؒ کی شاعری و شخصیت پر ملک کے متعدد نامور اہلِ قلم نے مضامین تحریر فرمائے جنکا انتخاب ''انوارِ رؤف'' کی شکل میں میرے پیشِ نظر ہے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ حضرتِ رؤفؒ کے فن کا جائزہ لینے کی زحمت کسی صاحبِ قلم نے نہیں اٹھائی۔انکی شخصیت و فن کے تعلق سے محض سرسری و سطحی معلومات ہی قارئین کو بہم پہنچائی گئیں۔ان تمام مضامین کا مرکز و محور حضرتِ رؤفؒ کی جانب سے پابندی کے ساتھ ہر جمعہ کو منعقد کیا جانے والا جلسۂ نعت خوانی، اسکی رونقیں اور برکتیں، درِ رسولِ مقبول پر انکے شوقِ حاضری کی تڑپ اور مآلِ کار حضورِ رسالتمآب کی جانب سے انکے پروانۂ طلبی پر فخر و انبساط کے اظہار تک محدود ہے۔حضرتِ رؤفؒ کے فن کا جائزہ لینے کی ضرورت سمجھی ہی نہیں گئی جس کے وہ بجا طور پر مستحق تھے۔یوں بھی

نعت ومنقبت کے فن کا جائزہ لینے کا دستور ابھی ہمارے یہاں رائج ہی نہیں ہے۔ اسی سبب ان نعتیہ اشعار و مجموعوں کو بھی سندِ شاعری عطا فرما دی جاتی ہے جو شاعری تو کجا اچھی نثر کہے جانے کے بھی مستحق نہیں ہوتے اس لئے کچھ متشاعروں کے ذہنوں میں یہ خیال جگہ پا گیا کہ کوئی نعت یا کسی نعت کا کوئی شعر کم تر درجہ کا ہوتا ہی نہیں ہے، لہٰذا پابندیٔ ردیف وقوافی کے ساتھ کسی روائتی وزن میں کہے گئے جن جملوں فقروں یا نثری ٹکڑوں پر نعت کا لیبل چسپاں کر دیا جائے وہ سب شاعری بلکہ اعلیٰ درجہ کی شاعری کا نمونہ قرار دئے جانے کے مستحق ہیں۔ مگر یہ خیال محض خیالِ خام ہی ہے۔ شاعری میں اگر فنی لوازمات نہ ہوں تو پھر نثر کے مقابلے میں شاعری کی اہمیت و افادیت ہی کیا ہے۔ پابندیٔ ردیف وقوافی کے ساتھ اوزان کو ملحوظ رکھتے ہوئے حالات، واقعات، واردات یا کسی قسم کی تاریخ کا من وعن بیان شاعری نہیں ہوتا چاہے وہ شاعری نعت ومنقبت کی شاعری ہی کیوں نہ ہو۔ میری اس نسبتاً گستاخانہ عرض کا مقصود یہ ہے کہ حضرتِ رؤفؒ کے فن پر گفتگو کی ضرورت تھی اور آج بھی ہے نیز شاعری، شاعری ہی ہوتی ہے احکامِ شریعت نہیں۔ شاعری کا مطالعہ بھی شاعری کے تناظر میں ہی کیا جانا چاہئے۔ شاعری کو نجاتِ اخروی کا ذریعہ خیال کرنے کا تصور کسی افسانوی تصور سے زیادہ اہمیت کا حامل نہیں ہے۔ نجاتِ اخروی کے لئے تو شاعری سے بہت بہتر وافضل شغل پابندیٔ صوم وصلوٰۃ ذکر وفکر وورد درود وسلام ہے۔

حضرتِ رؤفؒ نے اپنی شاعری میں جگہ جگہ اپنے فن کے جوہر دکھاتے ہوئے اپنی فنکارانہ بصیرت ومہارت کا ثبوت دیا ہے مثلاً۔

یہ سوچ کر ہی مدینے مجھے بلا لیتے
کہ خار کی بھی ضرورت ہے گلستاں کے لئے

شوقِ وصال، حسرتِ دید، انکساری، عاجزی، محبوب ہی نہیں بلکہ اس سے منسوب ہر شے کو اپنے سے بہتر و افضل سمجھنے کی سعادت کے ساتھ ساتھ ترجمانیِ سوزِ عشق اور نفیِ ذات کا مظہر ہے یہ خوبصورت شعر میرے خیال میں شاعری اسی کو کہتے ہیں اور یہ شعر۔

مرا غم بھرا فسانہ ،مری دُکھ بھری کہانی
جو سنو تو مہربانی ، نہ سنو تو مہربانی

سادگی و پرکاری، زورِ بیان، حلاوت ولذّتِ کلام و زبان، رضائے محبوب پر راضی مسرور و مطمئن رہنے کی سعادت رکھنے والے نفسِ مطمئنّہ کا ترجمان ہی نہیں ہے بلکہ یہاں شاعر فنکارانہ مہارت کیساتھ اثباتِ ذات کے حوالے سے نفئ ذات کے عمل سے گزر رہا ہے اپنے محبوب کے حضور خود سپردگی کا یہ انداز مآلِ معراجِ عشق ہی تو ہے اور اعلیٰ نعت گوئی مآلِ عشق اور خود سپردگی و نفئ ذات کا عمل ہی تو ہے، عشق کے بغیر اس باب میں ہم دوسروں کی تقلید محض تو کر سکتے ہیں لیکن حقیقی مدح و ثنا کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ خیر سرِ دست میرا منشاء و مقصود حضرتِ رؤفؒ کے شاعرانہ و فنکارانہ کمالات کا جائزہ لینا نہیں ہے۔ میں تو خانوادۂ رؤفؒ کے ایک معتبر و اہم نعت و منقبت گو مرزا ساجد امروہوی کی مدحیہ شاعری پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔

مرزا ساجد امروہوی حضرتِ رؤفؒ کے فرزندِ لئیق ہی نہیں ہیں بلکہ انکے شاگردِ رشید بھی ہیں، مرزا ساجد شاعری کے ساتھ ساتھ حضرت رؤفؒ کے علم عشق اور اوراد و وظائف کے بھی ورثہ دار ہیں عشق رسولؐ اُنھیں اپنے پدرِ بزرگوار سے

Scanned by CamScanner

بطور ورثہ ملا ہے لیکن انکے ذاتی وجدان وعرفان نے عشق کی کیسی کیسی منزلیں سر کی ہیں اس کے ثبوت کے لئے میں حضرتِ رؤفؒ کی خودنوشت ''اپنی زبان سے میں'' سے یہ اقتباس پیش کرنا چاہتا ہوں۔ حضرتِ رؤفؒ اپنی اس خودنوشت میں اپنی طلبیٔ مدینہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

''یہ سُن کر میں حیرت زدہ ہوا، اُن کو اس وقت کوئی جواب نہ دے سکا، اور عرض کیا کہ کل انشاء اللہ جواب دونگا۔۔۔۔۔۔ حیرت کا یہ عالم تھا کہ گھر آ کر بھی کسی سے اس واقعہ کا اظہار نہیں کیا، میری عمر اب چوراسی سال کی ہے، ساری عمر کا بیمار ہوں، ضعیفی اور بڑھاپا مجھ پر پوری طرح مسلّط ہے۔۔۔۔۔ ایک نظر اپنی ضعیفی پر ڈالتا اور دوسری نظر سرکارِ دوعالم کی طلبی پر جس کا عمر بھر رونا رویا تھا۔۔۔۔۔ شجر الاسلام صاحب نے اب تک کوئی جواب نہ پا کر اپنے اور میرے ایک معتمد ماسٹر ضمانت علی صاحب کو میرے پاس بھیجا کہ میں انکو یہ بتاؤں کہ میں نے سفرِ حج پر جانا طے کر لیا یا نہیں ؟ اس وقت ساجد میاں تیسرے خادم زادے موجود تھے۔ (مجھے مذبذب دیکھ کر) مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے۔

وارثِ خُلد جو مر جائیں، جئیں تو غازی
اُن کے عشاق کا جب دیکھئے حال اچھا ہے

''جب زادِ راہ تک کا انتظام کر دیا گیا تو اب تذبذب بیجا ہے بسم اللہ کیجئے''
یہ سن کر میں نے سفرِ حج پر جانے کا مصمّم ارادہ کر لیا۔''

رؤف امروہوی، ''اپنی زباں سے میں'' (صفحہ۔ ۴۸، ۴۷، ۴۶ ملاحظہ فرمائیں) اس عاشقِ رسولؐ کے عاشقِ رسولؐ فرزند کی جرأت و ہمت کہ وہ اپنے چوراسی سالہ ضعیف باپ کو جو محض ہڈیوں کا ڈھانچہ ہے، جو نہ صرف ایک شفیق باپ

Scanned by CamScanner

ہے بلکہ ایک مخلص و مشفق استاد بھی ہے کس دلیری و جوانمردی کے ساتھ راہِ عشق میں نہ صرف یہ کہ کھونے کو تیار ہے بلکہ ضعیفی و ناتوانی کے باعث بوڑھے باپ کے ماند پڑ رہے جذبۂ عشق کو مہمیز بھی کر رہا ہے اور آتشِ شوق کو بھڑکا بھی رہا ہے سبحان اللہ قابلِ صد مبارکباد ہیں مرزا ساجدؔ کہ ان کا سینہ عشقِ محمد مصطفےٰ کی روشنی سے معمور و منوّر ہے، اس موقع و مقام پر ان لمحوں میں مجھے مرزا ساجد امروہوی بحیثیت عاشقِ رسول اپنے پدرِ بزرگوار سے اونچے اور بہت اونچے نظر آرہے ہیں اور ''قدِ ساجدؔ تا دو صد بامِ فلک'' کا منظر میرے پیشِ نظر ہے، اور اس لئے میں اُن کو ورثہ دارِ رؤف سمجھتا اور کہتا ہوں۔

یوں تو کسی شخص کے کئی ورثہ دار ہو سکتے ہیں لیکن حقیقی ورثہ داری کے لئے ورثہ دار اور مورث کے افعال و اعمال اور سیرت و کردار میں مماثلت شرط ہوتی ہے۔ میرے خیال میں مرزا ساجدؔ حضرتِ رؤفؒ کے حقیقی ورثہ دار ہیں کیونکہ اُن میں اور حضرتِ رؤفؒ میں حیرت انگیز مماثلت ہے۔ حضرتِ رؤفؒ بھی معلم اور شاعر، ساجدؔ بھی معلم، حضرت رؤفؒ بھی سادہ مزاجی کی تصویر اور مرزا ساجدؔ بھی سادگی کا مرقع، حضرت رؤفؒ بھی صوفی منش انسان اور مرزا ساجدؔ بھی صوفی منش شخص، حضرتِ رؤفؒ بھی سستی شہرت اور نام و نمود سے بیزار اور مرزا ساجدؔ بھی اس روش سے نالاں، حضرتِ رؤفؒ کا بھی بیشتر وقت مصلّے پر گزرتا تھا اور مرزا ساجدؔ کا بھی یہی حال، حضرتِ رؤف بھی رونقِ گلستانِ عشاقِ رسولؐ مرزا ساجدؔ بھی اسی گلستاں کا نوشگفتہ پھول، حضرت رؤفؒ بھی آل و اصحابِ رسول پر قربان مرزا ساجدؔ بھی ان پر فدا حضرت رؤفؔ کا شغل و شیوہ بھی نعت و منقبت گوئی، مرزا ساجدؔ کا بھی یہی شعار، حضرتِ رؤفؔ کے یہاں بھی حضورِ محبوب خود سپردگی کا

Scanned by CamScanner

والہانہ انداز اور مرزا ساجدؔ کا بھی یہ طور طریق، اس کے علاوہ کچھ اور مماثلتیں بھی حضرتِ رؤفؔ اور مرزا ساجدؔ میں ہیں لیکن میرے خیال مین حقیقی ورثہ دار ہونے کے لئے یہ مماثلتیں بھی کافی ہیں، مرزا ساجدؔ خود اپنی زبان سے اپنے ورثہ دارِ رؤفؔ ہونے کا اعلان و اظہار نہیں کرتے بلکہ فرماتے ہیں۔

ہو دل میں اُن کا سا خوفِ خدا و عشقِ نبیؐ
تو خود کو کہہ سکوں ساجدؔ میں ورثہ دارِ رؤفؔ

میرے خیال میں مرزا ساجدؔ کا یہ مقطع اُن کی محرومی و عجز کی علامت نہیں بلکہ انکی کسر نفسی، انکساری اور شرافتِ طبعی کا استعارہ ہے آپ چاہیں تو اسے تجاہلِ عارفانہ سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں

مرزا ساجدؔ امروہوی کے تیسرے مجموعہ کلام ''گہرِ بخشش'' کا مسودہ میرے پیشِ نظر ہے اس سے پہلے آپ کے دو مجموعہ ہائے نعت، ''رازِ بخشش'' اور ''آرزوئے بخشش'' کے عنوان سے شائع ہو چکے ہیں زیرِ نظر مجموعہ، مجموعہ مناقب ہے جسمیں خلفائے راشدینؓ، ائمۂ طاہرین و دیگر بزرگانِ دین کے مناقب بیان کئے گئے ہیں ابتدا میں ایک حمد اور سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰؐ کی شانِ والا صفات میں کہی گئی نعتیں بھی شریکِ اشاعت کی گئی ہیں۔

اس سے قبل کہ میں مرزا ساجدؔ امروہوی کی مدحیہ شاعری پر گفتگو کا آغاز کروں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ تھوڑی سی گفتگو رشتۂ عقل و عشق پر ہو جائے۔ کچھ لوگوں کے خیال کے مطابق عشق کو عقل پر فوق حاصل نہیں ہے۔ ایسا اس غلط فہمی کی بنیاد پر سمجھا جاتا ہے کہ ان حضرات کے نزدیک عشق و عقل میں تضاد ہے جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے عشق و عقل میں نہ تو کوئی تضاد ہے اور نہ ہوسکتا ہے لیکن

Scanned by CamScanner

ایسا اسی وقت سمجھا جا سکتا ہے جب کہ عشق کے معنی کی وسعتوں کا بخوبی اندازہ ہو، میرے ناقص خیال کے مطابق نشو ونمائے عشق کی اولیں ضرورت عقل اور نشو و نمائے عقل کی اہم ضرورت عشق ہے اس تناظر میں یہ دونوں متضاد نہیں بلکہ لازم و ملزوم ہیں، ہاں ان کے عمل میں ضرور واضح فرق ہے عقل کا عمل میکانکی ہوتا ہے اور عشق کا عمل نامیاتی، عقل خارجیت کا احاطہ کرتی ہے اور عشق فردوسِ باطن کی سیر کراتا ہے اس لحاظ سے بمقابلہ عشق، عقل کم حیثیت و کم رتبہ ہے کہ وہ باطن کا ایک جزو محض ہے جب کہ عشق تمام باطنی قوتوں کا سرچشمہ، عقل کے پاس ہنوز کوئی ایسا استدلال نہیں ہے جس کے ذریعہ وہ عشق کے فیصلوں کو نظر انداز یا ردّ کر سکے عشق کی اپنی منطق اپنا فلسفہ اور اپنا استدلال ہوتا ہے جسے سمجھنا جانچنا اور پرکھنا عقل کے لئے کارِ محال نہیں ناممکن ہے۔ عقل کا عالم یہ ہے کہ خیرگیِ عشق سے اس کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں اس کے برعکس عشق عقل کی تمام درخشندگی تمام تابانی اور تمام توانائیوں سے مستفیض و محظوظ ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

مرزا ساجد امروہوی کا قلب عشقِ رسولؐ وحبِّ اصحابؓ رسول کے جذبہ سے معمور ومنور ہے کوئی بھی عاشق لاشعور کے بے صوت و رنگ سمندر میں غوطے نہیں کھاتا اس کی اصل تفریح گاہ تو شعور کا جزیرہ ہوتی ہے جہاں وہ انواع واقسام کے مناظر کا مشاہدہ کرتا ہے، عام انسان کے یہاں لمحۂ حال پر رکنے ٹھہرنے کا میلان کافی قوی ہوتا ہے جبکہ عاشق بیک وقت ماضی و مستقبل میں بھی دور تک آجا سکتا ہے اور حال سے بھی بے گانہ و بے نیاز نہیں رہتا یہ سہ پہلو خصوصیات ہی اصلاً مآل عشق ہوتی ہیں۔

مرزا ساجد امروہوی کے یہاں حال کے لمحات میں ماضی کے واقعات و تاریخی حالات سے شرابِ سخن کی کشید حال اور مستقبل دونوں کے لئے روحانی

Scanned by CamScanner

مسرتوں اور ذہنی سکون وفرحت کا باعث ہیں، اُن کے تخلیقی عمل کی صورت میں اُن کی کشیدہ شراب کسی جسمانی لذّت یا سرور کا باعث اور علامت نہیں ہے بلکہ یہ شراب اس لافانی مسرت کی ہی آئینہ دار ہے۔ جسے کشفِ ذات وعرفانِ حیات کے اظہار سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

مرزا ساجد امروہوی اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ استواریٔ رشتۂ عشق کے بعد دوسرا ہر رشتہ لغو، لایعنی اور فضول ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ

جب سے ہوا ہے ربط خدا کے رسولؐ سے
رشتے تمام لگنے لگے ہیں فضول سے

ایک عاشقِ صادق اور محبِّ رسول کی حیثیت سے، وہ ایک خاص طبقہ کی جانب سے آقائے نامدار فخرِ رسالتمآبؐ کو اپنے جیسا بشر کہنے اور سمجھنے کو آدابِ غلامی کے منافی سمجھتے ہوئے اس خیال کی حقیقت پر گہرا سوالیہ نشان لگاتے ہوئے بالآخر یقین، اعتماد اور قطعیت کے ساتھ اس کو ردّ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

یقیناً لوگ بے بہرہ ہیں آدابِ غلامی سے
کہیں آقا کو خود جیسا، کہیں ہوتا ہے ایسا بھی

''کہیں ہوتا ہے ایسا بھی'' کے استعجابیہ واستہفامیہ لہجے میں پوشیدہ لطیف نشتریت کی دھار، بڑی یقینی اور پُر غضب ہے حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر بندگی و مولائی، غلامی و آقائی میں واضح و بیّن فرق نہ ہو تو پھر کیسی بندگی اور کیسی مولائی کہاں کی غلامی اور کہاں کی آقائی، کوئی معمولی اور ادنیٰ درجہ کا آقا بھی اپنے غلاموں جیسا نہیں ہوتا، نہیں ہوسکتا۔ وجہِ تخلیقِ کائنات، اشرف المخلوقات میں سب سے اشرف اور خیر البشر کے منصب پر فائز حضور سرورِ کائنات بھی مقامِ بندگی میں

بندہ ہی ہیں مولا نہیں، لہٰذا جب آپ جیسی عظیم المرتبت ہستی اپنے مولا جیسی نہیں ہو سکتی تو کوئی بھی ادنیٰ و اعلیٰ غلام آقائے نامدار جیسا کیسے ہو سکتا ہے یہی وہ مقام ہے جہاں عشق اور عقل دونوں کی ضرورت پیش آتی ہے اور یہ دونوں لازم و ملزوم قرار پاتے ہیں کیونکہ ان اور ایسے نکات کو نہ تو محض عقل کی روشنی میں سمجھا جا سکتا ہے اور نہ محض عقل سے عاری عشق کے ذریعہ۔ یہاں روشنیٔ عقل و رہبری عشق دونوں کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جو الحمدُ للہ مرزا ساجد امروہوی کو میسر ہیں" کہیں اور کہیں، نیز جیسا اور ایسا میں صنائع کے استعمال نے شعر کے حُسن میں مزید اضافہ کیا ہے کہیں اور کہیں میں صنعتِ تجنیس محرّف اور جیسا اور ایسا میں صنعتِ تجنیس لاحق کا برتنا مرزا ساجد کی فنکارانہ صلاحیتوں کا آئینہ دار ہے۔

رسولِ مقبولؐ کے کمالات کا مکمل احاطہ کرنا کسی بھی انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ پھر بھی عشاقِ رسولؐ اس جستجو میں سرگرداں و سرگرم عمل رہتے ہیں اور کبھی کبھی حاصل جستجو بہت اہم ہوتا ہے اس باب میں مرزا ساجد کا حاصلِ جستجو ملاحظہ فرمائیں۔

ہم آواز عشق، جہاں یہ ہو جائے
عقل کو اس منزل پر لانے والے آپؐ

یہ صلاحیت بھی اصلاً عشق میں ہی ہے کہ وہ عقل کی رہبری و رہنمائی کرتے ہوئے اُسے کسی خاص منزل تک پہنچا دے لیکن عُقولِ جہاں کو عقل کی اس منزل پر پہنچانا کہ جہاں وہ عشق کی ہم آواز و دمساز ہو جائیں نہ تو کوئی معمولی کارنامہ ہے اور نہ یہ معجزہ دکھانا ہر کس و ناکس کے بس کی بات یہ کارِ عظیم تو آنحضرتؐ جیسی شخصیت ہی انجام دے سکتی ہے اور آپ نے یہ معجزہ کر دکھایا دنیا نے دیکھا کہ منزل

Scanned by CamScanner

عشق پر پہنچ کر صحابہ کرامؓ کی عقول نے ایسے ایسے کارہائے نمایاں انجام دئے کہ زمانہ انگشت بدنداں رہ گیا۔

اس کے بعد سے آج تک عقل نے جو نئی ایجادات، تجربات کئے انسان نے علمِ نافع میں جتنی ترقی حاصل کی وہ سب کی سب اس معجزہ کا طفیل ہیں عقل کو اگر اس منزل تک نہ لایا جاتا کہ سارا جہاں ہم آوازِ عشق ہو جائے تو کسی قسم کی ترقی کا تصور محض تصور سے آگے نہیں بڑھتا۔

مرزا ساجد امروہوی کے عشق و عقل دونوں کو ایک دوسرے کی روشنی و رہنمائی حاصل ہے، لہٰذا جب اُن کی عقل روشنیٔ عشق کی رہنمائی میں رسولِ مقبولؐ کی زندگی، سیرت اور کردار کا مطالعہ کرتے ہوئے آپؐ کے مرتبہ کے تعین کا ارادہ کرتی ہے تو وہ یہ شعر کہتے ہیں۔

خلقت تمام جسم تو ہے روح تیری ذات
انگشتری زمیں تو نگینہ تیری گلی

اور جب اُن کا عشق عقل کی روشنی میں آنحضرتؐ کی ذاتِ والا صفات کا جائزہ لیتا ہے تو وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ۔

خدا کے نور کی تجسیم ہے بدن اُن کا
شعورِ زیست کی حد ہے مرے حضور کی ذات

شعورِ مطلق کی حامل خداوندِ قدوس کی ذاتِ والا صفات ہے جو اصلاً ایک اکائی ہے۔ شعور ہی وہ مرکز ہے جس کے اردگرد تمام وہ قوتیں جو فکر و عمل کو نمو بخشتی ہیں گھومتی رہتی ہیں یہ کائنات کہ جو اصلاً حرکت کی جولاں گاہ ہے شعور کی جولاں گاہ ہی تو ہے۔ شعورِ مطلق نے اپنی توانائیوں کو محدود شکل میں

Scanned by CamScanner

تقسیم فرماتے ہوئے اسے اپنی تمام مخلوق میں بانٹ دیا، اربوں کھربوں حصوں کا عُشرِ عشیر دوسروں کے حصہ میں آیا اور باقی وجہِ تخلیق کائنات کو عنایت فرما دیا گیا۔ یہاں یہ بات ملحوظ رکھنا انتہائی ضروری ہے کہ اس عمل کے بعد بھی حامل شعور مطلق کی توانائیاں ایک مکمل اکائی کی حیثیت میں برقرار ہیں۔ آنحضرت سے زیادہ شعور نہ تو کسی کو عنایت فرمایا گیا اور نہ ہی کوئی ان کے شعور کا حقیقی ادراک وشعور پا سکتا ہے تو پھر یہی کہا جا سکتا ہے کہ آپ کی ذات والا صفات تمام شعبہ ہائے حیات و کائنات میں شعور کی حد ہے، مرزا ساجدؔ کا انحضرت کو شعورِ زیست کی آخری حد قرار دینا کسی قسم کی خوش فہمی یا پھر شاعرانہ خیال آرائی نہیں ہے بلکہ مقصدِ تکوینِ کائنات اور نظامِ کائنات کے فہم و ادراک کا نتیجہ ہے اور کیوں نہ ہو کہ مرزا ساجدؔ صوفی بھی ہیں اور سائنس کے استاد بھی۔ اس نکتہ سے نقاب کشائی کے بعد وہ بہ کمالِ تیقّن فرماتے ہیں کہ

مثال اُن کی نہ مل پائے گی قیامت تک
کمالِ ذاتِ صمد ہے مرے حضورؐ کی ذات

کسی بھی شاعر کے لئے لمحۂ آتشِ تخلیق سے رس نچوڑنا یا سرور کشید کر لینا بجائے خود بہت بڑا انعام ہوتا لیکن پھر بھی لمحۂ آتش تخلیق سے رس نچوڑنے اور سرور کشید کر لینے کی سعادت کی بدولت مرزا ساجدؔ امروہوی بجا طور پر ہماری داد و تحسین کے مستحق ہیں۔

جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ زیرِ نظر مجموعہ مجموعۂ مناقب ہے تو آیئے فردوسِ نعت کے بعد گلستانِ مناقب کی سیر کی جائے۔

Scanned by CamScanner

مرزا ساجدؔ بحیثیت عاشقِ رسولؐ، کشتگانِ عشق میں سے ہر فرد کے مرتبہ و کارہائے نمایاں سے واقف ہیں سرگردہِ اصحابِ رسولؐ استعارۂ عشقِ رسولِ مقبول سیدنا صدیقِ اکبرؓ کے بارے میں وہ فرماتے ہیں کہ

عشق نبی کو عقل کا معیار کر دیا
احساں یہ اہلِ دل پہ ہوا یارِؓ غار کا

کون سمجھے کون جانے انتہا صدیقؓ کی
انتہائے عشق سے ہے ابتداء صدیقؓ کی

ہے مجھکو اپنے علم کی کم مائیگی کا علم
میں مدح کر نہ پاؤں گا شایانِ یارِؓ غار

ظلمتوں میں ستارۂ امید
دھوپ میں سائباں ادا صدیقؓ

اُن کے قدموں میں پہنچ جاؤ نہ بھٹکو ساجدؔ
منزلِ عشقِ محمدؐ کا پتہ ہیں صدیقؓ

مرزا ساجدؔ بخوبی جانتے ہیں کہ اس عاشقِ رسولؐ کے در پہ پہنچ کر زندگی کو انواع واقسام کی نعمتیں وسعادتیں حاصل ہو جائینگی چنانچہ اُن کا بیان کرتے ہوئے وہ فرماتے ہیں کہ

Scanned by CamScanner

دامنِ صدیقؓ سے وابستگی کی شکل میں
دین ہے ،ایمان ہے، عرفان ہے ، ایقان ہے

بڑھ گئے کتنے مری بینائیوں کے حوصلے
اُن کے در کی خاک کا آنکھوں پہ یہ احسان ہے

اب ذرا اس عاشقِ رسولؐ کی مدح میں ایک دوسرے عاشقِ رسولؐ کا یہ شعر ملاحظہ فرمائیں۔

سرِّ حق کا آئینہ خلوت سرا صدیقؓ کی
رہبرِ راہِ وفا آوازِ پا صدیقؓ کی

بظاہر اس سادہ سے شعر کو پڑھ کر میرے ذہن میں اس سوال نے سر اُبھارا کہ صدیقؓ کی وہ کون سی خلوت سرا ہے جو سرِّ حق کا آئینہ ہے کیا وہ خلوت سرا شبستانِ صدیقؓ ہے؟ یا پھر یہ خلوت سرا وہ جگہ ہے جہاں آپ تنہائی کے عالم میں خدائے بزرگ و برتر کی عبادت میں مصروف و مشغول رہا کرتے تھے اور یہ ''آوازِ پا'' صدیقؓ کی کون سی آوازِ پا ہے؟ کیا یہ آوازِ پا وہ ہے جو غزوات میں آفتابِ رسالت کے سینہ پر خود کو سپر کرتے وقت اس عاشقِ رسول کے پائے مبارک سے پیدا ہوئی تھی؟ یا پھر یہ آوازِ پا وہ ہے جو اپنے گھر سے آستانۂ رسول تک تشریف لے جاتے وقت پیدا ہوئی تھی؟ یا پھر یہ آوازِ پا وہ ہے جو مسجدِ نبوی میں تشریف لے جاتے وقت پیدا ہوئی تھی؟ یا یہ آوازِ پا وہ ہے جو عہدِ خلافت میں کسی سفر پر جاتے وقت یا دورانِ جنگ آپ کے قدموں سے پیدا ہوئی تھی؟ آخر یہ آوازِ پا ہے کونسی؟ تو میری توفیقِ فہم نے مجھ سے بصد عجز مگر بہ کمالِ صدق و یقین یہ اصرار کیا کہ میں یہ سمجھوں

Scanned by CamScanner

کہ یہ آوازِ پا وہ ہے جو شبِ ہجرت آنحضرت کو اپنے دوش مبارک پر سوار کرنے کے بعد الٹے پاؤں سفر کرتے وقت اس عاشقِ رسولؐ کے پائے مقدس سے پیدا ہوئی اور یہ خلوت سرا بھی کوئی اور خلوت سرا نہیں بلکہ غارِ ثور کی وہ خلوت سرا ہے کہ جب عالمِ تنہائی میں آفتابِ رسالت اس مہتابِ خلافت کے زانوئے مبارک پر آرام فرما ہیں اور روشنیِ صدیقؓ انکی نگہہ دار ہے۔ مرزا ساجد امروہوی کا وجدان بظاہر محتاط مگر بباطن سیلِ یم بہ یم کی کیفیت کا حامل ہے، مرزا ساجد شعر کے موضوع، مزاج اور آہنگ کو یکجا کرنے کے ہنر سے بخوبی واقف ہیں کسی شعر میں اگر ماورائے سخن کوئی بات ہوتی ہے تو وہ شعر کے حسن میں چار چاند لگا دیتی ہے اور مذکورہ بالا شعر میں تو مجھے ماورائے سخن گونجتی گرجتی خاموشی کے ساتھ حُسنِ معانی کا جلوہ زار نظر آرہا ہے۔

رسولِ مقبولؐ کی ذاتِ گرامی سب جہانوں کے رب کی ربوبیت اور رحمت کے وجود کو تابندہ کرنے والا اُجالا ہے۔ خُلفائے راشدین وصحابۂ کرامؓ کی جماعت نے اپنی ساری زندگی کا ماحصل، اپنا ذوق وشوق، اپنا تن من اسی اجالے کی نذر کر دیا، اس مبارک جماعت نے اپنی تمام امنگیں، تمام چاہتیں، اپنی لگن، اپنے ماں باپ اپنی آن اولاد اپنا سب کچھ اپنے آقاؐ پر نچھاور کر دیا، بقول مرزا ساجد امروہوی کے

سب کچھ لُٹا چکے ہیں قُدومِ رسولؐ پر
پہنے ہوئے لباسِ عقیدت ہیں یارِؓ غار

یہ مبارک جماعت محض فاتح مصر وروم اور افریقہ اور ایران ہی نہیں ہے بلکہ اُس جماعت کا ہر فرد ایک جنرل ہونے کے ساتھ ساتھ معلّمِ حیات بھی ہے، عابد

Scanned by CamScanner

شب زندہ دار بھی ہے اور دنیاوی امور کا ماہر بھی، یہ حضرات مال و متاعِ دنیا سے بے نیاز تہی دست فقیر ہیں مگر ان کے فقر میں آسمانی بادشاہت کا نور موج در موج ہے۔ان کی تبلیغی و عملی زندگی میں کیسے کیسے سخت مقام آئے مگر اس جماعت کا ہر فرد عشقِ رسولؐ کی روشنی کے فیض، ہر کٹھن منزل سے سلامت روی کے ساتھ گزر گیا۔ یہ جماعت تبلیغِ دین کے ساتھ ساتھ خدا کی حکومت قائم کرنے اور اس کو وسعت دینے میں سرگرداں، دنیا میں امن و سکون قائم کرنے کی کوششوں میں مصروف، صنعت و تجارت اور علوم و فنون کے فروغ میں منہمک حبِّ جاہ و اقتدار سے دور اور تمام اوصافِ حمیدہ سے متّصف نظر آتی ہے۔ اس جماعت کے ہر فرد نے بنی نوع انسان کی ترقی میں ذاتی مفاد سے بالا ہوکر جدّ و جہد کی، ہمیشہ اللہ کی مخلوق کے فائدہ پر نظر رکھی جب سر بلندیٔ حق کے لئے حرب و ضرب کی ضرورت پیش آئی تو ایک مستعد و وفادار سپاہی کی طرح باطل قوتوں کے سامنے اپنے سینوں کو سپر کر دیا۔ ہر قسم کے حقوق، حقِّ مذہب، حقِّ قوم، حقِّ ہم سایہ، حقِّ اقارب، حقِّ مادر پدر اور حقِّ اہل و عیال بہ حُسنِ خوبی ادا کئے۔ اس طرح یہ جماعت نئی زندگی کی تابانی دمک اور درخشندگی کی علامت، اقدارِ حیات کی نمائندہ مفسّر اور شارح ہونے کے ساتھ ساتھ مستقبل حیات کے لئے منارۂ نور ہے۔اس جماعت کے افراد کے قلوب اندھیری راتوں میں سورج کی طرح دمکتے رہے۔

مرزا ساجد امروہوی نے خلفائےؓ راشدین، اصحابِؓ رسولِ کریمؐ، ائمۂ طاہرین و دیگر بزرگانِ دین کے احوال و سیرت و کردار کے ساتھ ساتھ اسلامی تاریخ کا مطالعہ جس ذہنی چستی و چوکسی کے ساتھ کیا وہ لائقِ داد اور قابلِ ستائش ہے۔ اور اس مطالعہ کے بعد انھوں نے ان بزرگوں کی سیرت و کردار کے جو شعری

Scanned by CamScanner

اسکیچ تیار کئے ہیں وہ قابل دید ہیں۔ مرزا ساجدؔ نے ان بزرگوں کی سیرت و کردار کی محض تصویر کشی ہی اپنے اشعار میں نہیں کی بلکہ اپنے عشق وفن کے ذریعہ ہر تصویر کو خوبصورت، دلکش، دل پذیر اور حسین تر بنانے کا فریضہ بخوبی نبھایا ہے اور ان کی یہ سعی، واقعی سعیِ جمیل قرار دئے جانے کی مستحق ہے۔

شاعری میں اگر زورِ کلام نہ ہو، شاعری اگر حیات نما اور حیات آور نہ ہو، شاعری اگر پرمغز اور پر تاثیر نہ ہو، شاعری اگر قوتِ عزم وعمل کو توانائی نہ بخشے تو دیوانے کی بڑ سے زیادہ اہمیت وحیثیت کی حامل نہیں ہوتی، میرے اس بیان کے تناظر میں مرزا ساجدؔ امروہوی کے یہ شعر ملاحظہ فرمائیں۔

حق سے وفا، حمایتِ دیں، عشقِ مصطفیٰؐ
یہ عہد یہ اصول یہ پیمانِ یارِ غارؓ

یہ نام تو پیام ہے عزم و ثبات کا
نامِ عمرؓ نہ لیجئے پژمردگی کے ساتھ

بے گناہی کی قسم، خونِ شہیداں کی قسم
پیکرِ مظلومیؓ و صبر و رضا عثمانؓ ہیں

کیوں دلِ زار ہے اداس ہے تجھے بے سبب ہراس
رحمتِ مصطفیٰؐ تو ہے شفقتِ حیدریؓ تو ہے

Scanned by CamScanner

رہِ حیات کی دشواریاں ڈریں ہم سے
رہے زباں پہ جو مولا علیؓ ، علیؓ مولا

آپ کے آگے اُکھڑ جاتے ہیں فوجوں کے قدم
آپ خود اپنی جگہ لشکر، علیِ مرتضےٰؓ

جو حدِ ارتقا پہ تھا ناز کی انتہا پہ تھا
زانوئے مصطفےٰؐ پہ تھا ہائے وہ سر زمین پر

تسخیرِ کائنات کا حربہ عجیب ہے
ہنستا ہے تیر کھا کے یہ بچہ عجیب ہے

مرزا ساجد امروہوی کے شعری فیضان کا سرچشمہ روایت کی کوکھ سے پھوٹتا ہے۔اُس کا نیا پن بھی اُن کا ذاتی تجربہ نہ ہوکر پرانے پن کے مکمل عرفان کا نتیجہ ہے،وہ روایت کے زمانی و مکانی عناصر میں فرق وتمیز کرنا بھی بخوبی جانتے ہیں اور قدیم شعری روایت کے صحت مند و غیر صحت مند عناصر میں بھی فرق و امتیاز کا عرفان رکھتے ہیں اُن کے یہاں منطقی استدلال کے مقابلہ جذبے کی منطق پر زیادہ اعتماد پایا جاتا ہے جو مدحیہ شاعری کے لئے شرط ہے۔اُن کی مدحیہ شاعری اُن کے ذاتی تجربوں کی نہیں بلکہ اُن کے باطنی تجربوں کی نمائندہ ہے مثلاً

اُن کا کرم ہُوا تو نئی بات کیا ہوئی
ساجد تو اک غلام پُرانا علیؓ کا ہے

Scanned by CamScanner

ظاہری طور پر ظاہری تجربوں کو ظاہر کرنے والا اُن کا یہ شعر فی الحقیقت اُن کا باطنی تجربہ ہی تو ہے۔ باطنی تجربوں کی بنیاد پر اُن کے یہاں جو ایک نوع کی سِریّت پیدا ہوتی ہے وہ منطقی استدلال کے تحت آ ہی نہیں سکتی۔ ملاحظ فرمائیں۔

برائے سوختہ جاناں ، برائے خستہ دلاں
نوازش و کرم بے حساب ہیں صدیقؓ

گلستاں سارا عبارت ہے انھیں کے نام سے
بوئے گُل صدیقؓ کی ، بادِ صبا صدیقؓ کی

ہے جہاں میں تو حکومت آب و باد و خاک پر
کیا ہوں محشر میں نہ جانے اختیار اتِ عمرؓ

عدل میں بے مثل امورِ سلطنت مین بے نظیر
شاہکارِ دستِ یزداں بے گماں حضرت عمرؓ

عشقِ عثمانِ غنیؓ ایماں کی عظمت کی شناخت
اور شفا کا آئینہ ، بیمارِ عثمانِ غنی

آپ کے اعلان نے بچپن میں ہی طے کر دیا
دین کی نصرت کا پہلا مرحلہ مولا علیؓ

Scanned by CamScanner

دیکھے تو کوئی میرے تصور کا یہ کمال
رہتا ہوں جس گلی میں وہ مولا علیؑ کی ہے

جن کے دروازے پہ جبریل کا پہرہ دیکھوں
ہائے افسوس انھیں دشت میں تنہا دیکھوں

یوں تو وہ ابھی پیروں چلنا بھی نہیں سیکھے
پر خُلد کی منزل ہے دوگامِ علی اصغرؑ

ذاتِ واحد کا اظہار کلیر میں ہے
اپنی ہستی کا انکار کلیر میں ہے

عشق کے لئے دلِ زندہ بنیادی شرط ہے اور دل کی زندگی کے لئے خدا کی محبت و اطاعت و بندگی اُس کا خوف اعمالِ صالح، صحبتِ نیک، حصولِ علمِ نافع اور قیامُ اللیل بنیادی شرائط ہیں خدا کے فضل و کرم سے مرزا ساجد امروہوی ان تمام شرائط پر کھرے اُترتے ہیں وہ خدا کی بندگی، اطاعت و محبت میں بھی مُبتلا ہیں اور اُس کا خوف بھی اُن کا دامن گیر ہے اُن کے اعمال بھی صالح ہیں اور انھیں صحبت نیک بھی میسر ہوئی ہے انھوں نے علمِ نافع بھی حاصل کیا ہے اور وہ مصلّے پر قیام اللیل کے بھی عادی ہیں اسی لئے وہ شوقِ وصال، دیدِ جمال اور جذبہ عشق کی سرجوشی سے سرشار ہیں وہ بھی عشق کی اسی سرمستی و شادمانی اور کیفیت سے گزر رہے ہیں جس سے اُن کے پدر بزرگوار حضرتِ رؤفؒ گزرے اسی لئے اُن کی

Scanned by CamScanner

مدحیہ شاعری میں اک توانا وفور ایک رچی بسی نغمگی پائی جاتی ہے۔ مرزا ساجدؔ کے لہجے میں انفرادیت نہیں ہے اُن کا شعری لہجہ و اسلوب بھی وہی ہے جو رؤفؒ مرحوم کا ہے لیکن اُن کا وجدان انفرادیت لئے ہوئے ہے ملاحظہ فرمائیں یہ اشعار۔

صاحبِ معراج کا اور اُن کا روضہ ایک ہے
اس تقرب سے ہوئے عرش آستاں حضرت عمرؓ

گر نبی بعدِ محمدؐ کوئی ہوتا مبعوث
کون تھا چشمِ مشیّت میں سوائے فاروقؓ

واقفِ سرِّ خدا ہیں مصطفیٰؐ
راز دارِ مصطفیٰؐ عثمانؓ ہیں

اہلِ دل شائستۂ غم ہو گئے انکے طفیل
اُن کی قربانی نشاطِ غم کا ساماں کر گئی

چاند کی اُن کے رُخ روشن سے کیا تمثیل ہے
اُن کی گردِ پا کے ذرّوں کو مہ و اختر کہو

اہل ہوس کو اُن کے پتے کا پتا نہیں
ٹوٹے ہوئے دلوں میں سکونت علیؓ کی ہے

Scanned by CamScanner

تم بھی پکارو دل سے وہ تشریف لائینگے
آتے رہے ہیں میری صدا پر سدا علیؑ

آفاقیت تو بس اسی غم کو نصیب ہے
سب غم ، غمِ حسینؑ کا عُشرِ عشیر ہیں

غم حاصلِ حیات ہے لیکن مرے خدا
ہر غم بہ صورتِ غمِ آلِ عبا ملے

ارضِ طیبہ، نجف، کربلا
باغِ جنّت میں یہ سب کہاں

مطالعۂ زندگی کے بعد سوزِ عشق کے تحت ایک خاص لے میں کہے گئے ان اشعار کی والہانہ کیفیت اور شاعر کے وجدان و عرفان کا اندازہ لگانا صاحبانِ دل کے لئے چنداں مشکل نہیں ہے مرزا ساجدؔ کا فن ان کی مشقِ سخن کا مآلِ محض نہیں ہے بلکہ اُن کا وجدان صیقل ہوکر مقام عشق پر پہنچ گیا ہے اس لئے جب انکا سامع انھیں سنتا ہے تو اُس پر وارفتگی طاری ہو جاتی ہے۔ یہ اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

عشقِ نبیؐ کے ساتھ ساتھ عشقِ عمرؓ بھی چاہئے
جیسے نظر کے ساتھ ساتھ حُسنِ نظر بھی چاہئے

Scanned by CamScanner

میری کج فہمی مسلّم میری کم علمی عیاں
منقبت خوانی کے لائق مدحِ عثماںؓ کر گئی

ہے میری آنکھوں میں وجہِ و جودِ بینائی
تمھاری دید کا ارمان حضرتِ عثماںؓ

لفظ آمادۂ گویائی نظر آنے لگے
زندگی بخش ہیں گویا لبِ گویائے علیؓ

چشمِ زینب سے بہے تھے جو بروزِ عاشور
بن کے عنوانِ وفا بٹ گئے گھر گھر آنسو

کیا بیاں ہو غمِ کربلا
بات لفظوں سے باہر کی ہے

آخری شعر شدّتِ احساس، زورِ کلام، سادگی و پرکاری کا شاہکار ہونے کے ساتھ ساتھ سہلِ ممتنع کا بہترین نمونہ ہے، شعر کی زیریں لہر میں جذبہ اپنی تمام حدود کو پار کر کے تڑپتا پھڑکتا مچلتا دکھائی دے رہا ہے، اصل میں جذبہ کی زیریں لہر کی عدم موجودگی میں مدحیہ شاعری کا پیدا ہونا ممکن ہی نہیں ہوتا جذبہ جب اپنے بوجھل پن، اپنے محدود تناظر کو عبور کر کے مظاہرِ فطرت، حیاتِ انسانی اور اُس کے

Scanned by CamScanner

کارناموں کا مشاہدہ کرتا ہوا کائنات کی وسعتوں میں پھیل جاتا ہے تب کہیں مدحیہ شاعری وجود میں آتی ہے۔ ہر چند کہ مرزا ساجدؔ امروہوی نے کسی بہت بڑی شعری جمالیاتی تخلیق کا کام انجام نہیں دیا، مگر پھر بھی اُن کی مدحیہ شاعری میں غزل کا لسانی و جمالیاتی منظر نامہ انتہائی حسین و پرکشش ہے اُن کی مدحیہ شاعری میں خیال، جذبے، کیفیت، وجدان، عشق، عمل، علم، فقر، قلندری، درویشی اور بے خودی وخود سپردگی کا متوازن و حسین امتزاج پایا جاتا ہے اور اُن کی شاعری بیشتر ذہنی و روحانی مسئلوں کے حل میں بھی معاون و مددگار ہے۔

مرزا ساجدؔ کا عشق اپنے دکھ سکھ، رنج و نشاط اور عیش و الم کے ساتھ بھی نہ صرف یہ کہ دل نواز اور دل پذیر ہے بلکہ دنیا بھر کے ''جمالِ حق'' کے جویا ''نواطرازوں'' کے لئے ایک روشن اور تابندہ مثال بھی خدا کرے کہ مرزا ساجدؔ امروہوی کا سفرِ عشق کبھی اختتام پذیر نہ ہو۔

آخر میں مجھے اپنی مجبوریوں کے اعتراف کیساتھ یہ عرض کرنا ہے کہ میں نہ تو موضوع کا حق ادا کر سکا اور نہ مرزا ساجدؔ کے فن پر سیر حاصل گفتگو، میں اُن کی مدحیہ شاعری کی زیریں لہروں کو چھو کر بھی اُن کیفیات کا اظہار نہ کر سکا، اس کی وجہ میری مسلسل بیماری و ناتوانی ہے ڈھائی تین سال سے صفرہ کے کینسر جیسے موذی مرض میں مبتلا ہوں نہ زیادہ بیٹھ سکتا ہوں نہ لکھ پاتا ہوں، مسلسل درد کی وجہ سے ذہنی یکسوئی بھی عنقا ہوگئی ہے مجھے احساس ہے کہ مرزا ساجدؔ کا فن تفصیلی بحث و گفتگو کا متقاضی ہے لہٰذا اگر زندگی سے مہلت اور مرض سے فراغت نصیب ہوئی تو کسی وقت مرزا ساجدؔ کے فن پر تفصیلی گفتگو ضرور کرونگا میرا یہ وعدہ مرزا ساجدؔ سے نہ ہو کر خود اپنے آپ سے ہے۔

Scanned by CamScanner

سب سے آخر میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ میں انتخابِ شعر کی برکتوں کا قائل تو پہلے بھی تھا لیکن ''گہرِ بخشش'' کے مطالعہ کے بعد شدّت کے ساتھ اس کا معترف ہو گیا ہوں۔

طربؔ ضیائی

کٹکوئی، امروہہ

المرقوم ۳؍فروری ۲۰۰۸ء

Scanned by CamScanner

ساجدؔ امروہوی کو تیسرا مجموعۂ مدح مبارک

۱۴۲۹ھ

تاریخی رباعیات بسوزِ دل

۲۰۰۸ء

نعتِ نبی و رسول محمدؐ و مناقب لائقِ ادبِ صحابہؓ

۱۴۲۹ھ

امروہہ کا پر نور نگینہ ساجدؔ
نعت اور مناقب کا خزینہ ساجد
کرتے ہیں بشکلِ "گہرِ بخشش" پھر
اعلانِ 'فضیلت مدینہ' ساجدؔ

۱۴۲۹ھ

جنّت کی طلب اُن کو، نہ کوئی چاہت
آقاؐ کی غلامی کو وہ سمجھیں راحت
بالغ نظر ایسے کہ برائے ساجدؔ
عرفان و شعورِ عشقِ آقاؐ، جنّت

۲۰۰۸ء

Scanned by CamScanner

دیکھوں! 'گہرِ بخشش' آخر ہے کیا؟
یہ دفترِ مدحت ہے مرقّع کس کا ؟
یہ اُن کے مناقب ہیں، کہ جو کر گئے ہیں !
عشقِ فخرِؐ حیات میں، جان فدا !!

۲۰۰۸ء

قربان صحابہؓ پہ، فدائے حسنینؓ
ساجدؔ ہیں، مدّاحِ رسولِؐ ثقلین
اعجاز اُسی کا گہرِ بخشش ہے
کاوش ہے حقدارِ ثوابِ دارین

۱۴۲۹ھ

بخشش کا وسیلہ گہرِ بخشش ہے
سرمایۂ عقبیٰ گہرِ بخشش ہے
اک مصرعِ تاریخی کہہ اور طرب
عشاق کی دنیا گہرِ بخشش ہے

۲۰۰۸ء

طربؔ ضیائی

Scanned by CamScanner

## رباعی

در حالِ محامد گہرِ بخشش ہے
کیا خوب یہ ساجدؔ گہر بخشش ہے
تصنیف کا سنہ سنکے یہ بولا ہاتف
فردوس کا قاصد گہر بخشش ہے

۲۰۰۸ء

## تاریخ منقوطہ

منقوطہ سے پیدا ہوئے تاریخ کے اسباب
حامل ہوا اک آن میں یہ مصرعۂ شاداب
شاعر کی طرف دیکھ کے ہاتف نے صدا دی
پہنچے یہ صدف سے گہر بخشش نایاب

۱۴۲۹ھ

شمیم امروہوی

Scanned by CamScanner

# مفاتیحِ فیض

۱۴۲۹ھ

نیک اسلوب میرزا ساجدؔ
شاعرِ خوب میرزا ساجدؔ

حامدِ ربّ و مدح خوانِ رسولؐ
منقبت گوئے صاحبانِ رسولؐ

پر کشائے فضائے ارسلنک
شاہدِ طورِ معنیٔ لولاک

نظم کرد ایں جواہرِ خوش آب
حمد و نعت و مناقبِ اصحابؓ

اہلِ دل را وظیفۂ شب و روز
روشنی بخش و آگہی آموز

باشد افزوں بمردُماں شَرَفش
گُہرِ بخشش است در صَدَفش

گفت ہاتف پئے سنِ مطلوب

| بافصاحت | مساعی | مرغوب |
|---|---|---|
| ۵۷۹ | + | ۱۴۲۹ھ |

۲۰۰۸ء

جُنید اکرم فاروقی
۱۷ فروری ۲۰۰۸ء

Scanned by CamScanner

# حمد

شمس کو حدت، ارض و سما کو وسعت دینے والا تو
خار کو سوزش، غنچہ و گل کو نکہت دینے والا تو

اپنے کرم سے خستہ جگر کو طاقت دینے والا تو
اپنے ذکر سے قلبِ حزیں کو راحت دینے والا تو

خاک کو ہیئت اور پانی کو صورت دینے والا تو
مجھ کو چہرہ، آئینہ کو حیرت دینے والا تو

بے عقلوں کو نادانوں کو حکمت دینے والا تو
بے چاروں کو ناداروں کو ثروت دینے والا تو

جس سے جو چاہے وہ لے لے جس کو جو چاہے دیدے
مفلس کرنے والا تو ہے، دولت دینے والا تو

Scanned by CamScanner

ہر انساں کو تو ہی تو دیتا ہے خیر و شر کی تمیز
ذِلّت دینے والا تو ہے عزت دینے والا تو

رکھتے ہیں جو ہر اک لمحہ ایماں کی قدروں کا لحاظ
ان کو شیطانوں کے مقابل نصرت دینے والا تو

پیشِ آدم حکمِ سجدہ دیکر خِلقتِ نوری کو
کم تر اور احقر خِلقت کو عظمت دینے والا تو

جب وہ تجھ کو پکاریں تیرے رحم و کرم کی آس لیے
کمزوروں کو لاچاروں کو قوت دینے والا تو

ہر شے میں تیرا جلوہ ہے پھر بھی تو ہر شے سے جدا
وحدت کو کثرت، کثرت کو وحدت دینے والا تو

ناکامی میں ناداری میں آسائش میں ساجدؔ کو
سجدۂ شکر بجا لانے کی ہمت دینے والا تو

Scanned by CamScanner

# نعتیں

Scanned by CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

اُن کی رحمت کا یقیں دل کو دِلائے رکھنا
حال کچھ بھی ہو مگر آس لگائے رکھنا

عشقِ سرکار کو سینے سے لگائے رکھنا
گردشِ وقت کو دیوانہ بنائے رکھنا

زندگی اُن کی اطاعت میں بسر کر کے سدا
اپنے آقا کو بہر طور منائے رکھنا

کام آئیگا یہی قبر کی تاریکی میں
نامِ احمدؐ کا دیا، دل میں جلائے رکھنا

مجرموں کو سرِ محشر جو فرشتے ڈھونڈیں
میرے آقا مجھے کملی میں چھُپائے رکھنا

Scanned by CamScanner

ذکرِ حق ، ذکرِ نبیؐ، ذکرِ غلامانِ نبیؐ
اسی خوشبو سے سدا گھر کو بسائے رکھنا

نامِ حق، نامِ نبیؐ، نامِ غلامانِ نبیؐ
اسی تعویذ کو بازو پہ سجائے رکھنا

وہ کسی دن چلے آئیں یہ نہیں نا ممکن
آنکھ کو دید کے آداب سکھائے رکھنا

رہ روِ کوئے نبیؐ گر کہیں تھک کر بیٹھے
اُس کے پاپوش کو ہاتھوں پہ اُٹھائے رکھنا

یہی الماس تو ہیں خلد کی قیمت ساجدؔ
ہر پلک اشکِ ندامت سے سجائے رکھنا

Scanned by CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

دلیلِ ذاتِ احد ہے مرے حضور کی ذات
وجودِ حق کی سند ہے مرے حضور کی ذات

قیام گاہِ خرد ہے مرے حضور کی ذات
تو ہمات کا رد ہے مرے حضور کی ذات

وہی ہیں اوّلِ خلق اور شفیعِ محشر بھی
ازل سے تابہ ابد ہے مرے حضور کی ذات

بلایا حق نے اُنھیں عرش پر شب معراج
وفورِ شوق کا قد ہے مرے حضور کی ذات

خدا کے نور کی تجسیم ہے بدن اُنکا
شعورِ زیست کی حد ہے مرے حضور کی ذات

Scanned by CamScanner

مثال اُنکی نہ مل پائیگی قیامت تک
کمالِ ذاتِ صمد ہے مرے حضور کی ذات

بفیضِ عشق ہی ساجدؔ سمجھ سکو گے اُنھیں
ورائے فہم و خرد ہے مرے حضور کی ذات

## (قطعۂ نعت)

شیطان کو اک پل بھی نہ آنے دیا گھر میں
اور عمر کٹی حبِّ شہِ جنّ و بشر میں

دیکھا جو نشاں سجدہ گزاری کا جبیں پر
رضواں مجھے پہچان گیا ایک نظر میں

Scanned by CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ کیوں کہوں مجھے یہ ملا یہ عطا ہوا
سب کچھ ہے میرے پاس اُنھیں کا دیا ہوا

گزرو اگر اُدھر سے تو دیکھو بہشت کو
اُنکی گلی سے باغِ جناں ہے ملا ہوا

خود ایسا سائبان کہ دامن میں ساری خلق
اور لطف یہ کہ سایہ بھی تن سے جدا ہوا

خاکِ درِ نبیؐ سے ہے سر جب سے سرفراز
اس دن سے میں خود اپنے ہی قد سے بڑا ہوا

ہر اک کو اپنی منزل اسی میں دکھائی دی
آقا کا نقشِ پا نہ ہوا، آئینہ ہوا

Scanned by CamScanner

تو محترم ہے گلشنِ طیبہ سے آئی ہے
میرے پیام شوق کا کیا اے صبا ہوا؟

ایماں کی شمع آج بھی روشن ہے ہر طرف
ساجدؔ اُنھیں کا ہے یہ اجالا دیا ہوا

Scanned by CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

خزانوں سے سوا ہے مجھ کو اس کا ایک ذرہ بھی
گئی تھی عرش پر ساتھ اُنکے یہ گردِ کفِ پا بھی

سکونِ زیست بھی محشر کے دن بخشش کا وعدہ بھی
مرے سرکار کے صدقے میں دنیا بھی ہے عقبیٰ بھی

یہ مانا ہے بہت ارمانِ دیدِ گنبدِ خضرا
تجھے آتا ہے اُنکے در پہ جانے کا سلیقہ بھی

یقیناً لوگ بے بہرہ ہیں آدابِ غلامی سے
کہیں آقا کو خود جیسا کہیں ہوتا ہے ایسا بھی

ہے تعلیمِ نبیؐ عشق و خرد کا منفرد سنگم
خرد کا بھی وہی منشا وہی دل کا تقاضہ بھی

Scanned by CamScanner

ازل سے تا ابد کل کائنات حق میں بعدِ حق
وہ برتر بھی، وہ بالا بھی، وہ افضل بھی وہ اعلیٰ بھی

اطاعت حق کی مضمر ہے محمدؐ کی اطاعت میں
جو مرضی ہے محمدؐ کی وہی ہے حق کا منشا بھی

مساوات اس کو کہتے ہیں اخوت نام ہے اس کا
کھڑے ہیں ایک ہی صف میں گدا بھی تاج والا بھی

حبیبِؐ کبریا ہیں وہ یہ ہے شانِ کمال اُن کی
نہیں کوئی مثال اُن کی جدا ہے اُن سے سایہ بھی

کسوٹی ہے محمد مصطفیٰؐ کی سیرتِ اطہر
مگر اس پر کبھی ساجدؔ عمل کو اپنے پرکھا بھی

Scanned by CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

جب سے ہوا ہے ربط خدا کے رسولؐ سے
رشتے تمام لگنے لگے ہیں فضول سے

بازوئے مصطفیٰؐ کی توانائی کے نثار
کوہِ ستم بھی اب نظر آتے ہیں پھول سے

ہونا تھا اس طرح بھی سرِعرش سرفراز
رتبہ بڑھا ہے آپ کے قدموں کی دھول سے

پیروں سے روند دینگے تمہیں حادثاتِ دہر
بچکر اگر چلو گے نبیؐ کے اصول سے

مانگے ہی جا تجھے تو غرض مانگنے سے ہے
تکرار ہو رہی ہے دلِ نا قبول سے

Scanned by CamScanner

مجھ تک پہنچ نہ جائے شبِ زندگی کی صبح
گھبرا رہا ہے دل شبِ ہجراں کے طول سے

ساجدؔ درِ رسولؐ سے مل جانا بھیک کا
بہتر ہے مجھے کو باغِ جناں کے حصول سے

Scanned by CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

جسکو غمِ رسولؐ سے وابستگی نہ ہو
یا رب مرے نصیب میں ایسی خوشی نہ ہو

تم جسکے ہو وکیل قیامت میں پیشِ حق
امکان ہی نہیں کہ وہ مجرم بَری نہ ہو

وہ بے عدیل، منفرد و بے نظیر ہیں
اُن کی مثال کوئی نہیں ہے، نہ تھی، نہ ہو

اللہ نے اک ایسا خزانہ دیا اُنہیں
ہر لمحہ بانٹتے رہیں لیکن کمی نہ ہو

بیکار سارے ربط ہیں سب نسبتیں فضول
سرکارِ مصطفیٰؐ جو وابستگی نہ ہو

Scanned by CamScanner

نا کام ہی رہو گے جو چھوڑو گے اُن کی راہ
دریا سے فاصلہ ہو تو کیوں تشنگی نہ ہو

اِس کرّۂ زمیں کا شمار اُن کے دم سے ہے
بالکل ہے صفر اِسمیں جو اُن کی گلی نہ ہو

بے شرط مغفرت کی تو ساجدؔ یہ شرط ہے
آقا سے بے وفائی کی تہمت لگی نہ ہو

Scanned by CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا کو یہ بتانے گزرے تھے وہ یہاں سے
پیزار میں ستارے لگ آئے کہکشاں سے

او ادنیٰ کا تعیّن ہو پائیگا نہ یارب
قوسین کا یہ پردہ اُٹھے نہ درمیاں سے

معراج میں وہ جانیں یا اُن کا رب ہی جانے
پہنچے کہاں کہاں تک گزرے کہاں کہاں سے

اک بحرِ بیکراں ہے علمِ نبیؐ امّی
مل جائے ایک قطرہ اُس بحرِ بیکراں سے

رنگینیوں میں بہتر شادابیوں میں بڑھ کر
ہے گلشنِ مدینہ گل خانۂ جناں سے

Scanned by CamScanner

اُن کے لئے جو بولو، کہنے سے پہلے تولو
تیر آئیگا نہ واپس نکلا ہوا کماں سے

رخصت ہوئی اخوت مفقود ہے محبت
محروم ہے اب امت اک میرِ کارواں سے

رضواں درِ جناں پر طیبہ لکھا دے ورنہ
ایسا نہ ہو پھر آئیں عاشق درِ جناں سے

بندش مکاں کی دیکھی قیدِ زماں سے گزرے
ساجدؔ ہماری خاطر آئے وہ لا مکاں سے

Scanned by CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

راہِ خدا پر چل کے دکھانے والے آپؐ
قرآں کو آسان بنانے والے آپؐ

سب کو کرکے ایک شریعت کا پابند
چھوٹے بڑے کا فرق مٹانے والے آپؐ

کون کسی کا بوجھ اُٹھاتا ہے لیکن
سارے جہاں کا بوجھ اُٹھانے والے آپؐ

کھاتے جانا سنگ دعا دیتے جانا
خُلق کا یہ معیار بنانے والے آپ

ہم آواز جہاں یہ عشق سے ہو جائے
عقل کو اُس منزل پر لانے والے آپؐ

Scanned by CamScanner

ٹوٹتے تاروں پر امّت کے ایک نظر
سورج اُنگلی سے پلٹانے والے آپؐ

ہر مشکل میں خود کو پھنسانے والے ہم
کام ہر اک مشکل میں آنے والے آپؐ

اُلٹی سیدھی باتیں کرنے والے ہم
سیدھی سچی بات بتانے والے آپؐ

اپنی کشتی بھنور میں لانے والے ہم
اور کشتی کو پار لگانے والے آپؐ

لہو لعب میں عمر گنوانے والے ہم
راتوں راتوں اشک بہانے والے آپؐ

اپنوں کو بیگانہ کرنے والے ہم
بیگانوں کو بھی اپنانے والے آپؐ

گلشن گلشن صحرا کرنے والے ہم
صحرا صحرا پھول کھلانے والے آپؐ

Scanned by CamScanner

ظالم، جاہل، عہد سے پھرنے والے ہم
رکھنے والے لاج نبھانے والے آپؐ

نا امّیدی مایوسی کے صحرا میں
ساجدؔ کو امید دلانے والے آپؐ

Scanned by CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے ربط خدا سے بھی زمانے کی خبر بھی
اور ساتھ ہی رکھتے ہیں غلاموں پہ نظر بھی

آقا کی نگاہوں میں جو آ جاتا ہے اک بار
ہو جاتا ہے اللہ کا منظورِ نظر بھی

ہے پار اُترنے کا مدار اُن کے کرم پر
ہیں بحرِ معاصی میں تو طوفاں بھی بھنور بھی

درکار نہیں مجھ کو زمانے کے خزانے
کافی ہے مرے حال پہ بس ایک نظر بھی

دیدارِ مدینہ جنہیں ہو جاتا ہے اک بار
حسرت اُنہیں ہوتی ہے کہ ہو بارِ دگر ابھی

Scanned by CamScanner

اُنگلی سے ہو شق ماہ اشاروں پہ چلے مہر
تم چاہو تو ہو جائے شبِ غم کی سحر بھی

اُس قرب میں جس سے ہوئے سرکارؐ سر افراز
مشکل ہے فرشتوں کے فرشتوں کا گزر بھی

انکار بھی کرتے ہو وسیلے سے نبیؐ کے
اور ڈھونڈتے پھرتے ہو دعاؤں میں اثر بھی

تاخیرِ کرم کی تو شکایت ہے لبوں پر
اعمال پر اپنے کبھی ڈالی ہے نظر بھی

ساجدؔ تمہیں دعویٰ تو ہے عشقِ شہ دیں کا
آتا ہے تمہیں جان لُٹانے کا ہنر بھی

Scanned by CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

ایوانِ معرفت کا احاطہ تری گلی
مرکز تمام اہلِ وفا کا تری گلی

اربابِ عقل و ہوش کا کعبہ تری گلی
دیوانگانِ عشق کا قبلہ تری گلی

حق کی رضا کا ایک طریقہ تری رضا
خلدِ بریں کا ایک ہی رستہ تری گلی

ٹکڑا ہے اک زمین کا دنیا کے واسطے
پر میری کائناتِ تمنا تری گلی

قریہ ترا پناہِ غریبانِ کائنات
بھٹکے ہوؤں کا ایک سہارا تری گلی

Scanned by CamScanner

دنیا کے سارے شہروں سے افضل ہے تیرا شہر
اور اس کے ہر مقام سے اعلیٰ تری گلی

خلقت تمام جسم تو ہے روح تیری ذات
انگشتری زمیں تو نگینہ تری گلی

عرضِ نیازِ شوق کی معراج تیرا در
بہرِ نمازِ شوق مصلّٰے تری گلی

ذرات جس کے عرش کی زینت ہیں آج بھی
دنیا میں وہ مقام ہے تنہا تری گلی

فردوس و خلد و باغ جناں میرے واسطے
تیرا مکان، تیرا محلّہ، تری گلی

ساجدؔ تو ہے ہی روزِ ازل سے گدائے در
نوحؑ و مسیحؑ و خضرؑ کا منشا تری گلی

Scanned by CamScanner

☆

پائے نبیؐ کو عرش نے سر پر اُٹھا لیا
اور خاکِ پا کو ہم نے جبیں پر سجا لیا

وہ تو نبیؐ کے لطف نے مجھ کو بچا لیا
تو نے تو خوب گردشِ دوراں ستا لیا

ہم پا ہی لینگے منزلِ ایمان و آگہی
گر نقشِ پائے سرورِ کونین پا لیا

یہ عندلیبِ شوق گیا کس طرح وہاں
شاید صبا سے کوئے نبیؐ کا پتا لیا

اُنکا یہ کارِ بندہ نوازی تو دیکھئے
مجھ جیسے نابکار کو در پر بلا لیا

جانے سے پہلے ہجر کی شدت تھی معتدل
طیبہ سے لوٹ کر تو مرض کو بڑھا لیا

Scanned by CamScanner

ہم جیسے عاصیوں کا تو ہوتا نہ جانے کیا
وہ تو نبیؐ نے بارِ شفاعت اُٹھا لیا

ایماں کی شرط فرقِ مراتب ہے بالیقیں
بعدِ خدا ہی نامِ حبیبِ خدا لیا

نامِ نبیؐ پہ کردے جو قربان اپنا گھر
سمجھو جناں میں اُسنے گھر اپنا بنا لیا

مہکا وہیں درود کی خوشبو سے شہرِ جاں
جب بھی کبھی زبان سے نام آپکا لیا

طاعت میں شاہِ دیں کی ملا لطفِ بندگی
کوئے نبیؐ میں خلدِ بریں کا مزہ لیا

نعلینِ مصطفیٰؐ کا پڑا تھا گلے میں نقش
رضواں نے بڑھ کے مجھ کو گلے سے لگا لیا

تخلیق کرکے خلد و دیارِ حبیب کی
ارض و سما سے حق نے پھر اک عندیہ لیا

Scanned by CamScanner

ہم جیسے عاصیوں کا مقدر چمک گیا
بڑھ کر زمین نے جو درِ مصطفیٰؐ لیا

ساجدؔ تمام عمر گنے دوسروں کے عیب
اعمال کا نہ اپنے کبھی جائزہ لیا

Scanned by CamScanner

ص

☆

عرش پہ چل کے جب چلے شاہِ زماں زمین پر
بچھ گئی آ کے خود بخود کاہکشاں زمین پر

دیکھ کے کوئے مصطفیٰؐ دل کو یقین آ گیا
ایک تو عرش پر ہے اک باغِ جناں زمین پر

پھرتے ہیں کیوں لگے لگے پائے نبیؐ سے مہر و مہ
دیکھا ہے تو نے آسماں ایسا سماں زمین پر

اُنکو ہے ارض تا سما فاصلہ ایک گام کا
ایک قدم فلک پہ ہے ایک یہاں زمین پر

اُسکو وہیں بنا لیا اہلِ نظر نے سجدہ گاہ
آپکا نقشِ پا ملا اُنکو جہاں زمین پر

Scanned by CamScanner

چاہئے صرف آپکی چشمِ بہار آفریں
چھائی ہوئی ہے ہر طرف فصلِ خزاں زمین پر

کہتے تھے جو نبیؐ کے لب ہوتا تھا وہ کلام رب
جانتے ہیں یہ بات سب اہل زباں زمین پر

تشنہ لبانِ معرفت پیتے ہیں ساغرِ الست
چشمہ ہے اُنکے فیض کا اب بھی رواں زمین پر

پوچھا نبیؐ کا جب پتہ روحِ امیں نے یہ کہا
یوں تو وہ لا مکاں کے ہیں پر ہے مکاں زمین پر

نور مزاج مصطفیٰؐ، عرش کا تاج مصطفیٰؐ
ہو گئے آج مصطفیٰؐ، جلوہ کناں زمین پر

اوجِ مقامِ مصطفیٰؐ، عظمتِ نامِ مصطفیٰؐ
رفعتِ بامِ مصطفیٰؐ کیا ہو بیاں زمین پر

Scanned by CamScanner

دیکھ کر ایک نظر گنبدِ خضریٰ کی طرف
دھیان جاتا ہی نہیں پھر غمِ دنیا کی طرف

عقل کی راہ میں جب کوئی دوراہا آیا
عشق نے پھیر دیا رخ رہِ طیبہ کی طرف

خود بخود دستِ طلب بہرِ طلب بڑھتا ہے
قاسمِ نعمتِ حق شاہِ مدینہ کی طرف

سر سے چلنا نہیں آتا ہے تو سیکھو پہلے
ہے یہ جانے کا ادب گنبدِ خضریٰ کی طرف

دیکھ پائیگا فقط دیدۂ حق بیں والا
باعثِ کون و مکاں سید والا کی طرف

Scanned by CamScanner

سرو گم سم سا کھڑا رہتا ہے شاید اسنے
اک نظر دیکھ لیا اُس قدِ بالا کی طرف

آگے سدرہ کے اُنھیں راستہ معلوم ہی تھا
وہ اکیلے ہی چلے عرشِ معلّٰی کی طرف

جان جیسی کوئی شے مجھ سے لئے جاتا ہے
جب بھی جاتا ہے کوئی کوچۂ آقا کی طرف

مجھ پہ بھی اک نگہِ انجمن آرا ہو جائے
کوئی آتا نہیں مجھ بے کس و تنہا کی طرف

اہلِ طائف کی طرف اُتنی دعائیں بھیجیں
جتنے سنگ آئے اُدھر سے مرے آقا کی طرف

نامۂ فرقتِ من از منِ بے پر برساں
تو تو جاتی ہے صبا شہرِ مدینہ کی طرف

سروقد خندہ جبیں لالہ رخ و زلفِ سیاہ
ہے مرا روئے سخن اُنکے سراپا کی طرف

Scanned by CamScanner

قلب محزوں میں لئے حسرت و ارماں کی برات
آہ ہم سب چلیں معراج کے دولہا کی طرف

ہر گھڑی رہتا ہے منگتوں کا درِ شہؐ پہ ہجوم
تشنہ لب ہوگا تو جائیگا ہی دریا کی طرف

زندہ رہنے کو ہے کافی یہ تمنا ساجدؔ
اور اک بار سفر ہو مرا طیبہ کی طرف

Scanned by CamScanner

☆

# (حجِ بیت اللہ سے واپسی پر تاثرات)

## (مدینہ منورہ)

اوجِ فلک پر اپنا مقدر ہم نے دیکھا ہے
آقا کے دربار کا منظر ہم نے دیکھا ہے

ہر ذرہ میں مہرِ منور ہم نے دیکھا ہے
قطرہ میں رحمت کا سمندر ہم نے دیکھا ہے

مٹی کو سونے کے برابر ہم نے دیکھا ہے
پتھر کو بنتے ہوئے گوہر ہم نے دیکھا ہے

لفظوں میں وسعت ہی نہیں اظہارِ حقیقت کی
سب کچھ حدِّ بیاں سے باہر ہم نے دیکھا ہے

پھولوں کو تو پھول ہی کہتے آئے ہیں سب لوگ مگر
خاروں کی صورت میں گلِ تر ہم نے دیکھا ہے

Scanned by CamScanner

جسکا اک قطرہ بھی کر دے صحرا کو سیراب
وہ بارانِ رحمتِ داور ہم نے دیکھا ہے

نورِ خدا کیسے رہتا ہے سایہ فگن ہرگام
ہم سے پوچھو روضۂ اطہر ہم نے دیکھا ہے

جس پہ کھڑے ہو کر آقا نے رحمتِ حق بانٹی
اپنی آنکھوں سے وہ منبر ہم نے دیکھا ہے

پڑھتے ہوئے دو نفل ریاضُ الجنہ کے اندر
جیتے جی جنت کا منظر ہم نے دیکھا ہے

کونہ کونہ کوچہ کوچہ شہر مدینہ کا
آقا کی خوشبو سے معطر ہم نے دیکھا ہے

گزرے ہونگے آقاؐ طیبہ کی سب راہوں سے
کاہکشاں کا فرش زمیں پر ہم نے دیکھا ہے

Scanned by CamScanner

## (مکّہ مکرمہ)

دنیا بھر کی نرمی اُسکی سختی پر قربان
کعبے کی دیوار کو چھو کر ہم نے دیکھا ہے

سارے جہانِ ممکن کا محور ہے جسکا وجود
خالقِ موجودات کا وہ گھر ہم نے دیکھا ہے

نور کی کرنیں کعبے سے جب آکے پڑیں ہم پر
جشنِ چراغاں روح کے اندر ہم نے دیکھا ہے

ہٹ جائے اپنی مرضی سے بالکل ناممکن
اپنی نظر کعبے پہ جما کر ہم نے دیکھا ہے

یوں تو ہر اک شے میں دنیا کی ہے اُسکا جلوہ
حق جسے کہتا ہے اپنا گھر ہم نے دیکھا ہے

کنکریوں پر لیٹ کے میدانِ مزدلفہ میں
مسندِ ماہ پہ اپنا بستر ہم نے دیکھا ہے

Scanned by CamScanner

ایک ہی شمع پہ رقصِ بسمل لاکھوں پتنگوں کا
ہر ساعت ہر لمحہ برابر ہم نے دیکھا ہے

رحم و کرم، لطف و احسانِ خالقِ اکبر کو
وسعت ہر داماں سے بڑھکر ہم نے دیکھا ہے

اک داتا اور مانگنے والے لاکھوں ہرلمحہ
وحدت و کثرت کا یہ منظر ہم نے دیکھا ہے

حق کے اک احساں کا شکر ادا کرنے سے قبل
ایسے ہی احساں کو مکرر ہم نے دیکھا ہے

جس رہ سے چل کر آئی رخصت کی گھڑی اُس پر
اشکوں کے سیلاب کا منظر ہم نے دیکھا ہے

ساجدؔ ناکارہ بھی ہوا ہے حج سے سرافراز
یہ احسانِ خالقِ اکبر ہم نے دیکھا ہے

Scanned by CamScanner

# مناقب

## حضرت ابوبکر صدیقؓ

Scanned by CamScanner

☆ رضؓ

میں کیا کرونگا وصف بھلا یارِ غارؓ کا
مدّاح ہے خدا بخدا یارِ غارؓ کا

روئے سخن، لِصاحِبہٖ، میں ہے اُن کی سمت
کیامرتبہ ہے صلِّ علیٰ یارِ غارؓ کا

عشقِ نبیؐ کو عقل کا معیار کر دیا
احساں یہ اہلِ دل پہ ہوا یارِ غارؓ کا

ہم سب کو ہے یقین کہ ہم پائینگے مراد
تم بھی گدا ہو، میں بھی گدا یارِ غارؓ کا

افسانۂ وفا کا ہے عنوان اُن کا نام
احسان مانتی ہے وفا یارِ غارؓ کا

Scanned by CamScanner

امت کے وہ امام نہ ہوں کیوں نبیؐ کے بعد
ہے ہر عمل رسول نما یارِ غارؓ کا

بخشی گئی ہے جان اسیرانِ بدر کی
احساں یہ اُن پہ ہے بخدا یارِ غارؓ کا

جو اُن کی رائے تھی وہ مشیّت خدا کی تھی
ہر مشورہ ہے راہ نما یارِ غارؓ کا

ساجدؔ نبیؐ کے سارے صحابہ عظیم ہیں
پر اُن میں قد ہے سب سے بڑا یارِ غارؓ کا

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

مہر ذرّہ کو کرے تابندگی صدیقؓ کی
بحر قطرہ کو کرے دریا دلی صدیقؓ کی

خاصۂ خاصانِ پیغمبرؐ عمرؓ، عثماںؓ، علیؓ
تھی کچھ ان سے بھی سوا وابستگی صدیقؓ کی

مخبرِ صادق ہے وہ جس نے یہ دی ہے اطّلاع
زندگانی ہی میں جنت ہو گئی صدیقؓ کی

حکم کمبل پوش ہونے کا فرشتوں کو دیا
حق کو اتنی بھا گئی کم مائیگی صدیقؓ کی

عائشہ، صدیقۂ عالم، انیسِ مصطفیٰؐ
اُن کی دختر تھیں، یہ عظمت کم نہ تھی صدیقؓ کی

Scanned by CamScanner

اپنا سب کچھ دے کے سودا کر لیا فردوس کا
کوئی دیکھے تو ذرا سوداگری صدیقؓ کی

مانعینِ شرعِ پیغمبرؐ پہ اعلانِ جہاد
کیا نتیجہ خیز تھی یہ رائے بھی صدیقؓ کی

ہیں جماعت میں نبیؐ موجود، اور وہ ہیں امام
یہ امامت ہی خلافت بن گئی صدیقؓ کی

حسب فرمانِ نبیؐ سالار اُسامہؓ ہی رہے
حکمِ پیغمبرؐ پہ تھی یہ پختگی صدیقؓ کی

کتنے لوگوں کے لئے ایمان کا باعث بنی
بے جھجک اسلام پر آمادگی صدیقؓ کی

اس جہاں کے مال و زر کی کچھ مجھے خواہش نہیں
بس مجھے مل جائے ساجدؔ چاکری صدیقؓ کی

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

قربِ نبیؐ سے اتنی بڑھی شانِ یارِ غارؓ
شاہوں سے بھی سوا ہیں گدا یانِ یار غارؓ

حق سے وفا، حمایتِ دیں، عشقِ مصطفیٰؐ
یہ عہد، یہ اصول، یہ پیمانِ یارِ غارؓ

محشر میں ہے محافظِ دروازۂ جناں
دیکھے تو کوئی شوکتِ دربانِ یارِ غارؓ

چارہ گری ہے دستِ شفائے رسولؐ کی
یوں ہو رہی ہے پرورش جانِ یارِ غارؓ

لو، عائشہؓ شریک حیاتِ نبیؐ بنیں
عزت نبیؐ کی ہوگئی اب جانِ یارِ غارؓ

Scanned by CamScanner

سوز و یقین و جہد و عمل کا ہے کاروبار
ہے آج بھی کھلی ہوئی دُکّانِ یارِ غارؓ

فرہنگ ذہن میں سہی پر مدح کیلئے
الفاظ مل نہ پائینگے شایانِ یارِ غارؓ

ساجدؔ حق اُن کی مدح کا میں کیا کروں ادا
اللہ اور نبیؐ ہیں ثنا خوانِ یارِ غار

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

رفاقتوں کے مدینے کا باب ہیں صدیقؓ
صداقتوں کے چمن کا گلاب ہیں صدیقؓ

عمل ہے اُنکا، تعیّن نبیؐ کی سیرت کا
کتابِ عشقِ نبیؐ کا نصاب ہیں صدیقؓ

سوال اُٹھا ہے نیابت کا بعدِ پیغمبر
بہ اتفاقِ صحابہؓ جواب ہیں صدیقؓ

ہے اُنکی ذات سے یوں انعکاسِ نورِ نبیؐ
ہیں آفتاب نبیؐ ماہتاب ہیں صدیقؓ

تمام عمر وہ محبوبِ حق کے پاس رہے
اور اُنکے پاس ہی اب محوِ خواب ہیں صدیقؓ

Scanned by CamScanner

فضائے دینِ خدا میں نسیمِ صبحِ یقیں
شمیمِ زلفِ رسالتمآب ہیں صدیقؓ

ہو مرتدین کا جرگہ کہ مانعینِ زکاۃ
سبھی فتن کے لئے سدِّ باب ہیں صدیقؓ

کھلا ہے بابِ نبیؐ، ہیں محافظت پہ عمرؓ
سجی ہے بزمِ نبیؐ آب و تاب ہیں صدیقؓ

برائے سوختہ جاناں برائے خستہ دلاں
نوازش و کرمِ بے حساب ہیں صدیقؓ

لُٹا کے سارا اثاثہ کھڑے ہیں کمبل پوش
اسی لباس میں عزت مآب ہیں صدیقؓ

رسول وہ جو ہے خود انتخاب حق ساجدؔ
اُسی نبیؐ کا حسیں انتخاب ہیں صدیقؓ

Scanned by CamScanner

دہر میں ہر سمت جنکے نام کا اعلان ہے
ثانیِ اثنین اذھمافی الغار اُنکی شان ہے

جسم و جاں میں اے خدا جس وقت تک ہے ارتباط
آل و آصحابِ نبیؐ کی مدح کا ارمان ہے

بڑھ گئے کتنے مری بینائیوں کے حوصلے
اُنکے در کی خاک کا آنکھوں پہ یہ احسا ن ہے

ناز کرتی ہے وفا جس پر وہ ہے شان آپکی
صدق کو ہے فخر جِس پر آپکی وہ شان ہے

زندگی میں ہی امامت دی نبیؐ نے آپکو
اس سے بڑھ کر بھی خلافت کا کوئی اعلان ہے؟

Scanned by CamScanner

دامنِ صدیقؓ سے وابستگی کی شکل میں
دین ہے، ایمان ہے، عرفان ہے، ایقان ہے

حُبِّ اصحابِ پیمبرؐ اور وِلائے اہلِ بیتؓ
مجھ کو بخشش کا میسّر کس قدَر سامان ہے

مرتبے کو اُنکے کم کرنے کی ساجدؔ ہر دلیل
بے اثر ہے لغو ہے بیکار ہے بے جان ہے

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

کون سمجھے کون جانے انتہا صدیق رضؓ کی
انتہائے عشق سے ہے ابتدا صدیق رضؓ کی

سرِّ حق کا آئینہ خلوت سرا صدیق رضؓ کی
رہ بر راہِ وفا آوازِ پا صدیق رضؓ کی

مصدرِ حبِّ نبیؐ ہر مشغلہ صدیق رضؓ کا
مظہرِ خُلقِ نبیؐ ہر ہر ادا صدیق رضؓ کی

گلستاں سارا عبارت ہے اُنھیں کے نام سے
بوئے گُل صدیقؓ کی، بادِ صبا صدیقؓ کی

میں بھی دیکھوں حوصلہ پھر گردشِ ایام کا
اک نظر ہونے تو دو مجھ پر ذرا صدیقؓ کی

Scanned by CamScanner

پھر نظر آیا مجھے باطل کا دم گھٹتا ہوا
پھر اُٹھی چشمِ حقیقت آشنا صدیقؓ کی

ناز قسمت پر کروں اپنی جو مل جائے کہیں
تاجِ شاہی سے فزوں ہے گردِ پا صدیقؓ کی

تیری استعداد ساجدؔ کسقدر محدود ہے
تجھ سے ہو سکتی نہیں حمد و ثنا صدیقؓ کی

Scanned by CamScanner

☆

بس وہی اقلیمِ دانائی کے سلطانوں میں ہیں
جو درِ صدیقؓ کے ادنیٰ سے دربانو ں میں ہیں

غازۂ روئے رسالت ہے خلافت آپکی
آپ ہی بعدِ نبیؐ افضل سب انسانوں میں ہیں

آپکو بھی زندگی میں خُلد کا مژدہ ملا
آپ ہی تو سب سے بہتر دس مسلمانوں میں ہیں

ہم میں اُنکا سا نہ تقویٰ اور نہ اُنکا سا یقیں
پھر بھی یہ دعویٰ کہ ہم بھی اُنکے دیوانوں میں ہیں

تیشۂ جاں سے نبیؐ نے جنکو توڑا تھا کبھی
پھر کچھ ایسے ہی صنم دِل کے صنم خانو ں میں ہیں

Scanned by CamScanner

بے حسی ، بے ہمتی ، کم مائیگی ، پژ مردگی
عیب یہ سارے ہنر بن کر مسلمانوں میں ہیں

آج ہیں مفتوح ، تب فاتح تھے جب تھے باعمل
جو کبھی مفتوح تھے وہ اب جہاں بانوں میں ہیں

کاش پھر آئے پلٹ کر دورِ صدّیق ؓ و عمرؓ
پھر سفینے دین کے گم گشتہ، طوفانوں میں ہیں

ہم بھلا ساجدؔ کرینگے کیا ثنا صدّیق ؓ کی
سرورِ کونین جب اُنکے ثنا خوانوں میں ہیں

Scanned by CamScanner

☆

جب تھے ہمراہِ نبیؐ غار کے اندر صدیقؓ
ہیں اُسی دِن سے حدِ فہم کے باہر صدیقؓ

بحرِ عرفانِ رسالت کے شناور صدیقؓ
مئے وحدت کا چھلکتا ہوا ساغر صدیقؓ

خُلق کی روح تو اخلاص کا پیکر صدیقؓ
گلشنِ احمدِؐ مُرسل کا گُلِ تر صدیقؓ

باب میں عظمتِ بوبکر کے جو کہنا تھا
کہہ دیا احمدِ مختارؐ نے کہہ کر 'صدیقؓ'

مشورہ اُنکا مشیّت کے مطابق ٹھہرا
بدر کے سارے اسیروں کا مقدر صدیقؓ

Scanned by CamScanner

سب سے بہتر ہیں نبیؐ بعدِ حق اور بعدِ نبیؐ
ساری مخلوق سے ہیں برترو بہتر صدیقؓ

خدمتِ دیں میں تھے کل شانہ بہ شانہ اُنکے
آج سوتے ہیں محمدؐ کے برابر صدیقؓ

جان اور مال فدا ہوتے ہیں دیں پر کیسے
پھر مسلماں کو بتا دیجئے آکر صدیقؓ

غازۂ روئے رسالت تھی صداقت اُنکی
اس لئے بعدِ نبیؐ ہیں سرِ ممبر صدیقؓ

مجھ کو دو جام عطا ہوں گے یقیناً ساجدؔ
ساتھ جب ہونگے نبیؐ کے لبِ کوثر صدیقؓ

☆

نوازا ہے خدا نے اسطرح صدیقِ اکبرؓ کو
لقب بخشا ہے ام المومنیں کا اُنکی دختر کو

خدا رونے کی دے توفیق میرے دیدۂ تر کو
ملے سوزِ دلِ صدیقؓ میرے قلبِ مضطر کو

صداقت میں عدالت میں سخاوت میں شجاعت میں
فضلیت ہے ابو بکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ کو

نبیؐ کے ساتھ صدّیقؓ و عمرؓ آرام فرما ہیں
نگاہیں ڈھونڈتی ہیں گنبدِ خضریٰ کے منظر کو

غلام اپنا کہیں مجھ کو تو یہ اُنکی عنایت ہے
وگر نہ کیا تعلق خاک سے خورشیدِ خاورکو

Scanned by CamScanner

وہی ہے آپکا در جو درِ سرکارِ طیبہ ہے
یقیناً آپکے در کی ضرورت ہے مرے سر کو

نبیؐ نے اپنے ہاتھوں سے امامت اُنکو سونپی ہے
نہ کیوں ہم افضلِ امّت کہیں صدیق اکبرؓ کو

جدا کوئی نہ کر پائیگا اُنکو حشر کے دن تک
نہ جانے کیا تعلق انسے تھا محبوبِ داور کو

بہ الفاظِ نمایاں سورۂ توبہ میں اے ساجدؔ
صحابی حق نے فرمایا ہے خود صدیق اکبرؓ کو

Scanned by CamScanner

☆

سودائے دیں ہے سر میں بہ احسانِ یارِ غار
سوزِ یقیں ہے دل میں بہ فیضانِ یارِ غار

کس درجہ مطمئن ہیں محبّانِ یارِ غار
رہتے ہیں زیرِ سایۂ دامانِ یارِ غار

ہے مجھ کو اپنے علم کی کم مائیگی کا علم
میری یہ منقبت نہیں شایانِ یارِ غار

سب مومنوں میں اُنکی فضیلت کے واسطے
کافی ہے صرف سبقتِ ایمانِ یارِ غار

کِلکِ قضا سے حق نے کتابِ حیات میں
بابِ وفا لکھا ہے بہ عنوانِ یارِ غار

کافی ہو عمر بھر کے گزارے کے واسطے
دیدیں جو ہم کو بھیک گدایانِ یارِ غار

Scanned by CamScanner

حاصل ہے ہم کو محفلِ ہستی میں افتخار
ہم کو ہے فخر ہم ہیں غلامانِ یارِ غار

اللہ نے سدا کے لئے وقف کر دیا
خوانِ کرم بحقِ ثنا خوانِ یارِ غار

سب مومنوں کے اس لئے وہ رشتہ دار ہیں
امّت کی ماں ہیں دخترِ ذیشانِ یارِ غار

لاکر رسولِ پاک کے قدموں میں رکھ دیا
جو کچھ بھی گھر میں تھا سرو سامانِ یارِ غار

ساجدؔ وہ کر نہ سکتے تھے پرواہ مال کی
قربانِ مصطفیٰؐ تھے دل و جانِ یارِ غار

Scanned by CamScanner

☆

امیروں کے امیرِ کارواں صدیق اکبرؓ ہیں
غریبوں کی متاعِ قلب و جاں صدیق اکبرؓ ہیں

کہاں میں بے بضاعت اور کہاں صدیق اکبرؓ ہیں
وہاں میں کس طرح پہنچوں جہاں صدیق اکبرؓ ہیں

کتابِ عشق کا عنواں اگر ہیں سرورِ عالم
عمر اسلوب ہیں اُسکا زباں صدیق اکبرؓ ہیں

نبیؐ کے ساتھ دنیا میں نبیؐ کے ساتھ جنّت میں
یہاں صدّیق اکبرؓ ہیں وہاں صدّیق اکبرؓ ہیں

بہ دل صدیق اکبرؓ ہیں فدائے نامِ پیغمبرؐ
نثارِ دینِ پیغمبرؐ بہ جاں صدّیقِ اکبرؓ ہیں

Scanned by CamScanner

لبِ جاں بخش میں اُن کے اسیروں کی ہے جاں بخشی
بروزِ بدر عفوِ بے کراں صدّیقِ اکبرؓ ہیں

سند جس کی مہیّا کی ہے خود خالق نے قرآں میں
وہ معیارِ خلوصِ دوستاں صدّیقِ اکبرؓ ہیں

جنھیں سرکار کے ہر قول کی تصدیق کرنی ہے
بقولِ مصطفےٰؐ وہ بے گماں صدّیقِ اکبرؓ ہیں

یہ لگتا ہے کہ وہ رہتے ہیں میرے پاس ہر لمحہ
کہوں کیا مجھ پہ کتنے مہرباں صدّیقِ اکبرؓ ہیں

نبیؐ ہیں ناظرِ حق، واقفِ اسرارِ حق ساجدؔ
نبیؐ کے ترجمان و رازداں صدّیقِ اکبرؓ ہیں

میسر ہے اُنھیں ساتھ اب بھی سرکارِؐ رسالت کا
اسی سے ہوگا اندازہ نبیؐ سے اُنکی قربت کا

فضیلت میں وہی ترتیب ہے جو ہے خلافت میں
یہی تو ہے عقیدہ اہلِ سنت و الجماعت کا

وہ بعدِ انبیا نوعِ بشر میں سب سے افضل ہیں
اُنھیں سجتا ہے منصب سرورِ دیں کی نیابت کا

اثاثہ سارا لاکر رکھ دیا آقا کے قدموں میں
عمل یہ بن گیا معیار، آقا کی محبت کا

وہی پہلے مسلماں ہیں وہی پہلے خلیفہ ہیں
نہیں دنیا میں کوئی اور حامل اس فضیلت کا

Scanned by CamScanner

کسی کے معترض ہونے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا
نبیؐ نے خود اُنھیں وارث بنایا ہے امامت کا

یہ خواری، یہ بد اعمالی، یہ بد امنی، یہ بد حالی
یہ منظر منتظر ہے آج پھر اُنکی قیادت کا

کہا ہے ثانیِ اثنین اُنکے حق میں حق نے قرآں میں
یہ حق ہے تم سے ساجدؔ حق ادا ہوگا نہ مدحت کا

Scanned by CamScanner

معیارِ صدق و خُلق و مروت ہیں یارِ غارؓ
معراجِ عشقِ ختمِ نبوت ہیں یارِ غارؓ

پیشِ رسولؐ، اوّلِ امت ہیں یارِ غارؓ
بعدِ رسولؐ، افضلِ خَلقت ہیں یارِ غارؓ

میدانِ بدر میں جو سزاوارِ قتل تھے
اُن قیدیوں کی خوبیٔ قسمت ہیں یارِ غارؓ

اُنسے نبیؐ کے ربط کے بارے میں یوں کہو
قربت کی روح، جانِ قرابت ہیں یارِ غارؓ

اجماعِ مسلمیں سے ہوا ہے یہ انتخاب
مسند نشینِ تختِ خلافت ہیں یارِ غارؓ

اپنا تو کیا شمار ہے سرکار کے لئے
رشتے کی رو سے قابلِ عزت ہیں یارِ غارؓ

Scanned by CamScanner

جن کو عطا ہوئی ہے امامت رسولؐ سے
وہ انتخابِ چشمِ رسالت ہیں یارِ غارؓ

مومن بھی پہلے وہ ہیں خلیفہ بھی پہلے وہ
تجسیمِ اوّلیت و سبقت ہیں یارِ غارؓ

ہجرت میں وہ نبیؐ کے اکیلے رفیق ہیں
سب سے سوا مشرّفِ قربت ہیں یارِ غارؓ

سب کچھ لُٹا چکے ہیں قدومِ رسولؐ پر
پہنے ہوئے لباسِ عقیدت ہیں یارِ غارؓ

سب کشتگانِ خنجرِ تسلیم کے لئے
جاں کا قرار قلب کی راحت ہیں یارِ غارؓ

عہدِ وفا کی فکر نہ صدقِ زباں کا ذکر
اس دورِ بے حسی کی ضرورت ہیں یارِ غارؓ

بس اُنکی دید ہی مری نظروں کی عید ہے
ساجدؔ دل و نگاہ کی جنّت ہیں یارِ غارؓ

Scanned by CamScanner

☆

وجہِ تسکینِ دل و جاں حضرتِ صدیقؓ ہیں
بے سر و ساماں کا ساماں حضرتِ صدیقؓ ہیں

ظلمتوں میں مہرِ تاباں حضرتِ صدیقؓ ہیں
خشکیوں پر ابرِ باراں حضرتِ صدیقؓ ہیں

ہر مسلماں کا عقیدہ ہے کہ بعدِ مصطفیٰؐ
سب سے عالیشان انساں حضرتِ صدیقؓ ہیں

مہر میں، ایثار میں، جرأت میں، عقل و فہم میں
ساری امت میں نمایاں حضرتِ صدیقؓ ہیں

جان جائے پر نہ چھوٹے قربِ محبوبِ خدا
با وفا بے حدّ و پایاں حضرتِ صدیقؓ ہیں

Scanned by CamScanner

بھیس میں آیا ہے کمبل پوش وہ تو ہے ملک
اور یہ کمبل پوش انساں حضرتِ صدیقؓ ہیں

راہ پائی اُنکی رائے نے نبیؐ کی سوچ میں
زندگی بخشِ اسیراں حضرتِ صدیقؓ ہیں

ہیں نبیؐ کے ساتھ ہر غزوہ میں سرگرم عمل
سرگروہِ سر فروشاں حضرتِ صدیقؓ ہیں

زندگی اُنکی نمونہ ہے زمانے کے لئے
شاہ کارِ دستِ یزداں حضرتِ صدیقؓ ہیں

بن گئی اہلِ زباں میں 'یار غار' اک اصطلاح
یار ایسے حسبِ قرآں حضرتِ صدیقؓ ہیں

ہر جگہ ہر مرحلے پر سیّدِؐ لولاک کے
ہمقدم تا حدِّ امکاں حضرتِ صدیقؓ ہیں

سیرتاً ہیں شرعِ دینِ مصطفیٰؐ کا آئینہ
صورتاً تصویرِ ایماں حضرتِ صدیقؓ ہیں

Scanned by CamScanner

اُنکی یاری پر حبیبِ کبریا کو ناز تھا
شہر یارِ شہرِ یاراں حضرتِ صدیقؓ ہیں

پہلے مسلم، سیدِ عالم کے پہلے جانشیں
حضرتِ صدیقؓ ہیں ہاں حضرتِ صدیقؓ ہیں

یوں ہی وہ ٹھہرے نہیں ساجدؔ نبیؐ کے جانشیں
مظہرِ تکمیل انساں حضرتِ صدیقؓ ہیں

Scanned by CamScanner

☆

بے یقینی کا خاتمہ صدیقؓ
پُر یقینی کی انتہا صدیقؓ

کون صدق و صفا میں اوّل ہے
بولے محبوبِ کبریا صدیقؓ

افضلِ خَلقِ خالقِ اکبر
بے گماں بعدِ انبیا صدیقؓ

بعدِ رحلت بھی قبلِ رحلت بھی
زیبِ پہلوئے مصطفیٰؐ صدیقؓ

ہیں محمدؐ رسولِ حق بر حق
جانشینِ نبیؐ بجا صدیقؓ

مصحفِ حق کی بولتی تفسیر
شرحِ اقوالِ مصطفیٰؐ صدیقؓ

Scanned by CamScanner

مظہر ذات کبریا احمدؐ
ذاتِ احمدؐ کا آئینہ صدیقؓ

بدعت و شرک و بے حسی کے خلاف
لب کشائی کا حوصلہ صدیقؓ

فیصلہ بدر کے اسیروں کا
آپ کی رائے سے ہوا صدیقؓ

اُنکا کوچہ پناہِ غم زدگاں
بے سہاروں کا آسرا صدیقؓ

اُنکی دہلیز امیدِ ناکاماں
داروئے دردِ لا دوا صدیقؓ

ظلمتوں میں ستارۂ امید
دھوپ میں سائباں ادا صدیقؓ

ازرہِ لطف ہو سوئے ساجدؔ
اک نگاہِ کرم ذرا صدیقؓ

☆

عادتاً پر تو محبوبِ خدا ہیں صدیقؓ
فطرتاً رحمتِ عالم کی ادا ہیں صدیقؓ

سرورِ سلطنتِ مہر و وفا ہیں صدیقؓ
مالکِ مملکتِ صدق و صفا ہیں صدیقؓ

حق بھلا اُنکی رضا کیوں نہ مقدم رکھے
حق سے ہر حال میں راضی بہ رضا ہیں صدیقؓ

دی ہے قرآں نے سند اُنکی صحابیّت کی
ثانی اثنین کا مصدر بخدا ہیں صدیقؓ

پارسائی میں، عبادت میں، حق آگاہی میں
بعدِ سردارِؐ رسل سب سے سوا ہیں صدیقؓ

Scanned by CamScanner

قتل ہونا تھا جنھیں بدر میں ہوکر مفتوح
اُن اسیروں کے مقدر کا لکھا ہیں صدیقؓ

خود نبیؐ نے اُنھیں بخشا ہے امامت کا شرف
آنکھ حق بیں ہو تو پھر دیکھ لو کیا ہیں صدیقؓ

ہیں وہ محبوب بھی، عاشق بھی، حبیبِ حق کے
واقفِ سِرّ محبت بخدا ہیں صدیقؓ

اس تقرّب پہ فرشتوں کو بھی رشک آتا ہے
آج بھی نزدِ پیمبر بہ خدا ہیں صدّیقؓ

اُنکے قدموں میں پہنچ جاؤ نہ بھٹکو ساجدؔ
منزلِ عشقِ محمدؐ کا پتہ ہیں صدیقؓ

Scanned by CamScanner

☆

مسلماں سب سے پہلے بالیقیں صدیقِ اکبرؓ ہیں
نبیؐ کے جانشینِ اوّلیں صدیقِ اکبرؓ ہیں

نبیؐ نے زندگی ہی میں امامت سونپ دی اُنکو
مجسم اعتبارِ شاہِ دیں صدیقِ اکبرؓ ہیں

زمانے بھر کے انسانوں میں سب سے افضل و اعلیٰ
یقیناً بعدِ ختم المرسلیں صدیقِ اکبرؓ ہیں

ہمیں صدّیقؓ سے نسبت، ہمیں صدّیقؓ سے قربت
نبیؐ حق کے قریں، اُنکے قریں صدّیقِ اکبرؓ ہیں

مُجسّم جب کیا اجزائے ایماں کو تو یہ دیکھا
عمل فاروقِ اعظمؓ ہیں یقیں صدیقِ اکبرؓ ہیں

Scanned by CamScanner

وہ دونوں جیتے جی تو ساتھ تھے اور بعدِ رحلت بھی
جہاں پیغمبرِ دیں ہیں وہیں صدیقِ اکبرؓ ہیں

جسے سرکار لائے تھے زمانے کے لئے ساجدؔ
اُسی پیغام کے سچے امیں صدیقِ اکبرؓ ہیں

Scanned by CamScanner

☆ رضؓ

تنصیبِ دیں ہے جذبۂ تعمیرِ یارِ غارؓ
ظلمت کا سدِّ باب ہے تنویرِ یارِ غارؓ

جس دن رسولؐ نے انھیں صدیق کہہ دیا
اُس دن سے خُلد ہوگئی جاگیر یارِ غارؓ

وہ دل منافرت کی کدورت سے پاک ہے
جس دل کے آئنے میں ہے تصویرِ یارِ غارؓ

اُنکا شرف لصاحبہٖ سے عیاں کیا
اللہ کی نظر میں ہے توقیر یارِ غارؓ

انکار پر زکاۃ کے اعلان جہاد کا
دیکھے تو کوئی عزمِ جہاں گیر یارِ غارؓ

غارِ حرا ہے منبعِ نورِ رسولِؐ حق
پھیلی ہے غارِ ثور سے تنویر یارِ غارؓ

Scanned by CamScanner

میداں میں بعدِ فتح اسیرانِ بدر کی
تقدیر بن کے آئی ہے تدبیرِ یارِ غارؓ

قدموں کے نیچے خلد ہے کاندھوں پہ ہیں نبیؐ
یہ مرتبہ، یہ شان، یہ تقدیرِ یارِ غارؓ

اُنکے ہی دم سے بن گئی اک اصطلاحِ عام
صدیقؓ کی ہی ذات ہے تفسیرِ یارِ غارؓ

ہر مرحلے پہ ہیں وہی سرکار کے مشیر
عقدہ کشا ہے ناخنِ تدبیرِ یارِ غارؓ

ڈھیل آئیگی عنانِ خلافت میں کس طرح
حق ہے ہر اک قدم پہ عناں گیرِ یارِ غارؓ

جوشِ وفا تو دیکھئے میدانِ بدر میں
اپنے عزیز تھے ہدفِ تیرِ یارِ غارؓ

ساجدؔ ہر ایک منکرِ وحدت کے واسطے
اللہ کا عتاب ہے شمشیر یارِ غارؓ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

کمالِ خَلق کا معیار صورتِ صدیقؓ
نبیؐ کے خُلق کا آئینہ سیرتِ صدیقؓ

خدا کے جلووں کا کاشانہ خلوتِ صدیقؓ
نبیؐ کے عشق کا پیمانہ حضرتِ صدیقؓ

نبیؐ کے بعد مناسب ترین شخصیّت
ملی برائے خلافت بصورتِ صدیقؓ

خدا ہے ایک، محمدؐ رسول ہیں اُسکے
ملی یقیں کی یہ دولت بدولتِ صدیقؓ

بحکمِ حق ہیں ملائک بھی آج کمبل پوش
پسندِ حق ہوئی اسدرجہ ہیئت صدیقؓ

Scanned by CamScanner

نبیؐ نے جیتے جی اُن سے نمازیں پڑھوائیں
بنی ہے مشقِ خلافت امامتِ صدیقؓ

نہ جاگتے میں اگر ہو تو خواب میں ہی سہی
کبھی تو پورا ہو ارمانِ رویتِ صدیقؓ

یونہی چراغِ امیدِ نجات روشن ہے
ہے میرے دل میں ضیائے محبتِ صدیقؓ

مجھے یقین ہے بخشش کا اپنی روزِ جزا
مجھے نصیب ہے قسمت سے نسبتِ صدیقؓ

نبیؐ سے قربتِ خاص اُنکی آج بھی ہے عیاں
نبیؐ کے خُسر تھے یہ تھی قرابتِ صدیقؓ

نبیؐ کے بعد نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے
مگر عمرؓ نے بھی کی ہے اطاعتِ صدیقؓ

Scanned by CamScanner

نبیؐ نے اُنکے گھر آکر خود اُنکو ساتھ لیا
ہے بے بدل شبِ ہجرت رفاقتِ صدیقؓ

اگر ہو صدق مُصوّر کسی طرح ساجدؔ
اُبھر کے آئیگی تصویرِ صورتِ صدیقؓ

Scanned by CamScanner

# مناقب

## حضرت عمر فاروق اعظمؓ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

دین کو قوت عطا کرتی ہے تکبیرِ عمرؓ
جنگ کا نقشہ بدل دیتی ہے شمشیرِ عمرؓ

ہوگیا ثابت اشدّاءُ علی الکفّار سے
ہے پسندِ خاطرِ حق حسنِ تدبیرِ عمرؓ

کچھ نہ کی فرزند کی پرواہ دیں کی راہ میں
کر رہا ہے آج تک قانون توقیرِ عمرؓ

کفر تو ہے آج تک خائف عمرؓ کے نام سے
نقش ہے دل پر ابھی تک ضربِ شمشیرِ عمرؓ

سخت حاجت جسکی استحکامِ قصر دیں کو تھی
اُس ستوں کی شکل میں چمکی ہے تقدیرِ عمرؓ

Scanned by CamScanner

جو بھی چاہے دیکھ لے گر ہو نگاہِ حق نگر
نیل کے سینے پہ ہے منقوش تحریرِ عمرؓ

اہلِ دل کی بزم تو دونوں ہی سے پر نور ہے
عکسِ حسنِ مصطفائی ہو کہ تنویرِ عمرؓ

خُلد کی دولت بھی پائی دین کی آقائی بھی
یہ بھی جاگیرِ عمرؓ ہے وہ بھی جاگیرِ عمرؓ

دوریوں رہتا ہے ساجدؔ مجھ سے شیطانِ لعیں
دِل کے آئینے میں پوشیدہ ہے تصویرِ عمرؓ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

بہتر از عمرِ ابد وہ چند لمحاتِ عمرؓ
جب پیمبرؐ سے ہوئی پہلی ملاقاتِ عمرؓ

ساریہؓ سنتے ہیں آوازِ عمرؓ دورانِ جنگ
فاصلوں کی قید میں کب ہیں ہدایاتِ عمرؓ

جیسے چاہے کیجئے ترتیب تاریخِ جہاد
زینتِ تاریخ ٹھہریں گی مہمّاتِ عمرؓ

بدر کے قیدی تو چھوٹے رائے سے صدیقؓ کی
تھا مگر ارشادِ یزداں حسبِ جذباتِ عمرؓ

خود عمل کرکے بتایا عدل کے معیار کو
رہتی دنیا تک ہے دنیا کو یہ سوغاتِ عمرؓ

Scanned by CamScanner

بعدِ احمدؐ سلسلہ چلتا نبوت کا اگر
تھی بقولِ مصطفیٰؐ ایسی بس اک ذاتِ عمرؓ

ہے جہاں میں تو حکومت آب و بادو خاک پر
کیا ہو ں محشر میں نہ جانے اختیاراتِ عمرؓ

لختِ دِل قرباں کیا ساجدؔ برائے حفظِ دیں
کون کر سکتا ہے انکارِ مساواتِ عمرؓ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

عشقِ نبیؐ کے ساتھ ساتھ عشقِ عمرؓ بھی چاہئے
جیسے نظر کے ساتھ ساتھ حسنِ نظر بھی چاہئے

لب پہ نبیؐ کے ہے دعا، دیں سے عمرؓ ہوں آشنا
جیسی ہے تیز تیغِ کفر،ویسی سپر بھی چاہئے

جنکو ہے زعمِ بندگی کاش وہ سوچتے کبھی
جیسا عظیم ہے وہ در ویسا ہی سر بھی چاہئے

سوز و گدازِ یارِ غار جز وِ یقیں ہے باالیقیں
تکملۂ یقیں کو پھر عزمِ عمرؓ بھی چاہئے

عہدِ عمرؓ کو اے خدا تو نے دیا جو دبدبہ
شان وہی، وہ مرتبہ بارِ دگر بھی چاہئے

Scanned by CamScanner

عشق کی شرطِ اوّلیں عزم و یقیں سہی مگر
قلبِ شکستہ، چشمِ تر، خستہ جگر بھی چاہئے

الفتِ چار یار ہے حبِّ نبیؐ کا تکملہ
جیسے سفر کے واسطے زادِ سفر بھی چاہئے

بیکس و بے نوا بھی ہم بے حس و بے وفا بھی ہم
اور یہ دیکھئے بھرم خلد میں گھر بھی چاہئے

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

کوئی کسی کے ساتھ ہے کوئی کسی کے ساتھ
لیکن عمرؓ ہیں آج بھی اپنے نبیؐ کے ساتھ

عزم و یقیں کے ساتھ جواں ہمّتی کے ساتھ
ذکرِ عمرؓ بھی کیجئے ذکرِ نبیؐ کے ساتھ

یہ نام تو پیام ہے عزم و ثبات کا
نامِ عمرؓ نہ لیجئے پژمردگی کے ساتھ

اُس ربط پر نثار مرا ربطِ جسم و جاں
جو ہے عمرؓ کو آلِ نبیؐ اور نبیؐ کے ساتھ

لیتے ہیں اُنکا نام اور اپنا یہ حال ہے
دِل ہے کسی کے ساتھ زباں ہے کسی کے ساتھ

Scanned by CamScanner

شرعِ محمّدی پہ پسر کر دیا نثار
کیا عزم تھا یقین کی اس پختگی کے ساتھ

سکّہ رواں ہے اُنکا روانی پہ آب کی
نیل اب نہ چڑھ سکے گا کبھی خودسری کے ساتھ

اُنکی نگاہِ لطف کو رحم آہی جائیگا
آنکھوں میں اشک بھی تو ہیں تر دامنی کے ساتھ

ساجدؔ ہے اُنکی رائے کو تائیدِ حق نصیب
اُنکی رضا ہے مصلحتِ ایزدی کے ساتھ

Scanned by CamScanner

☆ رضؓ

عشق سرکار مایۂ فاروقؓ
قربِ سرکار حصۂ فاروقؓ

قربِ فاروقؓ قربتِ آقاؐ
روضہ آقا کا روضۂ فاروقؓ

رحم آپس میں کافروں پہ شدید
ہے یہ تفسیرِ اُسوۂ فاروقؓ

مادرِ مسلمین و زوجِ رسولؐ
بن گیا نورِ دیدۂ فاروقؓ

نیل بھی معتدل مزاج ہوا
پاتے ہی حکم نامۂ فاروقؓ

Scanned by CamScanner

جانیں فاروقؓ رتبۂ سرکارؐ
اور سرکار رتبۂ فاروقؓ

آئے شیطاں جو سامنے اُنکے
ہو گرفتارِ پنجۂ فاروقؓ

عدلیہ کا جو آج نقشہ ہے
ہے یہ سب کارنامۂ فاروقؓ

جامہ زیبی کا افتخار ہوا
حسنِ پیوندِ جامۂ فاروقؓ

سرمۂ چشمِ اہل حق ٹھیری
گردِ پائے برہنۂ فاروقؓ

دیدنی ہے وہ آنکھ، ہے جسمیں
تابِ دیدارِ جلوۂ فاروقؓ

ہم نے پایا نہ اُنکا ہم پایا
ہے بلند اتنا پایۂ فاروقؓ

Scanned by CamScanner

عدل و انصاف، شوکت و حکمت
ہے یہ سارا علاقۂ فاروقؓ

تو ہی پہنچا صبا سلام مرا
تو نے دیکھا ہے کوچۂ فاروقؓ

سیکڑوں میل دور جا پہنچا
ایک لمحہ میں گفتۂ فاروقؓ

ساریہ نے جب آکے بتلایا
تب کھلا سب پہ رتبۂ فاروقؓ

پڑھ کے آیاتِ مصحفِ کامل
خوب چمکا ستارۂ فاروقؓ

پُر یقینی ہے صدقۂ صدیقؓ
عزم و ہمت ہیں صدقۂ فاروقؓ

صدق و احساں فضیلتِ صدیقؓ
عدل و انصاف طرّۂ فاروقؓ

Scanned by CamScanner

نشر قرآں ہے تحفۂ عثماںؓ
اور تراویح تحفۂ فاروقؓ

معرفت کا خزانہ علمِ علیؓ
حکمتِ دیں خزانۂ فاروقؓ

حلِّ مشکل کے واسطے ساجدؔ
چاہیے اک اشارۂ فاروقؓ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

حسنِ نبیؐ کا عکس جمالِ عمرؓ میں ہے
پر تو جلالِ حق کا جلالِ عمرؓ میں ہے

وہ مومنوں کے حق میں شفیق و رحیم ہیں
خُلقِ رسول حسنِ خصالِ عمرؓ میں ہے

ہوتے عمرؓ جو ہوتے نبیؐ بعد مصطفیٰؐ
اندازِ انبیا خد و خالِ عمرؓ میں ہے

دل کو مرے سکون ہے اور مطمئن ضمیر
میرا دماغ محو، خیالِ عمرؓ میں ہے

زوجِ نبیؐ ہیں بیٹی تو بنتِ علیؓ ہیں زوج
یہ اختصاص اہل و عیالِ عمرؓ میں ہے

Scanned by CamScanner

فنِ سپہ گری میں تدبّر میں عدل میں
کب ہے کوئی کہاں جو مثالِ عمرؓ میں ہے

ہم سائے ہوں کہ سائل و محروم و اقربا
حصہ سبھی کا مال و منالِ عمرؓ میں ہے

کفار سے شدید، تو ہے مومنوں سے نرم
یہ حسن اعتدالِ مقالِ عمرؓ میں ہے

پیشِ نفاق رہتے ہیں سینہ سپر سدا
یہ حوصلہ یہ ولولہ آلِ عمرؓ میں ہے

پھر ساری عمر رہتی نہیں حاجتِ سوال
ساجدؔ یہ بات جودونوالِ عمرؓ میں ہے

Scanned by CamScanner

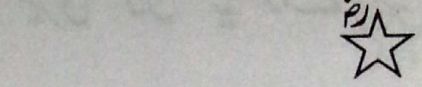

شوکت کی تھی جلال کی تھی کرّ و فر کی تھی
دنیا میں بے مثال حکومت عمرؓ کی تھی

کچھ اہلِ مال کی تھی نہ کچھ اہلِ زر کی تھی
پیشِ نبیؐ تو قدر بس اہلِ نظر کی تھی

فاروقؓ کیوں نہ ہوتے بھلا سرفرازِ دیں
یہ آرزو تو حضرتِ خیر البشرؐ کی تھی

حبِّ عمرؓ نہ کیسے ہو ایمان کی شناخت
اک ماں تھی مومنوں کی جو دختر نبیؐ کی تھی

حُبِّ نبیؐ و حُبِّ صحابہ و اہلِ بیت
اپنی تو بس کمائی یہی عمر بھر کی تھی

Scanned by CamScanner

ہوتے عمرؓ جو ہوتے نبیؐ بعد مصطفےٰؐ
میری نہیں یہ رائے شہِؐ بحر و بر کی تھی

ساجدؔ معاملے میں شہیدانِ بدر کے
جو رائے تھی خدا کی وہ رائے عمرؓ کی تھی

Scanned by CamScanner

☆ رضؓ

دوائے دردِ دِل عاشقانِ زار عمرؓ
شمیمِ گیسوئے محبوبِ کردگار عمرؓ

عمرؓ کی ذات ہے معیارِ اعتدالِ مزاج
خرد کی لاج عمرؓ، عشق کا وقار عمرؓ

ہر ایک کافر ومشرک کے واسطے ہیں شدید
ہر ایک بیکس و بے یار کے ہیں یار عمرؓ

اذان کعبہ میں چل کر پڑھو علی الاعلان
ہیں اب حمایت دیں میں بروئے کار عمرؓ

نبیؐ کی چشمِ کرم میری سمت ہونے کا
تمھاری چشمِ کرم پر ہے انحصار عمرؓ

Scanned by CamScanner

ہو تم نبیؐ کے لئے جب سکونِ قلب و نظر
تو مومنوں کو ہو پھر کیوں نہ تم سے پیار عمرؓ

نہیں ہے ایسی مساوات کی مثال کوئی
غلام اونٹ پہ پکڑے ہوئے مہار عمرؓ

بفیضِ عشقِ نبیؐ عمر بھر رہے تیار
نبیؐ کے نام پہ کرنے کو جاں نثار عمرؓ

ہے قلبِ کفر پہ ہیبت جو ان کی اے ساجدؔ
تو مشرکوں کے لئے تیغِ آبدار عمرؓ

Scanned by CamScanner

☆ رضؓ

اس طرح سے ہو ادا حقِّ ثنائے فاروقؓ
لب پہ ہو نامِ عمرؓ دِل ہو فِدائے فاروقؓ

ساریہؓ تک نے سنی صاف صلائے فاروقؓ
فاصلے قید نہ کر پائے صدائے فاروقؓ

اور بھی ہو گیا فرقِ حق و باطل واضح
دامنِ سرورِ عالم میں جب آئے فاروقؓ

رائے اُنکی ہی مشیّت کے مطابق ٹھیری
اللہ اللہ یہ تھا ذہنِ رسائے فاروقؓ

شُتر پر تو ہے غلام اور مہار ان کے ہاتھ
زیبِ تاریخ ہے اب تک یہ ادائے فاروقؓ

Scanned by CamScanner

دہر سے کفر کی تاریکیاں چھٹ جائینگی
اب بھی روشن ہو اگر شمعِ ولائے فاروقؓ

گر نبی بعد محمدؐ کوئی ہو تا مبعوث
کون تھا چشمِ مشیّت میں سوائے فاروقؓ

اُسکو منزل کے تعیُّن میں نہ ہو دشواری
پائے قسمت سے جو نقشِ کفِ پائے فاروقؓ

صدمۂ رحلتِ آقائے دوعالم ساجدؔ
کیسے برداشت کرے تیغِ وفائے فاروقؓ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

ہے مومنوں کے لئے خاص فیضِ عامِ عمرؓ
تو کافروں کے لئے تیغِ بے نیامِ عمرؓ

نبیؐ کے عشق کا معیار سیرتِ فاروقؓ
نبیؐ کی طاعتِ بے شرط صبح و شامِ عمرؓ

علی ہیں خُسر تو دامادِ رحمتِ عالم
تو کیسے فرض نہ ہو سب پہ احترامِ عمرؓ

حضور مجھ کو بھی محشر میں جام کوثر کا
ملے بنامِ ابو بکرؓ یا بنامِ عمرؓ

وسیع دامنِ لطف اور دراز دست عطا
کسی کی آس نہ توڑیگا فیضِ عامِ عمرؓ

Scanned by CamScanner

یہی ہے عدل، مساوات اسکو کہتے ہیں
وہ خود زمین پہ اور لوگ ہیں بلند مقام

مخالفوں کے لئے بھی دعائیں ہیں کرتے
یہ حق کا قول ہے ساجد ہے احترام عمر

☆رضؓ

ہمیشہ پیشِ خدا خم سرِ نیازِ عمرؓ
پُراز وِلائے نبیؐ قلبِ پاکبازِ عمرؓ

جو ہوتا بعدِ محمدؐ نبی عمرؓ ہوتے
یہی ہے سارے صحابہ میں امتیازِ عمرؓ

بہ پشتِ شتر غلام و پیادہ پا فاروقؓ
منم فدائے ادائے گدا نوازِ عمرؓ

وہاں پہنچنے نہ دیگی ہماری پستیِ ذہن
بچھی ہوئی ہے جہاں مسندِ فرازِ عمرؓ

نبیؐ کے ساتھ رہے بیشتر مواقع پر
نہ جانے کیا تھے نبیؐ سے نیازوناز عمرؓ

Scanned by CamScanner

ہزار دافعِ فتنہ قدِ قلیلِ علیؓ
پُراز ہزار حکَم قامتِ درازِ عمرؓ

وہ بے حسی ہے کہ تمیزِ خیر و شر نہ رہی
پھرآج چاہیئے عزمِ عمل طرازِ عمرؓ

منافقوں پہ شدید اور مومنوں کے لئے
سکونِ قلب ونظر خوئے دل گدازِ عمرؓ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

کافروں کے حق میں تیغِ بے اماں حضرت عمرؓ
مومنوں کے واسطے آرامِ جاں حضرت عمرؓ

شرعِ دینِ مصطفیٰؐ کے پاسباں حضرت عمرؓ
قابلِ تقلید نزدِ عاقلاں حضرت عمرؓ

شاملِ ہر فیصلہ رہتی تھی ان کی مشورت
ہمدم و ہمرازِ شاہِ مرسلاں حضرت عمرؓ

صاحبِ معراج کا اور ان کا روضہ ایک ہے
اس تقرب سے ہوئے عرش آستاں حضرت عمرؓ

گر نبی ہوتا کوئی بعدِ محمد مصطفیٰؐ
قولِ سرورؐ ہے کہ ہوتے بے گماں حضرت عمرؓ

Scanned by CamScanner

عدل میں بے مثل امورِ سلطنت میں بے عدیل
شاہ کارِ دستِ قدرت بے گماں حضرت عمرؓ

اُن کو شاہِ دیں سے قرب اتنا ہے نزدِ عاشقاں
جانِ جاناں سرورِ دیںؐ، جانِ جاں حضرت عمرؓ

آپ سے ہے رشتہ داری ہر مسلماں کو نصیب
آپ کی دختر جو ہیں امت کی ماں حضرت عمرؓ

ساجدؔ عاصی کو یہ امید ہے روزِ جزا
آپ کا دامن بنے گا سائباں حضرت عمرؓ

Scanned by CamScanner

# مناقب

## حضرت عثمان غنیؓ

Scanned by CamScanner

☆

اُنکا در اہلِ وفا کی حسرتوں کا آئینہ
اُنکا کوچہ اہلِ دِل کی جنّتوں کا آئینہ

دستِ محبوبِؐ خدا ہے دستِ عثمانِ غنیؓ
بیعتِ رضواں ہے اُنکی عظمتوں کا آئینہ

اُنکی دولت کام آئی ہے ہر آڑے وقت پر
دین کی شوکت ہے اُنکی خدمتوں کا آئینہ

نام اُنکا جب ہوا ہے زینتِ فردوسِ گوش
بن گیا ہے قلب، حق کی آیتوں کا آئینہ

قدسیوں کا زہد و تقویٰ اُنکے تقویٰ پر نثار
اُنکی سیرت انبیا کی سیرتوں کا آئینہ

Scanned by CamScanner

مجھ کو اہلِ بیت و اصحابِ نبیؐ سب سے ہے ربط
ایک دِل میرا ہے کتنی نسبتوں کا آئینہ

وہ ہیں ساجدؔ ناشرِ قرآں، خریدارِ جناں
یہ مراتب ہیں اُنھیں کی رفعتوں کا آئینہ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

قربت بھی ملی تم کو قرابت بھی ملی ہے
اور بعدِ نبی اُنکی خلافت بھی ملی ہے

عثمانِ غنیؓ آپکی دولت کی بدولت
شوکت بھی ملی دین کو وسعت بھی ملی ہے

آئی ہیں نبیؐ زادیاں دو، عقد میں اُنکے
دنیا میں کسی کو یہ فضیلت بھی ملی ہے ...؟

کنجوس ہوا کرتے ہیں زردار عموماً
عثماںؓ کو مگر شانِ سخاوت بھی ملی ہے

آقا سے لقب پایا ہے عثمانِ غنیؓ کا
اور ساتھ ہی جنت کی بشارت بھی ملی ہے

Scanned by CamScanner

عثمانؓ کو پیمبر کی نیابت کے علاوہ
قرآں کی اشاعت کی سعادت بھی ملی ہے

قسمت اسے کہتے ہیں یہ ہوتا ہے مقدر
کردار کے غازی کو شہادت بھی ملی ہے

عثمانؓ عجب شان کے ٹھہرے ہیں مجاہد
شرکت بھی نہ کی اور غنیمت بھی ملی ہے

عثمانؓ کا یہ خوں ہے اسے رکھنا ہے محفوظ
قرآں کے علاوہ یہ امانت بھی ملی ہے

صرف اُن سے عقیدت ہی نہیں ہے مجھے ساجدؔ
عثمانؓ کی مدحت کی سعادت بھی ملی ہے

Scanned by CamScanner

☆

اُنکی صورت علم کی شمعیں فروزاں کر گئی
اُنکی سیرت کفر کی زلفیں پریشاں کر گئی

ایسی دولت جس نے دنیا میں خریدا خُلد کو
اور مسلمانوں کی آسائش کا ساماں کر گئی

اُنکی زوجیّت میں آئیں دو پیمبر زادیاں
یہ فضیلت اور بھی دنیا کو حیراں کر گئی

بن گئی شانِ خلافت شانِ عثمانِ غنیؓ
اُنکی شوکت باالیقیں تزئینِ ایماں کر گئی

اہلِ دِل شائستۂ غم ہو گئے اُنکے طفیل
اُنکی قربانی نشاطِ غم کا ساما ں کر گئی

Scanned by CamScanner

اُنکے حق میں سرورِ دیں سے بشارت خُلد کی
عظمتوں کو ان کی دنیا میں نمایاں کر گئی

ہیں وہی تو جامعِ آیاتِ قرآنِ حکیم
اُنکی یہ حکمت علاجِ دردِ عِصیاں کر گئی

انبیا کتنے ہوئے لیکن غنی کہلائے وہ
اک نگاہِ مصطفےٰ ؐ عثماں کو عثماںؓ کر گئی

ناخُنِ دستِ کرم نے خارِ غم سے دی نجات
اک نگاہِ لطف، تسکینِ دل و جاں کر گئی

میری کج فہمی مُسلّم میری کم علمی عیاں
منقبت خوانی کے لائق مدحِ عثماںؓ کر گئی

مجھ کو ساجدؔ شکوۂ کوتاہیِ داماں ہوا
مجھ پہ وہ چشمِ کرم اِس درجہ احساں کر گئی

Scanned by CamScanner

☆

دستِ عثمانِ غنی کو دستِ پیغمبر کہو
دستِ پیغمبرؐ کو دستِ خالقِ اکبر کہو

تم عمرؓ کو عزم کی تلوا ر کا جوہر کہو
اور عثماںؓ کی حیا کو دین کا زیور کہو

اُن سے نسبت ہو جسے اُنسے ہو جسکو واسطہ
اُسکو قسمت کا سکندر، بخت کا یاور کہو

بیعتِ رضواں سے کیا ظاہر نہیں اُنکا علو
جو کہو تفسیرِ قرآنِ مبیں پڑھ کر کہو

دو پیمبر زادیاں منسوب عثماںؓ کو ہوئیں
کون ہے اس ضمن میں عثمانؓ سے بڑھ کر، کہو

زندگی میں جنکو جنت کی بشارت مل گئی
اُن میں کیا عثماںؓ نہیں حق کی قسم کھا کر کہو

Scanned by CamScanner

تم اگر عثمانؓ کو دیکھو چشمِ حق آگاہ سے
حِلم کی تصویر، صبر و ضبط کا پیکر کہو

زندگی میں بھی وہ ساتھی اور رفیقِ خلد بھی
اُنکو محبوبِ حبیبؐ خالقِ اکبر کہو

وہ خریدیں بیرِ رومہ اور ہوں پیاسے شہید
ایسے پیاسے کو شہیدِ ساقیِ کوثر کہو

چاند کی اُنکے رخِ انور سے کیا تمثیل ہے
اُنکی گردِ پا کے ذروں کو مہ و اختر کہو

ایک کی بھی اقتدا ساجدؔ کرو تو ہو نجات
سارے اصحابِ نبیؐ کو دین کا رہبر کہو

Scanned by CamScanner

☆

جانِ استقلال و ایثارو وفا عثمانؓ ہیں
پیکرِ ایمان و تسلیم و رضا عثمانؓ ہیں

دس مسلماں جنکو جنت کی بشارت دی گئی
ایک اُن میں حاملِ بختِ رسا عثمانؓ ہیں

بے گناہی کی قسم خونِ شہیداں کی قسم
پیکرِ مظلومی و صبر و رضا عثمانؓ ہیں

باب ہیں مولا علیؓ بنیاد شیخینِؓ کرام
اور ستونِ قصرِ دینِ مصطفیٰؐ عثمانؓ ہیں

بیعتِ رضواں میں ہے دستِ نبیؐ عثمانؓ کا ہاتھ
یعنی محبوبِ حبیبِؐ کبریا عثمانؓ ہیں

Scanned by CamScanner

بیرِ رومہ دے کے سودا کر لیا فردوس کا
کیسے ذہنِ راست سے آراستہ عثمانؓ ہیں

اُنکی زوجیّت میں آئیں دو پیمبر زادیاں
اِس شرف میں سب صحابہ سے سِوا عثمانؓ ہیں

حضرت مولا علیؓ ہیں حضرت عثمانؓ کے بعد
بعدِ بو بکرؓ و عمرؓ ذی مرتبہ عثمانؓ ہیں

خُلق بھی ساجدؔ وہی شانِ سخاوت بھی وہی
سیرتِ سرکارؐ کا اک آئینہ عثمانؓ ہیں

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

ایسی مدحت کر نہیں سکتا کوئی عثمانؓ کی
مدح جیسی کر گئے ہیں خود نبیؐ عثمانؓ کی

کامیاب ایسی کہ جنت کی بشارت مل گئی
زندگی تو زندگی تھی واقعی عثمانؓ کی

کر دیا حسنینؓ کو معمور بہرِ حفظِ جاں
جانتے تھے منزلت حضرت علیؓ عثمانؓ کی

کون ہے دوبار جو دامادِ پیغمبر بنا
ڈھونڈ کر تمثیل لائے تو کوئی عثمانؓ کی

مدحِ شیخین و علیؓ اور نعتِ پیغمبرؐ کے ساتھ
بد نصیبی ہے اگر مدحت نہ کی عثمانؓ کی

Scanned by CamScanner

حسبِ خواہش آبِ شیریں پینے والوں سے کہو
یاد کر لیتے کبھی تو تشنگی عثمانؓ کی

رحمتوں کی ہوگی بارش آیئے باتیں کریں
دین کی، ایمان کی، قرآن کی، عثمانؓ کی

طرۂ تاجِ رفاقت گوہرِ کانِ خلوص
اعتبارِ مصطفیٰؐ ہے دوستی عثمانؓ کی

خونِ عثمانؓ اب بھی زندہ صفحۂ قرآں پہ ہے
معتبر کتنی شہادت ہو گئی عثمانؓ کی

دیکھئے تو اُسکی خاطر بیعتِ رضواں ہوئی
سوچئے تو جاں تھی کتنی قیمتی عثمانؓ کی

کاش ساجدؔ آج کے اہلِ دُول بھی سیکھتے
نرم گوئی سادگی دریادلی عثمانؓ کی

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

اک ادائے کبریا عثمانؓ ہیں
آئینہ در آئینہ عثمانؓ ہیں

پیکرِ حِلم و حیا عثمانؓ ہیں
جانِ تسلیم و رضا عثمانؓ ہیں

کون ہے کانِ وفا، عثمانؓ ہیں
کون ہے جانِ حیا، عثمانؓ ہیں

کون ہے دردِ معاصی کی دوا
درد خود ہی کہہ اُٹھا عثمانؓ ہیں

کسکو ہے عرفانِ غم، عثمان کو
کون ہے غم آشنا، عثمانؓ ہیں

Scanned by CamScanner

ماورائے فہم ہے اُنکا مقام
کون بتلائے کہ کیا عثمانؓ ہیں

نشرِ قرآں کارِ عثمانِؓ غنی
ذہنِ انساں کی جِلا عثمانؓ ہیں

ہیں ستونِ قصرِ احکامِ خدا
شوکتِ دیں کی بِنا عثمانؓ ہیں

واقفِ سِرِّ خدا ہیں مصطفےٰؐ
رازِ دارِ مصطفےٰؐ عثمانؓ ہیں

جنکو جنت کی بشارت دی گئی
اُنمیں اک حق آشنا عثمانؓ ہیں

ہم نشینِ مصطفےٰؐ ہیں خُلد میں
حصّہ دارِ انبیا عثمانؓ ہیں

عقد میں ہیں دو پیمبر زادیاں
اعتبارِ مصطفےٰؐ عثمانؓ ہیں

Scanned by CamScanner

نام اُنکا کر لیا ہے حرزِ جاں
دافعِ رنج و بلا عثمانؓ ہیں

بے حیائی کا ہے سایہ ہر طرف
اِن اندھیروں کی ضیا عثمانؓ ہیں

مدح کا انعام ساجدؔ مل گیا
مستقل محوِ عطا عثمانؓ ہیں

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

عظمتِ حق، شوکتِ کردارِ عثمانِ غنیؓ
رحمتِ حق، سایۂ دیوارِ عثمانِ غنیؓ

پیشِ باطل، حق ہمیشہ سرخرو ہوتا رہے
ہم جو پائیں جرأتِ اظہارِ عثمانِ غنیؓ

سوچتا ہوں بیرِ رومہ کی ہیں یہ گہرائیاں
یا فرازِ عظمتِ ایثارِ عثمانِ غنیؓ

شاہ کارِ حضرتِ حق ہے جو قرآنِ مبیں
نشرِ قرآنِ مبیں شہکارِ عثمانِ غنیؓ

بیعتِ رضواں نے دنیا پر یہ ثابت کر دیا
دستِ احمدؐ دستِ گوہر بارِ عثمانِ غنیؓ

اُس نے ساجدؔ صورتِ ایماں مُجسّم دیکھ لی
جس نے پائی دولتِ دیدارِ عثمانِ غنیؓ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

مصطفےٰؐ کی آنکھ کا تارا ہیں عثمانِ غنیؓ
سر بسر محبوبِ حق گویا ہیں عثمانِ غنیؓ

عقد میں اُنکے ہی آئیں دو پیمبر زادیاں
اس صفت سے متّصف تنہا ہیں عثمانِ غنیؓ

خصلتیں ویسی ہی،خوویسی ہی، باتیں بھی وہی
خُلقِ شاہِ دیں کا آئینہ ہیں عثمانِ غنیؓ

مژدۂ جنت اُنھیں تو زندگی میں مل گیا
ساری تنقیدوں سے مستثنیٰ ہیں عثمانِ غنیؓ

حرف اِسکی آن پر آئے نہ اے انسانیت
تیرے ہاتھو ں میں یدِ بیضاء ہیں عثمانِ غنیؓ

Scanned by CamScanner

راہِ حق میں مال و زر دینے کا جو کچھ اجر ہے
اُس سے واقف مصطفیٰؐ ہیں یا ہیں عثمانِ غنیؓ

پیرِ رومہ اب بھی گویا ہے بہ آوازِ بلند
مرحمت کا، جود کا دریا ہیں عثمانِ غنیؓ

خرچ کے باوصف جسمیں کچھ کمی آئی نہیں
دینِ حق کا ایسا سرمایہ ہیں عثمانِ غنیؓ

جو نبیؐ کہتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم اُنکے لئے
اُنسے بہتر کون جانے کیا ہیں عثمانِ غنیؓ

ربط ساجدؔ دامنِ عثمانؓ سے کافی ہے ہمیں
دامنِ احمدؐ سے وابستہ ہیں عثمانِ غنیؓ

☆رضؓ

نبیؐ کے نام کی ہے آن عظمتِ عثمانؓ
خدا کے دین کی ہے شان شوکتِ عثمانؓ

برائے اہلِ عقیدت برائے اہلِ وفا
سکونِ قلب کا سامان مدحتِ عثمانؓ

برائے خدمتِ دینِ نبیؐ ہر اک لمحہ
نبی کے قدموں پہ قربان دولتِ عثمانؓ

ہے میری آنکھ میں وجہِ وجودِ بینائی
تمھاری دید کا ارمان حضرتِ عثمانؓ

وسیلہ معرفتِ حق کا ذاتِ سرورِ دیں
نبیؐ کی ذات کا عرفان نسبتِ عثمانؓ

Scanned by CamScanner

ہے ایک قرأتِ قرآں اُنھیں کا کارِ عظیم
بُھلائیں کیسے مسلمان خدمتِ عثماںؓ

جنھیں ذرا سا بھی ناموسِ مصطفیٰؐ کا ہے پاس
اُنھیں عزیز تر از جان عزتِ عثماںؓ

بیانِ بیعتِ رضواں کے ذیل میں لوگو
بیان کرتا ہے قرآن عظمتِ عثماںؓ

ہے اُنکا تذکرہ دیباچۂ کتابِ حیا
سخا کے باب کا عنوان سیرتِ عثماںؓ

نہ کیوں ہو ناز مقدر پہ مجھ کو اے ساجدؔ
ہیں آج گھر مرے مہمان حضرتِ عثماںؓ

☆ رضؓ

آپ کی مداح جب قدرت ہے عثمانِ غنیؓ
پھر بھلا کیا میری حیثیّت ہے عثمانِ غنیؓ

مجھ کو حاصل آپ کی شفقت ہے عثمانِ غنیؓ
آپ پر اللہ کی رحمت ہے عثمانِ غنیؓ

نشرِ قرآں آپ کی حکمت ہے عثمانِ غنیؓ
شوکتِ دیں آپ کی دولت ہے عثمانِ غنیؓ

پختگیٔ جذبۂ ایمان و ایقاں کی شناخت
آپ کی الفت بہر صورت ہے عثمانِ غنیؓ

جاگتے میں آپ کا دیدار ہو جائے نصیب
میری آنکھوں کی یہی حسرت ہے عثمانِ غنیؓ

Scanned by CamScanner

بیعتِ رضواں ہے محبوبِ خُدا کے ہاتھ پر
اور یہ بیعت آپ کی بیعت ہے عثمانِ غنیؓ

کیسے ممکن ہے کہ مومن آپ سے نفرت کریں
جب نبیؐ کو آپ سے الفت ہے عثمانِ غنیؓ

دو پیمبر زادیاں ہونے میں ازواج آپکی
ہر کسی پر آپ کو سبقت ہے عثمانِ غنیؓ

آپ کے اخلاق خُلقِ مصطفیٰؐ کا آئنہ
اُن کی عادت آپ کی عادت ہے عثمانِ غنیؓ

آپ ہوں میرے وکیل اور ہوں شفاعت پر رسولؐ
میری بخشش کی یہی صورت ہے عثمانِ غنیؓ

آپ کا ہے لطف اور ساجدؔ کی ہے خوش قسمتی
اس کے لب پر آپ کی مدحت ہے عثمانِ غنیؓ

Scanned by CamScanner

# مناقب

## حضرت علیؓ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

اُنکی نگاہِ التفات میری طرف اُٹھی تو ہے
میری نجات کی سبیل شکرِ خدا ہوئی تو ہے

کیوں دلِ زار ہے اُداس، ہے اسے بے سبب ہراس
رحمتِ مصطفیٰؐ تو ہے شفقتِ حیدری تو ہے

نادِ علیؓ کا ورد ہے روشنی دل کے گرد ہے
ذہن میں آگہی تو ہے روح میں تازگی تو ہے

عقدہ کُشائے عاصیاں راہ نمائے گمرہاں
وجہِ سکونِ قلب و جاں آپکی ذات ہی تو ہے

آپکی ذات حق شناس، میرا وجود بے اساس
کچھ نہ سہی مماثلت، نسبتِ بندگی تو ہے

Scanned by CamScanner

زیست کی بے لباسیاں اور مری ناسپاسیاں
آپکے لطفِ خاص سے آس مگر لگی تو ہے

غازۂ روئے ھل اتٰی خونِ شہیدِ کربلا
چرخ پہ صورتِ شفق جلوہ گری وہی تو ہے

وسعتِ دشتِ گمرہی قحطِ علوم و آگہی
حال بہت بُرا سہی آپکی رہ بری تو ہے

دامنِ جہل چاک ہو کفر کے سر پہ خاک ہو
کعبہ بتوں سے پاک ہو عزمِ علیؓ یہی تو ہے

ساجدِ بے نوا کو بھی دولت دید بخش دو
تابِ و تواں نہیں رہے آنکھ میں دم ابھی تو ہے

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

سلامِ شوق کہہ دیتی صبا مولا علیؓ تم سے
مجھے کرنا تھا عرضِ مدعا مولا علیؓ تم سے

ضرورت ہی نہیں ہے اب زباں سے کام لینے کی
مخاطب ہے دلِ درد آشنا مولا علیؓ تم سے

شبِ ہجرت تمھیں سے گرم تھا بستر پیمبرؐ کا
زمانے میں چلی رسمِ وفا مولا علیؓ تم سے

نبیؐ کا تم سے ربطِ خاص جو کچھ ہم سمجھتے ہیں
اُنھیں الفت تھی اس سے بھی سوا مولا علیؓ تم سے

چلی کرتی ہوئی عنبر فشانی سارے عالم میں
شمیمِ زلفِ محبوبِ خدا مولا علیؓ تم سے

Scanned by CamScanner

سلیقہ زندگی کا ہو جسے درکار دنیا میں
وہ سیکھے آکے جینے کی ادا مولا علیؓ تم سے

تمھارے نقشِ پا ہم کو پتہ دیتے ہیں منزل کا
منور ہے رہِ مہر ووفامولا علیؓ تم سے

مجھے ہے بزمِ محشر میں امید اپنی شفاعت کی
جنابِ احمدِ مختارؐ یا مولا علیؓ تم سے

خدا توفیق دے ہم کو تمھارے ساتھ چلنے کی
بچھڑ جائے نہ اپنا قافلہ مولا علیؓ تم سے

دلِ ساجدؔ یقیناً مطلعِ انوار ہو جائے
اگر کرتا رہے کسبِ ضیا مولا علیؓ تم سے

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

آئے نہ کس طرح بھلا میری زباں پہ یاعلیؓ
میری صدا پہ آئے ہیں بہر مدد سدا علیؓ

فکر پھری نگر نگر لفظ چنے گہر گہر
آپکی مدح کا مگر حق نہ ہوا ادا علیؓ

پیکرِ رحمتِ خدا راحتِ جان مصطفیٰؐ
طرّۂ تاجِ ھل اتٰی زینتِ اِنّما علیؓ

واقف راز کن فکاں راہنمائے عارفاں
نازشِ اتقیا علیؓ سرورِ اولیا علیؓ

یہ تو ہیں آخری رسول اور وہ شوہرِ بتول
کوئی نہ اور مصطفیٰؐ کوئی نہ دوسرا علیؓ

Scanned by CamScanner

شہر علومِ بحر و بر حضرتِ سیدُ البشر
اور اُسی شہر کا ہیں در حضرتِ مرتضےٰ علیؓ

دل ہے مقامِ پنجتن لب پہ ہے نامِ پنجتن
یعنی حسینؓ اور حسنؓ فاطمہؓ مصطفےٰؐ علیؓ

اُنکے ہی نام کی ہے دھوم اُنکے ہی در پہ ہے ہجوم
مجھ سے ہزار غم زدہ ایک غم آشنا علیؓ

حشر کے دن کی دھوپ میں رحمتِ حق کے روپ میں
کاش ہو سر پہ سایۂ دامنِ مرتضےٰ علیؓ

ناز کسی کو زہد پر علم پہ کوئی مفتخر
ساجدؔ بے ہنر کو ہے آپکا آسرا علیؓ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

بس اب تو صرف یہی چاہتا ہے جی مولاؑ
تمھارے در پہ گزر جائے زندگی مولاؑ

نبیؐ یہ سوچ رہے تھے کہ ہو کوئی مولاؑ
غدیرِ خم میں اچانک کہا علی مولاؑ

تھا کون پوچھنے والا ہم ایسے پیاسوں کو
تمھیں نے دی ہے فقط دادِ تشنگی مولاؑ

تمھیں تو تھے شبِ ہجرت نبیؐ کے بستر پر
جہاں میں تم سے ہی رسمِ وفا چلی مولاؑ

وِلا تمھاری اور الفت تمھارے گھر بھر کی
ہمارے پاس تو دولت ہے بس یہی مولاؑ

Scanned by CamScanner

تمھارے در کے گداؤں نے اک زمانے کو
سکھا دئے ہیں رہ و رسمِ سروری مولاؑ

مجھے شعور نہ تھا سجدہ ریز ہونے کا
تمھارے در نے سکھائی ہے بندگی مولاؑ

ہو شہرِ علمِ نبیؐ کا تمھیں تو دروازہ
تمھیں سے پائی ہے دنیا نے آگہی مولاؑ

تمھارے غم نے سنوارا ہے جنکی فطرت کو
بنے ہیں دہر میں وہ لوگ آدمی مولاؑ

رہِ حیات کی دشواریاں ڈریں ہم سے
رہے زباں پہ جو مولا علیؑ علی مولاؑ

مصیبتوں سے بچانا تو اُنکی فطرت ہے
پکارو دل سے تو آجائینگے ابھی مولاؑ

تمھاری مدح نے ساجدؔ سے بے بضاعت کو
عطا کیا ہے شعورِ سخنوری مولاؑ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

مجھے راستہ ملا ہے تری رہبری سے مولاؓ
سوئے خلد جا رہا ہوں میں تری گلی سے مولاؓ

یہ غدیرِ خم کے موقع پہ زمانہ دیکھتا تھا
کھُلی جب زبانِ رحمت ہوئے تم علی سے مولاؓ

نہ ملے مجھے ضمانت سرِ حشر مغفرت کی
ترے غم پہ ہوں نہ راضی میں اگر خوشی سے مولاؓ

تری بندگی کی قیمت کوئی میرے دل سے پوچھے
مجھے زندگی ملی ہے تری بندگی سے مولاؓ

تری یاد نے دیا ہے وہ سکونِ قلب مجھکو
کہ نجات مل گئی ہے غمِ زندگی سے مولاؓ

Scanned by CamScanner

مری تشنگی کا عالم مرا ساتھ دے رہا ہے
تمھیں دُکھ ضرور ہوگا مری تشنگی سے مولاؑ

نہ بہک سکوں گا ساجدؔ میں کبھی رہِ وفا سے
کہ بچائینگے یقیناً مجھے گُمرہی سے مولاؑ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

بازوئے نبی دستِ خدا حیدرِ کرارؓ
کیا شان ہے اے صلِّ علیٰ حیدرِ کرارؓ

ہر درد کی ہر غم کی دوا حیدرِ کرارؓ
ہر ٹوٹے ہوئے دل کی صدا حیدرِ کرارؓ

اے راہ برِ راہِ وفا حیدرِ کرارؓ
اے بندۂ اللہ نما حیدرِ کرارؓ

آخر ہوا اب وقت مرا حیدرِ کرارؓ
اب دیجئے دامن کی ہوا حیدرِ کرارؓ

جامِ مئے کوثر ہو عطا حیدرِ کرارؓ
کچھ تو مری مدحت کا صِلہ حیدرِ کرارؓ

Scanned by CamScanner

آنکھوں میں دم اٹکا ہے پئے شوقِ زیارت
آجایئے بالیں پہ ذرا حیدرِ کرارؓ

ہیں اہلِ وِلا کے لئے آئینۂ منزل
یہ آپکے نقشِ کفِ پا حیدرِ کرارؓ

زلفوں سے اُڑ ا لائیو تھوڑا سا تعطّر
مل جائیں جو اے بادِ صبا حیدرِ کرارؓ

تم نورِ خدا نورِ محمدؐ کے امیں ہو
تم سا کوئی دیکھا نہ سنا حیدرِ کرارؓ

ساجدؔ کو ہوئی تنگیِ داماں کی شکایت
ہے آپکی وہ طرزِ عطا حیدر کرارؓ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

پرتوِ نورِ خدا جلوۂ رخسارِ علیؓ
رحمتِ حق کی گھٹا گیسوئے خمدارِ علیؓ

آج تک اُسکے تعطّر سے معطّر ہیں دماغ
دونوں عالم سے نرالا ہے چمن زارِ علیؓ

عمر بھر پھر مجھے احساسِ غمِ زیست نہ ہو
کاش مل جائے مجھے سایۂ دیوارِ علیؓ

شبِ ہجرت اُنھیں بالکل بھی نہ تھی جان کی فکر
اس سے کر لیجئے اندازۂ کردارِ علیؓ

اُسکو مل جائے مسیحائے زمانہ کا لقب
کوئی ہو جائے مقدر سے جو بیمارِ علیؓ

Scanned by CamScanner

اُنکی ہر بات سے ملتا ہے ہمیں درسِ وفا
لفظِ ایثار کی تفسیر ہے کردارِ علیؓ

وہاں ایمان کی دولت یہاں ایماں کی جلا
وہ ہے دربارِ رسالت یہ ہے دربارِ علیؓ

آئی تائیدِ نبیؐ اُنکی طرف سے پہلے
دین کی فتح کا آغاز ہے اقرارِ علیؓ

صدقہ حسنینؓ کا ساجدؔ کو بھی یا رب مل جائے
یہ بھی ہے ایک گدائے درِ سرکارِ علیؓ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

صاحبِ خُلق آپ، میں خود سر، علیِ مرتضےٰؓ
مالکِ خُلد آپ، میں بے گھر، علیِ مرتضےٰؓ

قطع جس نے کر دیا باطل کو حق سے بے دریغ
ہیں اُسی تلوار کا جوہر علیِ مرتضےٰؓ

کچھ اُنھیں جانیں تو بس جانیں ابوبکرؓ وعمرؓ
میرے عقل و فہم سے باہر علیِ مرتضےٰؓ

گردشِ ایام پھر مجھ سے الجھنا بھول جائے
ہوں اگر میری حمایت پر علیِ مرتضےٰؓ

ذہن میں ڈھلتا ہے جو اک عکسِ کردار نبیؐ
ہیں اُسی تخئیل کا پیکر علیِ مرتضےٰؓ

Scanned by CamScanner

حیدرِ صفدر مشیرِ خاصِ شیخینؓ کرام
قوتِ بازوئے پیغمبرؐ علیِ مرتضےٰؓ

آپکے آگے اُکھڑ جاتے ہیں فوجوں کے قدم
آپ ہیں اپنی جگہ لشکر علیِ مرتضےٰؓ

ہمرہی تو مل گئی صدیقؓ کو ہجرت کی شب
اور نبی کا آپکو بستر علیِ مرتضےٰؓ

اے خوشا تقدیر ہم پر آپکا دامانِ لطف
آپ پر تطہیر کی چادر علیِ مرتضےٰؓ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

ھل اتٰی پڑھئے سخاوت دیکھئے
اِنّما پڑھئے طہارت دیکھئے

آپ اپنی شانِ رحمت دیکھئے
میرے عصیاں کی طرف مت دیکھئے

گود کے پالے بھی اور داماد بھی
اُنکی قربت اور قرابت دیکھئے

اُنکی عظمت کا ہے چرچا عرش پر
فقر اور فاقہ کی شوکت دیکھئے

یہ عبادت ہے بقولِ مصطفےٰؐ
دیکھئے حیدرؓ کی صورت دیکھئے

Scanned by CamScanner

پہلے اُنکو دیکھئے پھر آئینہ
اور پھر آئینہ کی حیرت دیکھئے

پیکرِ حیدرؓ میں ہے تجسیمِ نور
دست قدرت کی مہارت دیکھئے

حسرتِ دیدِ علیؓ کرنے سے قبل
آئینے میں اپنی صورت دیکھئے

پا لیا میں نے غلامی کا شرف
میرے جان و دل کی قیمت دیکھئے

اک صدا پر میری مولا آگئے
جذبۂ دل کی کرامت دیکھئے

ساجدؔ اسمیں خلد بھی فردوس بھی
اُنکے کوچے کی یہ وسعت دیکھئے

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

سرورِ دیں سے ملا خالقِ اکبر کا پتہ
درِ حیدرؓ سے ملا کوئے پیمبرؐ کا پتہ

ایک ہی گھر کے تو دونوں ہیں یہ رہنے والے
جو محمدؐ کا پتہ ہے وہی حیدرؓ کا پتہ

چاہتے ہو جو نبیؐ کو تو علیؓ کو ڈھونڈو
مل ہی جائیگا برادر سے برادر کا پتہ

درِ حیدرؓ پہ وہ دربان بنا بیٹھا ہے
بس یہ کافی ہے مقدر کے سکندر کا پتہ

زندگی کے لئے درکار ہے بھیک اُس در کی
بندگی کے لئے درکار ہے اُس در کا پتہ

Scanned by CamScanner

مہر و مہہ روز ضیا مانگ کے لے آتے ہیں
اِنکو معلوم ہے اُس چہرۂ انور کا پتہ

برسرِ کار ہوئی قوتِ بازوئے علیؓ
نہ رہا فرشِ زمیں پر درِ خیبر کا پتہ

لووہ مصروفِ وِغا ہو گئے حیدرؓ ساجدؔ
اب نہ مرحب کا پتہ کوئی نہ عنتر کا پتہ

Scanned by CamScanner

☆ رضؓ

آنکھ میں عکسِ علیؓ سر میں ہے سودائے علیؓ
لب پہ ہے نامِ علیؓ قلب میں ہے جائے علیؓ

مایۂ گل بدنی جسمِ دلآ رائے علی
رشکِ سروِ چمنی قامتِ بالائے علیؓ

حشر میں سب سے جُدا شوکتِ شیدائے علیؓ
زینتِ لوحِ جبیں گردِ کفِ پائے علیؓ

کربلا تجھ پہ جو روندے گئے گلہائے علیؓ
اب بھی آتی ہے صدا ہائے علیؓ ہائے علیؓ

عشقِ حیدرؓ میں اِلٰہی وہ مقام آجائے
میری خواہش بھی وہی ہو جو ہو ایمائے علیؓ

Scanned by CamScanner

کچھ بتانے کی ضرورت ہی نہیں اُنکے حضور
واقفِ حال ہے جب دیدۂ بینائے علیؓ

بخدا تم کو عبادت کا مزہ آئیگا
میری آنکھوں سے تو دیکھو رخِ زیبائے علیؓ

سجدۂ شکر کرے منزلِ مقصد پا جائے
سر مرا پائے اگر نقشِ کفِ پائے علیؓ

لفظ آمادۂ گویائی نظر آتے ہیں
زندگی بخش ہیں گویا لبِ گویائے علیؓ

اپنی صورت کبھی آئینہ میں دیکھی ساجدؔ
ایسی ہوتی ہی نہیں صورتِ شیدائے علیؓ

Scanned by CamScanner

☆ رضؓ

جاں کے لئے قرار محبت علیؓ کی ہے
دولت سکونِ دل کی بدولت علیؓ کی ہے

ہم کو پتہ ہے اُنکا پتہ ہم سے پوچھئے
ٹوٹے ہوئے دلوں میں سکونت علیؓ کی ہے

کیوں سج رہے ہیں آج زمین و فلک تمام
تقریب ہے یہ کیسی، ولادت علیؓ کی ہے

وہ دیں کی مملکت ہو کہ دنیا کا انتظام
سرکار ہے نبیؐ کی وزارت علیؓ کی ہے

پروانۂ جناں ہے مرے پاس دوستو
الفاظ ہیں نبیؐ کے کتابت علیؓ کی ہے

Scanned by CamScanner

دیکھے تو کوئی میرے تصور کا یہ کمال
رہتا ہوں جس گلی میں وہ حضرت علیؓ کی ہے

دیتے ہیں ہم صدا اُنھیں آتے ہیں وہ سدا
عادت ہے وہ ہماری یہ عادت علیؓ کی ہے

کم عقل و کوربیں کو بھلا اُنسے کیا غرض
اہلِ دل و نظر کو ضرورت علیؓ کی ہے

تم کس کے ہو غلام، علیِ ولی کے ہیں
حاصل ہے تم کو کس کی حمایت علیؓ کی ہے

روکو نہ ہم کو خلد بریں سے ملائکہ
دیکھو ہمارے پاس اجازت علیؓ کی ہے

اپنے سبھی غلاموں کو وہ بخشوائیں گے
ساجدؔ ازل کے دن سے یہ نیّت علیؓ کی ہے

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

وہ آسمانِ عشق کے بدرِ منیر ہیں
سلطان اولیا ہیں وہ پیروں کے پیر ہیں

ہر مرحلے میں وہ شہِ دیں کے مشیر ہیں
ہارونؑ کی طرح وہ نبیؐ کے وزیر ہیں

یہ کاروانِ عشق ہے مولا امیر ہیں
دنیا کے راہبر بھی یہاں راہ گیر ہیں

جو مستند غلام ہیں اُنکی تو بات کیا
اُنکے تو در کے سارے گدا بے نظیر ہیں

میری سپر ہے گردشِ ایام اُنکا نام
سب بے اثر ہیں پاس ترے جتنے تیر ہیں

Scanned by CamScanner

پوچھے گا جب کوئی کہ جناں کیسے مل گئی
کہدینگے اہلِ بیت کے در کے فقیر ہیں

اب تو کرم میں اپنے نہ تاخیر کیجئے
مولا مری حیات کے لمحے اخیر ہیں

آفاقیت تو بس اسی غم کو نصیب ہے
سب غم غمِ حسینؓ کا عُشرِ عشیر ہیں

آزادِ رنج و غم ہیں مقدر ہے کامیاب
ساجدؔ ہم اُنکی زلفِ سیہ کے اسیر ہیں

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

ذہنوں میں عقل و فہم کی نشو و نُما علیؓ
سینوں میں عشقِ سرورِدیں کی بِنا علیؓ

روحِ روانِ انجمنِ اصفیا علیؓ
پیرِ مغانِ میکدۂ اولیا علیؓ

مشکل میں کون کس سے یہ کہتا ہے یہ کہو
بے ساختہ زباں سے نکلتا ہے 'یا علیؓ'

وہ فقر جسکو فخر کہا تھا رسولؐ نے
اُس کائناتِ فقر کے فرمانروا علیؓ

حق بین و حق شناس،حق آگاہ، حق نما
یہ قولِ حق ہے حق سے نہ ہونگے جدا علیؓ

Scanned by CamScanner

اربابِ عقل و فہم کا مقصود بالیقیں
بالاتفاق قبلۂ اہلِ وفا علیؓ

بولے رسولؐ دیکھ کے حیدر کو غمزدہ
غم مت کرو، نماز نہ ہوگی قضا علیؓ

اللہ کو نماز تمھاری عزیز ہے
سورج پلٹ کے آئیگا تم دیکھنا علیؓ

بحرِ الم میں بہرِ اِعانت وہ آئینگے
ہیں ناخدائے کشتیِ دینِ خدا علیؓ

تم بھی پکارو دل سے تو تشریف لائینگے
آتے رہے ہیں میری صدا پر سدا علیؓ

رحمت کا، علم و فہم کا، فضلِ عمیم کا
پیکر بنا کے نام خدا نے رکھا علیؓ

ساجدؔ ہے جیسے ایک خدا ایک مصطفیٰؐ
ایسے ہی دوجہاں میں نہیں دوسرا علیؓ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

ہے نبیؐ کا قول وہ ہیں آشنائے بوترابؓ
ہے عبادت دیدِ روئے حق نمائے بو ترابؓ

بوترابی ہوں تو کیوں ہوگی مری مٹی خراب
بخشوا لیگی قیامت میں وِلائے بوترابؓ

شکوۂ تاخیرِ الطاف و کرم بیکار ہے
تم نے کب دل سے پکارا اور نہ آئے بوترابؓ

سب سے پہلے بت شکن اور حامیِ شاہِ زمن
ہے بِنا بت توڑنے کی بر بِنائے بوترابؓ

اُسکے آگے طالبِ امداد ہیں اہلِ جہاں
کامیابِ دین و دنیا ہے گدائے بوتراب

جسکے مولا ہیں نبیؐ اُسکا ہے مولا اور کون
کہہ اُٹھینگے سب کے سب اپنے پرائے، بوترابؓ

گتھیوں میں زندگی اُلجھی ہوئی ہے آجکل
المدد اے ناخنِ عقدہ کشائے بوترابؓ

اے دلِ مضطر سنبھل اے جانِ بے کل صبر کر
آنیوالے ہیں، وہ آتے ہیں، وہ آئے بوترابؓ

زلفِ پیغمبرؐ پریشاں چشمِ پیغمبرؐ پُر آب
ہائے کسنے روندڈالے غنچہ ہائے بوترابؓ

یہ نشانی حشر میں کافی ہے بخشش کے لئے
ہو سجی ماتھے پہ ساجدؔ خاکِ پائے بوترابؓ

رضؓ

رازِ ہستی کیوں کسی ناآشنا سے پوچھئے
چلئے میرے ساتھ مولا کے گدا سے پوچھئے

خار کی لذت کسی مجنوں ادا سے پوچھئے
لطفِ دردِ لا دوا اہلِ وِلا سے پوچھئے

کون مایوسوں کو دیتا ہے دلاسے پوچھئے
پوچھئے بیکس کی آہِ نارسا سے پوچھئے

ماحضر کو کون رکھ دیتا ہے سائل کے حضور
میرے مولا کا توکلّ ھل اتٰی سے پوچھئے

ہو نہیں سکتی ثنا شایانِ شانِ مرتضےٰؑ
کتنا مشکل کام ہے ذہنِ رسا سے پوچھئے

Scanned by CamScanner

ہو بیاں میرا تو مجھ سے پوچھئے اُسکا سبب
کیوں ہیں وہ مولائے عالم مصطفٰےؐ سے پوچھئے

چاند ہی بتلائیگا اونچائی قدِّ ناز کی
لمس اُنکی زلف کا باد صبا سے پوچھئے

مانگئے اُنکی جبیں سے ذوق و شوقِ بندگی
نسخۂ بینائی اُنکی خاک پا سے پوچھئے

میرے مولا میں ازل سے عافیت نادیدہ ہوں
مجھ سے میرا قصۂ غم ابتدا سے پوچھئے

کیوں نجف سے آج تک اذنِ طلب آیا نہیں
پوچھنا کیا اُنسے، بختِ نارسا سے پوچھئے

آپکو مل جائیگا قراں کے لہجے میں جواب
اُنکی عظمت ھل اتٰی سے انّما سے پوچھئے

جسکا جومنصب ہو اُس سے کیجئے ویساسوال
خلد کا رستہ گدائے مرتضٰےؐ سے پوچھئے

Scanned by CamScanner

کاروبارِ عشق ہے سودو زیاں سے ماورا
یہ حقیقت کشتگانِ کربلا سے پوچھئے

ہے جنھیں اُنکا پتہ، اُنکا پتہ ملتا نہیں
شاید اِسکو ہو پتہ، بادِ صبا سے پوچھئے

آپ تک کیوں اِسنے پہنچائی نہ میری مشتِ خاک
بوترابی کی قسم، مولا ہوا سے پوچھئے

لکھ کے لے آتا ہے ساجدؔ تو فقط احوالِ دل
شاعری کا فن کسی لفظ آشنا سے پوچھئے

Scanned by CamScanner

☆ رضؓ

مستقل جاری رہیگا فیضِ عامِ مرتضےٰؓ
مستقل کرتے رہو تکرارِ نامِ مرتضےٰؓ

خاتمہ ہے جہل کا زورِ کلامِ مرتضےٰؓ
ہے شکستِ کفر تیغِ بے نیامِ مرتضےٰؓ

عام ہے سب عام لوگوں پر تو اُنکا لطفِ خاص
خاص ہے ہم عاصیوں پر لطفِ عامِ مرتضےٰؓ

کچھ تفاوت میرے ظاہر اور باطن میں نہیں
دل میں یادِ مرتضےٰؓ ہے لب پہ نامِ مرتضےٰؓ

نقل کرنے کی بہت کوشش تو کرتی ہے صبا
آنہیں سکتا اسے طرزِ خرامِ مرتضےٰؓ

Scanned by CamScanner

میرے مولا شہرِ علمِ مصطفیٰؐ کا باب ہیں
فلسفی سارے کھڑے ہیں زیرِ بامِ مرتضیٰؓ

روز محشر پیشِ ربُّ العالمیں بہرِ نجات
بس یہ کہنا ہے بہت، میں ہوں غلامِ مرتضیٰؓ

میکدہ روحانیت کا آج بھی آباد ہے
دھوم سے جاری ہے اب بھی دورِ جامِ مرتضیٰؓ

اُنکا کھائینگے تو پھر ہم گیت اُنکے گائینگے
ہم تو ہیں پروردۂ فیضِ دوامِ مرتضیٰؓ

ہے یقیناً حق تعالیٰ کو بھی اُنسے اُنسِ خاص
ہے جنھیں ملحوظ، عزو احترامِ مرتضیٰؓ

ہونگے حسنینؓ گرامی ہی وہاں تقسیم پر
جامِ کوثر مل ہی جائیگا بنامِ مرتضیٰؓ

نکہتِ حسنین بس کر شان جب اِسکی بڑھے
دل مرا ہو جائے شایانِ قیامِ مرتضیٰؓ

Scanned by CamScanner

نورِ دینِ حق حسنؓ، تنویرِ دینِ حق حسینؓ
مہرِ تابانِ علیؓ، ماہِ تمامِ مرتضےٰؓ

پیروی میں کیجئے اُنکی بسر شام و سحر
روز و شب آنکھوں میں رکھئے صبح و شامِ مرتضےٰؓ

حلِ مشکل کے لئے ساجدؔ ہر اک مشکل کے وقت
بے ارادہ لب پہ آ جاتا ہے نامِ مرتضےٰؓ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

سودا اگر ہے سر میں تو سودا علیؓ کا ہے
ارماں اگر ہے دل میں تو تنہا علیؓ کا ہے

دیکھا جو دور سے تو لکھا تھا درِ جناں
نزدیک جا کے دیکھا تو روضہ علیؓ کا ہے

سائل اہم زیادہ ہے بچوں کی بھوک سے
بخشش کا یہ عجیب طریقہ علیؓ کا ہے

قولِ نبیؐ کی رو سے عبادت میں محو ہوں
میری نظر کے سامنے چہرہ علیؓ کا ہے

لب غنچہ، زلف سنبل و قد سرو، رخ قمر
دیکھو تو سر بسر یہ سراپا علیؓ کا ہے

Scanned by CamScanner

اہلِ ہوس کو اُنکے پتے کا پتہ نہیں
ٹوٹے ہوئے دلوں میں ٹھکانا علیؓ کا ہے

میں خوش نصیب ہوں کہ سدا میرے سر پہ ہاتھ
حسنینؓ و فاطمہؓ کا نبیؐ کا علیؓ کا ہے

مشکل کہاں رہا درِ جنت میں داخلہ
پروانۂ نجات نوشتہ علیؓ کا ہے

عرفان و آگہی کی ہے خوشبو بسی ہوئی
محفل میں کوئی جاننے والا علیؓ کا ہے

جو ہو گیا تھا خدمتِ محبوب میں قضا
اللہ کو عزیز وہ سجدہ علیؓ کا ہے

سورج پلٹ کے آیا ادا ہو گئی نماز
یہ منزلت علیؓ کی یہ رتبہ علیؓ کا ہے

یہ سر بسجدہ جو دمِ آخر ہے، کربلا
یہ ہے امامِ وقت یہ بیٹا علیؓ کا ہے

Scanned by CamScanner

صدقہ پہ جس کے پلتی ہے خلقِ خدا تمام
بے آب و دانہ آج وہ کنبہ علیؓ کا ہے

بکھرے پڑے ہیں خون میں لتھڑے ہوئے بدن
پوتا کوئی ہے کوئی نواسہ علیؓ کا ہے

تاراج کرنے والو کچھ انجام سوچ لو
بستی ہے یہ نجف کی یہ روضہ علیؓ کا ہے

اُنکا کرم ہوا تو نئی بات کیا ہوئی
ساجدؔ تو اک غلام پُرانا علیؓ کا ہے

لاتا نہیں نگاہ میں یہ مشکلات کو
ساجدؔ غلام کس کا ہے، مولا علیؓ کا ہے

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

عارفِ حق سلسلہ در سلسلہ مولا علیؓ
عکس احمدؐ آئنہ در آئنہ مولا علیؓ

چشمِ رحمت ہو مری جانب ذرا مولا علیؓ
کشتگانِ کربلا کا واسطہ مولا علیؓ

آبِ بحرِ حلمِ شاہِ دوسرا مولا علیؓ
بابِ شہرِ علمِ محبوبِ خدا مولا علیؓ

رہبری جس سمت کر دے راست گامی آپ کی
ہے وہی تو راستی کا راستہ مولا علیؓ

آپ کے روئے منور کی زیارت ہو گئی
آگیا مجھ کو عبادت کا مزہ مولا علیؓ

Scanned by CamScanner

مجھ پہ جاری رکھیے اپنا پرانا لطف خاص
میں نہیں ہوں آپ کا خادم نیا مولا علیؓ

اپنی گردش چھوڑ کر سورج پلٹ کر آگیا
اب نمازِ عصر کیوں ہوگی قضا مولا علیؓ

آپ کے اعلان نے بچپن میں ہی طے کر دیا
دین کی نصرت کا پہلا مرحلہ مولا علیؓ

دین اور دنیا کا ہر اک علم ہے جس میں محیط
آگہی کا وہ مکمل دائرہ مولا علیؓ

شوکتِ فقر و توکّل، عزتِ نام خدا
قوتِ بازوئے محبوبِ خدا مولا علیؓ

تاج اقلیمِ وفا، سرتاجِ خاتونِ جناں
اور دامادِ حبیبِؐ کبریا مولا علیؓ

وہ ہیں کامل راہبر راہِ سلوک و جذب کے
پیرِ پیراں سرگروہِ اولیا مولا علیؓ

Scanned by CamScanner

ساری دنیا کو عمل کرکے بتایا آپ نے
منزلِ ''الفقر و فخری'' کا پتہ مولا علیؑ

ساجدِ مسکیں تمہارا ہی اسیر زلف ہے
اور تمہارے سر پہ تاجِ ھل اتٰی مولا علیؑ

Scanned by CamScanner

# سلام

## بحضور حضرت امام حُسینؓ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

مسلکِ عشق کا سلسلا رہ گیا
راہ رو چل دئے راستہ رہ گیا

کربلا تجھ پہ روندا گیا جسمِ شہ
کیوں نہ پھٹ کر کلیجہ ترا رہ گیا

تیر کے ساتھ ایماں گیا ہاتھ سے
حرملہ اب ترے پاس کیا رہ گیا

شہ کی خاطر فَرس نے نہ پانی پیا
آبِ دریا بھی منہ دیکھتا رہ گیا

صبحِ جنت شہیدوں کو مل بھی گئی
شامیوں کا پَرا دیکھتا رہ گیا

Scanned by CamScanner

اب عناں گیرِ ناموسِ محبوبؐ حق
ایک بیمار کا حوصلہ رہ گیا

نوکِ ہر خار شرمندہ ہے آج تک
پائے عابد پہ خونِ جفا رہ گیا

جس پہ زہرا کے آنچل نے سایہ کیا
ظالموں! اب وہ سر بے ردا رہ گیا

نورِ ایماں کا اب ہوگا ضامن یہی
یوں تو ساجدؔ فقط اک دِیا رہ گیا

Scanned by CamScanner

☆

جن کے دروازے پہ جبریل کا پہرا دیکھا
ہائے افسوس اُنہیں دشت میں تنہا دیکھا

باپ نے پیاس سے بچوں کو تڑپتا دیکھا
بیکسی تو نے کہیں اور بھی ایسا دیکھا

اک طرف سبطِ پیمبرؐ کا بڑھاپا دیکھا
ایک جانب علی اکبر کا جنازہ دیکھا

سہرے خوشیوں سے سجائے ہوئے دیکھے ہونگے
کیا کبھی خوں میں نہایا ہوا سہرا دیکھا

تیر پیوستِ گلو اور تبسم لب پر
جان دینے کا کہیں حوصلہ ایسا دیکھا

Scanned by CamScanner

نعشِ اکبرؑ سے یہ سر پھوڑ کے بولی تقدیر
میں نہ کہتی تھی یہ ہونا ہے، یہ ہوگا، دیکھا

پانی پانی نہ ہوا شرم سے دریائے فرات
وارثِ کوثر و تسنیم کو پیاسا دیکھا

مشک دانتوں میں دبائے وہیں آئے عباس
پیاس سے جب کسی مومن کو تڑپتا دیکھا

خلد میں کوثر و تسنیم لہو رنگ ہوئیں
تیر جب مشکِ سکینہ میں اُترتا دیکھا

کوہِ غم سر پہ مگر شکر لبوں پر ساجدؔ
یہ توکل، یہ قناعت، یہ بھروسا دیکھا

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

جب قافلہ حسینؓ کا اترا لبِ فرات
فرطِ خوشی میں خود سے یہ بولا لبِ فرات

یہ وارثانِ کوثر و تسنیم آئے ہیں
تجھ کو ملا ہے خلد کا رتبہ لبِ فرات

تیرا مقام اب لبِ کوثر کے پاس ہے
تیرا نصیب آج سے چمکا لب فرات

دیکھا امام کو تو فرس نے پیا نہ آب
حیوان تک میں تھا یہ سلیقہ لبِ فرات

اور اشقیا کو خوب میسر ہے آبِ سرد
روتا ہے یاد کرکے یہ نقشہ لب فرات

Scanned by CamScanner

منہ کا لعاب جسکے تھا تریاقِ تشنگی
تھا وہ بھی تین روز کا پیاسا لبِ فرات

تھا امتحانِ صبر و تحمل حسینؓ کا
پانی کا لفظ لب سے نہ نکلا لبِ فرات

اُنکا دہن تو چشمۂ آب حیات تھا
پانی لبِ حسینؓ کو ترسا لبِ فرات

لب ہائے خشکِ اصغرِ بے شیر دیکھ کر
کیا کیا نہ ٹوٹ جانے کو تڑپا لبِ فرات

جو بحرِ معصیت میں چلا تھا دمشق سے
ڈوبا یزیدیت کا وہ بیڑا لبِ فرات

زہراؑ کا چین ہے یہ محمدؐ کی جان ہے
کہتا تھا ظالموں سے یہ گونگا لبِ فرات

کیوں سر کٹائیں ہاتھ دیں باطل کے ہاتھ میں
عقل و خرد کا تھا یہ تقاضہ لبِ فرات

Scanned by CamScanner

سر گرمِ کار اُدھر تھا مگر عشقِ کارساز
اس معرکہ کو دیکھ رہا تھا لبِ فرات

آخر شکست عقل و خرد کو ہوئی نصیب
اور عشق سرخرو ہوا تنہا لبِ فرات

جو کچھ ہوا وہ نقش بر آبِ رواں نہ تھا
سب کچھ ہوا نصیب کا لکھا لبِ فرات

بچوں کی پیاس توڑنہ دے صبر کا بھرم
تھا بس یہی حسینؓ کو خدشہ لبِ فرات

ساجدؔ مگر وہ کوہِ سکون و ثبات و عزم
بے جنبشِ قدم جو کھڑا تھا لبِ فرات

Scanned by CamScanner

☆

چشمِ فطرت سے بہے تھے جو بہتّر آنسو
آنکھ سے گرتے ہیں وہ، بن کے سمندر آنسو

رونے والو ہے اگر دل میں غمِ آلِ عبا
کربلا جائینگے اِن آنکھوں سے بہہ کر آنسو

تپشِ روزِ قیامت سے بچانے کے لئے
آئینگے بہر سفارش لبِ کوثر آنسو

اہلِ غم ہیں ہمیں معلوم ہے قیمت اِنکی
ہم نہ دیں لعل و جواہر کے برابر آنسو

چشمِ زینب سے بہے تھے جو بروزِ عاشور
بنکے عنوانِ وفا بٹ گئے گھر گھر آنسو

Scanned by CamScanner

دیکھ کر نعشِ پسر شاہ کہیں رو نہ پڑیں
ورنہ لے جائینگے دنیا کو بہا کر آنسو

تر بہ تر غنچۂ و گل، شاخ و ثمر، سبزہ و برگ
ہر نئی صبح دکھاتے ہیں یہ منظر آنسو

کون یہ گریہ کناں ہوتا ہے چھپ کر ہر شب
کس کی آنکھوں سے بہا کرتے ہیں شب بھر آنسو

غمِ مظلومیِ شہ کرتی ہے ظاہر فطرت
اپنی آنکھوں سے ہر اک رات بہا کر آنسو

سن کے افسانۂ مظلومیِ عابد ساجدؔ
کسکی آنکھیں ہیں جو لے جائیں بچا کر آنسو

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

غم کے چمن کھلائے جا شام و سحر زمین پر
اشک یونہی گرائے جا دیدۂ تر زمین پر

دیکھئے بیتِ اہل بیت اہل نظر کی آنکھ سے
گرچہ فلک اساس ہے پر ہے وہ گھر زمین پر

چرخ پہ ہیں ملائکہ آہ و بکا میں مبتلا
محوِ غمِ حسینؓ ہیں جن و بشر زمین پر

خونِ حسینؓ از زمیں تا بہ فلک ہے نور پاش
اہل وفا کو اب نہیں کوئی خطر زمین پر

منظرِ سُرخیِ شفق، شبنمِ گریۂ سحر
ہوتا ہے یہ مظاہرہ شام و سحر زمین پر

نور سے ہے کھلا ہوا تیرا نصیب کربلا
بکھرے پڑے ہیں جا بجا لعل و گہر زمین پر

Scanned by CamScanner

خار جو خوں میں تر ہوئے اہلِ فلک نے چن لئے
ابنِ حسینؓ نے کیا ایسا سفر زمین پر

ہیں یہ بتولِ زادگاں لاشے جو ہیں یہ بے کفن
کوئی اِدھر زمین پر کوئی اُدھر زمین پر

پھر ہے یزیدیت کا زور شمر مچا رہا ہے شور
عزمِ حسینؓ چاہیئے بارِ دِگر زمین پر

جو حدِ ارتقا پہ تھا ناز کی انتہا پہ تھا
زانوئے مصطفیٰؐ پہ تھا ہائے وہ سرزمین پر

ساجدؔ بے عمل کے ساتھ جائیگا حبِّ پنجتن
اور تو رہ ہی جائینگے سارے ہنر زمین پر

Scanned by CamScanner

☆

آپکی چشمِ کرم مولا اسے درکار ہے
مجرئی بہرِ سلامی حاضرِ دربار ہے

چادرِ تطہیر ہے اور دستِ بد اطوار ہے
زینبِ دلگیر ہے اور شام کا بازار ہے

اک قیامت کی تپش ہے وادیِ پر خار ہے
طوق ہے زنجیر ہے اورعابدِ بیمار ہے

ظالمو کر دو اسے طوق و سلاسل سے بری
حفظِ ناموسِ نبیؐ کا اسکے سر پر بار ہے

فوجِ اعدا میں نہیں کیا اور کوئی حُر نژاد
کیا یہ ساری بھیڑ دوزخ کے لئے تیار ہے

خاک پر جو جسم ہے وہ ہے مجسّم زندگی
بر سرِ نیزہ جو سر ہے محرمِ اسرار ہے

Scanned by CamScanner

جانبِ اصغر چلا ہے تیرے ہاتھوں سے جو تیر
حرملہ یہ تیری بدبختی بروئے کار ہے

کربلا کے واقعہِ میں بعدِ شاہِ مشرقین
واقعی کردارِ زینب نقطۂ پرکار ہے

قتل گہہ میں اپنے بچوں کو سجا کر بھیجنا
کار یہ پیغمبرانہ ہے کسے انکار ہے

خطبۂ زینب کو سن کر کہہ رہے ہیں اہلِ شام
یہ تو طرزِ گفتگوئے حیدرِؑ کرّار ہے

ہے غمِ حسنین ہم خفتہ نصیبوں کو نصیب
اور یہی غم تو ہماری دولتِ بیدار ہے

اپنا غم دیدیجئے نقدِ دل و جاں کے عوض
آپکا غم زندگی کے واسطے درکار ہے

اپنے قدموں سے لگی پھرتی ہیں ساجدؔ منزلیں
نقش دل پر نقشِ پائے سیدِ ابرار ہے

Scanned by CamScanner

☆

جو جان لے رہا ہے وہ ظالم کا تیر ہے
جو مسکرا رہا ہے وہ زہرا کا شیر ہے

کہنے کو کلمہ گویوں کا جمِّ غفیر ہے
اک حُر ہے ساری فوج میں جو با ضمیر ہے

برپا ملائکہ میں ہے ہنگامۂ عظیم
آغوش میں حسینؑ کے نعشِ صغیر ہے

جو عاصیوں کو غم سے رہائی دلائیگا
وہ کربلا میں ظلم و ستم کا اسیر ہے

عباس سا جری بھی تو پانی نہ لا سکا
شاید اسی میں مرضیِ ربِ قدیر ہے

Scanned by CamScanner

جس دل میں عشقِ آلِ رسولِ خدا نہیں
دربارِ مصطفیٰؐ میں وہ دل ناپذیر ہے

ہمت میں عزمِ جنگ میں ساتھی حسینؓ کا
بے مثل ہے ہر ایک، ہر اک بے نظیر ہے

لیکن یہ تشنگی یہ نقاہت یہ بیکسی
ہونا شکارِ تیرِ قضا نا گزیر ہے

دیجئے اسے بھی صدقۂ بے شیر یا حسینؓ
ساجدؔ بھی آپ ہی کے تو در کا فقیر ہے

Scanned by CamScanner

☆

الفاظ رو رہے ہیں یہ قصّہ عجیب ہے
یہ لہجۂ سلام بھی کتنا عجیب ہے

تسخیرِ کائنات کا حربہ عجیب ہے
ہنستا ہے تیر کھا کے یہ بچہ عجیب ہے

بوڑھے، جواں ہیں موت کے سائے میں مطمئن
محبوبِ کردار کا کنبہ عجیب ہے

جب تھی رہِ فرار تو پھر کیوں ہوئے شہید
یہ سوچنے کا ڈھنگ بھی کتنا عجیب ہے

اُنکی رضا تو حق کی رضا پر تھی منحصر
محبوب اور محبّ کا یہ رشتہ عجیب ہے

Scanned by CamScanner

وہ تیر لائیں یہ چمنِ جاں کے پھول لائیں
دشمن سے جنگ کا یہ طریقہ عجیب ہے

عباس کو خدا سے جو مانگا تھا اس لئے
مولا علیؑ یہ آپکا بیٹا عجیب ہے

دانتوں سے مشک تھام لی جب شانے کٹ گئے
یہ حوصلہ یہ ہوش یہ جذبہ عجیب ہے

اکبر ہیں ہم شبیہِ نبیؐ پرتوِ علیؑ
صورت گرِ ازل کا یہ نقشہ عجیب ہے

کلیاں مسل رہی ہے کنارے پہ تشنگی
خاموش تک رہا ہے یہ عجیب ہے

مکّہ پڑے، مدینہ پڑے، کربلا پڑے
خلدِ بریں پہنچنے کا رستہ عجیب ہے

خود اُسکے در پہ مانگتے ہیں بھیک بادشاہ
ساجدؔ درِ حسینؑ کا منگتا عجیب ہے

Scanned by CamScanner

☆

حُر لشکرِ حسینؑ میں قسمت سے آملے
ذرّے زمیں کے چاند ستاروں سے جا ملے

قاسم ملے حبیب ملے عوسجہ ملے
ہمدم ملے رفیق ملے آشنا ملے

پوچھیں ہم ایک بات اگر حرملہ ملے
خندہ بہ لب تھے کتنے جو وقتِ قضا ملے

وہ تشنگی جو بر لبِ دریا نصیب ہو
کوثر کے جام ہی سے کچھ اُسکا صلہ ملے

غم حاصلِ حیات ہے لیکن مرے خدا
ہر غم بہ صورتِ غمِ آلِ عبا ملے

Scanned by CamScanner

ظالم زمانے بھر کے بھی ہو جائیں قتل اگر
اکبر کی جان کا نہ مگر خوں بہا ملے

پائی جنھوں نے آیۂ تطہیر کی سند
بازارِ شام میں وہی سر بے ردا ملے

کیا ہے جواز کہنے کا اصغر کو شیر خوار
پانی ملا نہ ماں کو، اسے شِیر کیا ملے

ساجدؔ ملیں رسولؐ، جو پالو حسینؑ کو
مل جائیں مصطفیٰؐ تو یقیناً خدا ملے

☆

جذبۂ آدمیّت کو کیا ہو گیا
خُلق و مہر و مروّت کو کیا ہو گیا

فرض تھی جنکی الفت وہ مارے گئے
پاسِ حدِّ شریعت کو کیا ہو گیا

بوسہ گاہِ نبیؐ خاک میں مل گئی
کربلا تیری غیرت کو کیا ہو گیا

کیوں نہ پھٹ کر گرا آسماں فرش پر
آسماں کی حمیّت کو کیا ہو گیا

تیر جب حلقِ اصغر میں آکر لگا
کیوں نہ آئی، قیامت کو کیا ہو گیا

Scanned by CamScanner

دیکھ کر رُوئے اکبر بہن نے کہا
میرے بھیّا کی صورت کو کیا ہو گیا

جسمِ ابنِ علیؓ ہے، یہ روندا ہوا
دوشِ احمدؐ کی زینت کو کیا ہو گیا

بنتِ زہراؓ کے سر سے ردا چھین لی
یہ پیمبر کی امت کو کیا ہو گیا

اہل کوفہ نے دھوکہ دیا برملا
اُنکے فہم و فراست کو کیا ہو گیا

ساجدؔ آلِ نبیؐ کا لٹا قافلہ
دین و ایماں کی حرمت کو کیا ہو گیا

Scanned by CamScanner

☆

آج تشریف لائے حسینؑ
آؤ کر لیں ثنائے حسینؑ

میرے لب چومتے ہیں مَلک
میں ہوں مدحت سرائے حسینؑ

میری آنکھوں کی معراج ہے
صورتِ حق نمائے حسینؑ

دم تو لے اے دلِ مضطرب
آرہے ہیں، وہ آئے حسینؑ

سرمۂ چشم، گردِ قدم
تاجِ سر، خاکِ پائے حسینؑ

Scanned by CamScanner

ہے جو مستغنیِ دو جہاں
ہاں وہی ہے گدائے حسینؑ

کیا ہو زینب اگر مانگ لے
شمر سے خوں بہائے حسینؑ

کیسے دیکھے بتا، کربلا
تو نے کرب و بلائے حسینؑ

پھٹ گیا کیوں نہ سینہ ترا
جب لہو میں نہائے حسینؑ

جب اسیروں کی گونجی صدا
ہائے عبّاس، ہائے حسینؑ

اپنے دامن کا سایہ کئے
کسکو میداں میں لائے حسینؑ

گود میں ہے یقیناً کوئی
دولتِ بے بہائے حسینؑ

Scanned by CamScanner

یہ تو ہیں اصغرِ شیر خوار
جو ہیں زیرِ قبائے حسینؑ

تیر سے حلق چھدتا ہوا
کس طرح دیکھ پائے حسینؑ

بچ کے آئینگے زین العبا
ہوگی خالی نہ جائے حسینؑ

بخش ساجدؔ کو بھی روزِ حشر
یا الٰہی برائے حسینؑ

Scanned by CamScanner

☆

ترجماں قلبِ مضطر کی ہے
یہ صفت دیدۂ تر کی ہے

کیا بیاں ہو غمِ کربلا
بات لفظوں سے باہر کی ہے

روئے کس کس کو یہ چشمِ تر
داستاں یہ بہتّر کی ہے

ہے جو صحرا میں بے خانماں
خلد، خیرات اُسی گھر کی ہے

اُنکے غم میں جو آنسو بہا
آبرو دیدۂ تر کی ہے

Scanned by CamScanner

روشنی آج اس بزم میں
اُنکے روئے منور کی ہے

کون دوزخ سے جنّت چلا
بات حرِّ دلاور کی ہے

غور سے دیکھ اکبر کو شمر
شکل و صورت پیمبر کی ہے

کچھ نظر تجھ کو آتا نہیں
کیا تری آنکھ پتھر کی ہے؟

بار یہ شہ کے بس کا ہے بس
لاش ہاتھوں پہ اصغر کی ہے

زینبِ غم زدہ ظالمو
دخت، زہرا و حیدر کی ہے

تم اسے بے ردِا مت کرو
یہ نواسی پیمبر کی ہے

Scanned by CamScanner

موت خود نوحہ گر ہے یہاں
کیا یہی لاش اکبر کی ہے

کیا بجھا پائے اسکو فرات
تشنگی یہ سمندر کی ہے

ہے یہ ناموسِ احمدؐ کا بار
پشت سجادِ لاغر کی ہے

ساجدؔ اعمال پر کر نظر
فکر کچھ روزِ محشر کی ہے؟

موت کو ہر گھڑی یاد رکھ
زندگانی تو پل بھر کی ہے

Scanned by CamScanner

# مناقب

## امام زین العابدینؓ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

ہماری لاج ہر حالت میں رکھنی ہی پڑی تمکو
وہیں مشکل ہوئی آساں جہاں آواز دی تمکو

صفاتِ احمدی اور خلق ِحیدر کا ہو مجموعہ
شبیہہ مصطفےٰؐ سمجھوں کہ تصویرِ علیؓ تم کو

ابھی مشکل کشائی کو تم آجاؤ گے مشکل میں
مرا ذمہ کوئی دل سے پکارے تو سہی تم کو

نظر ڈالو اگر کانٹو ں پہ کانٹے پھول بن جائیں
ابھی صحرا چمن بن جائے گر آئے ہنسی تم کو

ابھی تک کر رہے ہو رہبری اہلِ محبت کی
عطا کی ہے خدا نے اک نرالی زندگی تمکو

Scanned by CamScanner

تمھیں ہو ساقیِ کوثر کے پوتے مالکِ کوثر
بھلا کیسے گوارہ ہوگی میری تشنگی تم کو

مصائب نے کبھی دیکھا نہ تھا صابر کوئی تم سا
نہ تھی تکلیف کوئی جو نہ پہنچائی گئی تم کو

فرشتے محوِ ماتم تھے بشر کی فہم و دانش پر
عجب عالم تھا جب زنجیر پہنائی گئی تم کو

Scanned by CamScanner

☆رضؔ

کس لئے خوف جفا کاریِ اغیار سے ہے
ربط جب مجھ کو درِ عابدِ بیمار سے ہے

جنگ سے جسکو مشیّت نے بچائے رکھا
صحتِ دیں کا تعلق اُسی بیمار سے ہے

الفتِ آلِ نبیؐ قلب میں ہو گی موجود
واسطہ کچھ بھی اگر احمدِ مختارؐ سے ہے

رتبۂ پائے فلک بوس نہ رکھا ملحوظ
آبلہ پائی کوشکوہ سرِ ہر خار سے ہے

گونج اُٹھا دشت ترے نعرۂ حق سے عابد
عشق کی لے تری زنجیر کی جھنکار سے ہے

Scanned by CamScanner

سوزِ ایمان و یقیں ہے غمِ حسینؓ کی دین
اپنی پہچان اسی دولتِ بیدار سے ہے

عہد کوئی ہو، زمانہ ہو کوئی، دَور کوئی
رشتہ حق گوئی کا ساجدؔ رسن و دار سے ہے

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

مجھ کو معلوم ہے میں ہوں تو گنہگار بہت
حشر میں ہونگے مگر میرے طرفدار بہت

لوگ دنیا میں ہیں دنیا کے طرفدار بہت
پر مجھے خاکِ درِ عابدِ بیمار بہت

ذہنِ خوابیدۂ انساں کو جگانے کیلئے
میرے آقا تیری زنجیر کی جھنکار بہت

ہو کے بیمار، ہوئے آپ شفا بخشِ جہاں
ہم بھی ہیں آس لگائے ہوئے سرکار بہت

کوئی سجّادؒ سا رہبر انھیں مل جائے اگر
اب بھی دیوانے نظر آئیں سرِ دار بہت

Scanned by CamScanner

اس مسافر کا ذرا زادِ سفر تو دیکھو
سر پہ ہے دھول بہت پاؤں میں ہیں خار بہت

دوش کو عابدِ بیمار کے یوں حق نے چُنا
حفظِ نا موسِ پیمبرؐ تھا گر انبار بہت

روزِ محشر مرے مولا مری بخشش کا سوال
تم کو آسان بہت ہے مجھے دشوار بہت

کربلا والوں کا پھر عزم ہے درکار ہمیں
کفر ہے دین سے آمادۂ پیکار بہت

بیڑیاں پہنے ہوئے نام کی اُنکے ساجدؔ
پائے جاتے ہیں یہاں اُنکے گرفتار بہت

Scanned by CamScanner

حق گوئی اور ایثار کے معیار کی خا طر
یہ جنگ ہوئی عظمتِ کردار کی خاطر

وا اُنکے لئے دامنِ خاتونِ جناں ہے
جو اشک بہیں عابدِ بیمار کی خاطر

ہم خفتہ نصیبوں کو نصیب آپکا غم ہے
جاں دیدینگے اس دولتِ بیدار کی خاطر

مولا کی یہ مولائی تو دیکھو سرِ محشر
بے چین ہیں ایک ایک گنہگار کی خاطر

پیروں کے لئے بیڑیاں، گردن کے لئے طوق،
کی جائیگی ان تحفوں سے بیمار کی خاطر

Scanned by CamScanner

اپنوں کو وہ کیسے نظر انداز کرینگے
ارزاں ہے کرم اُنکا تو اغیار کی خاطر

لاتے نہیں خاطر میں جناں کو ترے بندے
مولا ترے اس سایۂ دیوار کی خاطر

ساجدؔ مرے اللہ نے سجا د کی جاں کو
محفوظ کیا تکملۂ کار کی خاطر

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

حق نے بھیجا تھا جسے احمدِ مختارؐ کے ہاتھ
ہم تک آئی وہ دوا عابدِ بیمار کے ہاتھ

کربلا والوں کو پیغامِ شہادت آیا
تیر کے ہاتھ کبھی اور کبھی تلوار کے ہاتھ

حرملہ تیر کے ہاتھوں تری جنت ہی گئی
اب تو نار آئیگی تجھ جیسے گنہگار کے ہاتھ

جسکو بیمار مشیت نے کیا مصلحتاً
آیا پیغامِ شفا بھی اُسی بیمار کے ہاتھ

جی میں آتا ہے کہ یوں اُنکا سراپا لکھوں
عزم کے پاؤں ہیں، سر علم کا، ایثار کے ہاتھ

Scanned by CamScanner

گردشِ وقت بڑھا ہاتھ نہ میری جانب
تو نے دیکھے نہیں شاید مرے غم خوار کے ہاتھ

ہے بلند اب بھی علَم مقصدِ شبیری کا
کٹ کے بالا ہوئے عباسِ علمدار کے ہاتھ

شق نہ ہو جائے کہیں غم سے کلیجہ ساجدؔ
آگئے چادرِ تطہیر تک اغیار کے ہاتھ

Scanned by CamScanner

کیسا یہ تزلزل ہے رہِ شمس و قمر میں
کیا آج نیا کوئی مسافر ہے سفر میں

کوئی عقبِ قافلہ کچھ ڈھونڈ رہا ہے
کیا گمشدہ فردوس ہے اس گردِ سفر میں

یاد آئیں نہ کیوں عابدِ بیمار شب و روز
زنجیر ہے اک سلسلۂ شام و سحر میں

ایثار، وفا، مہر، سخا، صبر، قناعت
کانٹوں کے علاوہ بھی ہے کچھ راہ گزر میں

اے خارِ رہِ سیّدِ سجاد ادھر آ
ہے تیری جگہ صرف مرے دیدۂ تر میں

Scanned by CamScanner

آلام پہ شکر اُنکو ادا کرتے جو دیکھا
لذت تو اُسی دن سے ملی دردِ جگر میں

آئے غمِ عابد میں جو آنسو سرِ مژگاں
اُنکی سی بھلا آب کہاں لعل و گہر میں

مظلومیِ عابدؑ پہ ہے بیساختہ گریہ
رونا کوئی عادت ہے نہ شامل ہے ہنر میں

رونا تو ہے انسان کی فطرت کا تقاضہ
خشک آنکھ تو پتھر ہے فقط میری نظر میں

ایسا ہدفِ ظلم ہو فخرِ بشریّت
لکھی تھی یہ تحقیر بھی تقدیرِ بشر میں

الفاظ کو اشکوں میں ڈبویا نہیں شاید
سوچو تو کمی کیوں ہے دعاؤں کے اثر میں

سجاد بتائینگے دعا کا لب و لہجہ
وہ محورِ تکمیل ہیں اس خاص ہنر میں

Scanned by CamScanner

پوشیدہ کوئی راز مشیّت ہے یقیناً
آ ہی نہیں سکتا یہ کبھی فہمِ بشر میں

بازو رسن آراستہ، پا بستۂ زنجیر
بس ہے یہ مزہ صبر و قناعت کے ثمر میں

ساجدؔ کو جو سجّاد سے نسبت ہے تو پھر کیوں
ہلکان کرے جان کو دوزخ کے خطر میں

Scanned by CamScanner

☆ رضؓ

پائے سجاد کی زنجیر بہت بھاری ہے
مستزاد اُسپہ کئی روز کی بیماری ہے

طوق آویزِ گلو، دست مزیّن بہ رسن
عشق کا معرکہ سر کرنے کی تیاری ہے

میں ہوں بیمار تو ہے ذہن بھی بیمار مگر
مدحِ بیمار تو خود دافعِ بیماری ہے

از رہِ ظلم جو ہیں بستۂ زنجیرِ ستم
انھیں ہاتھوں میں تو اس دہر کی مختاری ہے

حشر تک کے لئے مجروح ہوئی روحِ جفا
وار معصوم تبسم کا بہت کاری ہے

Scanned by CamScanner

بار بار عابدِ مضطر کی دعائیں پڑھئے
یہ بھی اک شکلِ نزولِ کرمِ باری ہے

آج ہے قوتِ حق حامیِ عابد ورنہ
بار ناموسِ پیمبر کا بہت بھاری ہے

سب سے کہتی ہے یہی سرخیِ نوک ہر خار
یہ لہو سرخیِ مضمونِ وفاداری ہے

صحتِ فکر اور آسودگیِ قلب و دماغ
ایک بیمار کا یہ صدقۂ بیماری ہے

اُنکے دربارِ گہر بار میں اے باد صبا
بار پانے کی ہماری بھی کبھی باری ہے

رہنما بنتا ہے سوزِ دلِ عابدؓ ساجدؔ
دل میں زندہ اگر ایمان کی چنگاری ہے

Scanned by CamScanner

☆رح

(منقبت حضرت زینبؓ)

ہمتِ جنبشِ لب کہاں
میں کہاں مدحِ زینبؓ کہاں

وہ تو گفتارِ زینبؓ میں تھا
لہجۂ مرتضےٰؓ اب کہاں

اُنکے دربارِ دُربار میں
جرأتِ عرضِ مطلب کہاں

وہ تو کہئے اُنھیں علم ہے
چاہئے کس کو، کیا، کب، کہاں

صرف طاری ہیں تاریکیاں
قید میں دن کہاں شب کہاں

Scanned by CamScanner

یہ امیرانِ دربارِ شام
مرتبہ دانِ زینبؓ کہاں

ارضِ طیبہ، نجف، کربلا
باغِ جنّت میں یہ سب کہاں

سر پہ ہو اُنکے قدموں کی دھول
ساجد اپنا یہ منصب کہاں

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

(منقبت حضرت علی اصغرؓ)

فرض اہل وفا پر ہے اکرامِ علی اصغرؓ
قربانیِ جاں جانِ پیغامِ علی اصغرؓ

کوہِ الم وکلفت ذرہ نظر آتا ہے
لب پر مرے آتا ہے جب نامِ علی اصغرؓ

چھ ماہ میں جینا بھی مرنا بھی سکھا ڈالا
صدیوں کا بھرم یہ چند ایّامِ علی اصغرؓ

لڑنے کے لئے رن میں اس شان سے آئے ہیں
بس ایک تبسم ہے صمصامِ علی اصغرؓ

یوں تو وہ ابھی پیروں چلنا بھی نہیں سیکھے
پر خلد کی منزل ہے دوگامِ علی اصغرؓ

Scanned by CamScanner

آغازِ مکافاتِ اعمال ہے قاتل کو
لکھا ہوا یہ خوں سے انجامِ علی اصغرؑ

جاں حق پہ لُٹانے کے آداب سکھائے ہیں
سب پیرو جواں پر ہیں انعامِ علی اصغرؑ

سینے پہ کبھی اپنے جب شاہ سلاتے تھے
ہر نیند پہ بھاری تھا آرامِ علی اصغرؑ

ہے اِسکی اسیری پر قربان ہر آزادی
ساجدؔ ہے گرفتارِ بے دامِ علی اصغرؑ

Scanned by CamScanner

# مناقب

## حضرت سید عبدالقادر جیلانی غوثِ اعظمؒ

Scanned by CamScanner

☆ رح

ہم قادری نسبت والوں کی سنتے ہیں فغاں عبدالقادرؒ
لاریب جہاں ہم رہتے ہیں رہتے ہیں وہاں عبدالقادرؒ

ہو چاہے کوئی نام ونسب بس شرط یہ ہے صادق ہو طلب
جب ڈھونڈو گے مل جائیں گے نزدِ رگِ جاں عبدالقادرؒ

یہ جاہ وحشم یہ شوکت وشاں یہ مال یہ زر یہ تاب وتواں
سب آپکے قدموں پر قرباں یہ قلب یہ جاں عبدالقادرؒ

جاری ہے یہی سب کے لب پر بس ایک نظر بس ایک نظر
روتے ہیں بلکتے ہیں در پر سب پیر وجواں عبدالقادرؒ

نامِ تو کلیدِ بابِ حرم ذکرِ تو محیطِ کل عالم
وردے بہ زباں عبدالقادرؒ شورے بہ جہاں عبدالقادرؒ

Scanned by CamScanner

خوش بخت ہے وہ جس کے سر پر ہے سایۂ دامان سرورؒ
کرتے ہیں نگہبانی اُسکی بے وہم و گماں عبدالقادرؒ

اشرفؒ اُنکے منظورِ نظر مختار احمدؒ اُنکے دلبر
جو اِنکے دامن کے اندر اُسکے نگراں عبدالقادرؒ

میدانِ قیامت میں ساجدؔ ہر لمحہ قیامت کا ہوگا
خدام کو اپنے دامن میں بخشیں گے اماں عبدالقادرؒ

Scanned by CamScanner

☆

اسقدر مہرباں شہِ جیلاںؒ
میں جہاں ہوں وہاں شہِ جیلاںؒ

رہبرِ رہبراں شہِ جیلاںؒ
نائبِ مرسلاں شہِ جیلاںؒ

یہ بہار اُنکے دم قدم کی ہے
گلشنِ بے خزاں شہِ جیلاںؒ

موجِ آبِ حیات صحرا میں
دھوپ میں سائباں شہِ جیلاںؒ

قریۂ جاں کو کیجئے آباد
اے مرے جانِ جاں شہِ جیلاںؒ

Scanned by CamScanner

گردنِ اولیا ہے زیرِ قدم
فخرِ روحانیاں شہِ جیلاںؒ

میں کجا اور کجا وہ ذاتِ شریف
میں زمیں، آسماں شہِ جیلاںؒ

عافیت گاہِ بیکسانِ جہاں
آپکا آستاں شہِ جیلاںؒ

قرب کا اپنے دیجئے اعزاز
دور ہوں دوریاں شہِ جیلاںؒ

سوئے ساجدؔ نگاہ کن بہ کرم
اے مدا وائے جاں شہِ جیلاںؒ

Scanned by CamScanner

☆رح

مل گیا ہے جب سے اُنکا لطفِ بے پایاں مجھے
اپنی ہر مشکل نظر آنے لگی آساں مجھے

میں بھلا کیوں حشر کی بیگانگی کا غم کروں
میں اُنھیں پہچانتا ہو ں اور شہِ جیلاںؒ مجھے

اُن کا در پایا ہے در در ٹھوکریں کھانے کے بعد
آخر ش مل ہی گیا ہر درد کا درماں مجھے

خود پہنچنا میرا اُس در تک بہت دشوار ہے
تو ہی پہنچا دے وہاں اے گردشِ دوراں مجھے

آنہ جائیگا بھلا دریادلی پر اُنکی حرف
کیسے دیکھیں گے وہ آخر بے سروساماں مجھے

Scanned by CamScanner

تکتے ہیں حیرت سے افراطِ کرم پر آپکے
تنگیِ داماں کو میں اور تنگیِ داماں مجھے

رنگ لاکر ہی رہی ساجدؔ مری دیوانگی
ڈھونڈتا پھرتا ہے اُنکا سایۂ داماں مجھے

Scanned by CamScanner

میں مٹ نہ سکا آپکے قدموں پہ ابھی تک
مجھ کو ہے یہ احساسِ ندامت شہِ جیلاںؒ

مُردوں کے لئے آپکے قدموں میں جلا ہے
اور ہاتھ میں زورِ یدِ قدرت شہِ جیلاںؒ

ایسے نہ سہی، خواب میں آجائیں کسی دن
پوری ہو یہ دیدار کی حسرت شہِ جیلاںؒ

اِس آپکے اندازِ سخاوت پہ جہاں کو
ہے تنگیِ داماں کی شکایت شہِ جیلاںؒ

اعجازِ مسیحائی دکھا دیجئے آکر
اب غیر ہے بیمار کی حالت شہِ جیلاںؒ

محشر میں وہیں صورتِ حالات بدل جائے
آئے جو نظر آپکی صورت شہِ جیلاںؒ

ساجدؔ کو ہوا مدح سرائی کا سلیقہ
صرف آپکی رحمت کی بدولت شہِ جیلاںؒ

Scanned by CamScanner

# مناقب

## حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ

Scanned by CamScanner

☆ رحؒ

آپکا در منبعِ علم و ہنر خواجہ مرےؒ
آپکے در پر جھکے شاہوں کے سر خواجہؒ مرے

راہِ دیں ہو راہِ دنیا ہو کہ راہِ معرفت
کام آتے ہیں مرے ہر موڑ پر خواجہؒ مرے

بے پکارے بھی وہ آجاتے ہیں ہر مشکل کے وقت
ہیں غلاموں سے ہر اک پل با خبر خواجہؒ مرے

راحتِ جانِ علیؓ تسکینِ قلبِ فاطمہؓ
سیّدالکونینؐ کے نورِ نظر خواجہؒ مرے

نائبِ ختمِ نبوت یادگارِ پنجتن
شاہِ اقلیمِ ولایت سر بسر خواجہ مرےؒ

Scanned by CamScanner

پھر نظر میں، میں نہ لاؤں تاج و تختِ خسروی
مستند کر دیں غلامی کو اگر خواجہؒ مرے

ہے بھروسہ آپکی منزل رسانی پر فقط
پاس میرے کچھ نہیں زادِ سفر خواجہؒ مرے

ہے گزارہ آپکے در کے ہی صدقہ پر مرا
غیر ممکن آپکے در سے مفر خواجہؒ مرے

ایسا لگتا ہے کہ جیسے ہر طرف موجود ہیں
مجھ کو ہر منظر میں آتے ہیں نظر خواجہؒ مرے

ہے معطر کونہ کونہ اور منور بام و در
آگئے کیا آج مجھ بیکس کے گھر خواجہؒ مرے

ساجدؔ در ہوں تمھارا بندۂ بے دام ہوں
اک نگاہِ لطف میرے حال پر خواجہؒ مرے

☆ رح

اجمیر میں آکر جب تقدیر بنی خواجہؒ
پھر دل میں مرے کوئی حسرت نہ رہی خواجہؒ

نور نگہہِ وحدت ولیوں کے ولی خواجہؒ
لختِ دلِ پیغمبرؐ اولادِ علیؓ خواجہؒ

بس شرط عقیدت ہے آگے ہے مرا ذمہ
تم دل سے پکارو تو آجائیں ابھی خواجہؒ

میں ایک اشارہ پر جاں اپنی فدا کر دوں
تم مجھ سے طلب کرکے دیکھو تو سہی خواجہؒ

ہم مفلس و بے ساماں یہ جان کے آئے ہیں
کہدیتے ہو تم جو کچھ ہوتا ہے وہی خواجہؒ

Scanned by CamScanner

زردار ہوں یا بے زر موجود ہیں سب در پر
پھیلائے ہوئے دامن آئے ہیں سبھی خواجہؒ

اجمیر مدینہ ہے ہم ہند کے لوگوں کو
ہے آپکا کوچہ یاطیبہ کی گلی خواجہؒ

ویسے تو تصوّر میں آباد تمھیں تم ہو
حسرت ہے میرے گھر بھی آجاؤ کبھی خواجہؒ

اک چشمِ جنوں پر ور پڑ جائے اگر مجھ پر
ہو جاؤں ابھی فکرِ دنیا سے بَری خواجہؒ

ہے ہند میں اُنکے ہی دم سے تو حق آگاہی
لائے ہیں یہاں ساجدؔ پیغامِ نبیؐ خواجہؒ

Scanned by CamScanner

☆رح

بے گھری ختم ہو خواجہ جیؒ
اپنے دامن میں لو خواجہ جیؒ

میری قسمت مرا ساتھ دے
تم اگر ساتھ دو خواجہ جیؒ

چارہ گر سارے عاجز ہوئے
اب تمھیں کچھ کرو خواجہ جیؒ

دیدو اپنی غلامی مجھے
جس کو جو چاہو دو خواجہ جیؒ

میری پیشی ہے پیشِ خدا
ساتھ میرے چلو خواجہ جیؒ

Scanned by CamScanner

بھر چکے سب کی جھولی کو اب
میری جھولی بھرو خواجہ جیؒ

کون پھر ہاتھ تھامے مرا
تم اگر چھوڑ دو خواجہ جیؒ

جان و دل پاؤں پر واردوں
تم جو اپنا کہو خواجہ جیؒ

ہوں تمھارا گدا مستند
میرا حق مجھ کو دو خواجہ جیؒ

میں گنہ گار ہوں، حشر میں
لاج میری رکھو خواجہ جیؒ

کیسے ہو گا گوارہ تمھیں
میری رسوائی ہو خواجہ جیؒ

گردشوں سے رہائی ملے
گر اشارہ کرو خواجہ جیؒ

Scanned by CamScanner

بے چلے مجھ کو منزل ملے
تم جو رہبر بنو خواجہ جیؒ

اُسکو حاصل ہے عرفانِ حق
تم سے واقف ہے جو خواجہ جیؒ

حکمِ سرکارؐ سے ہند کے
تم ہی سلطان ہو خواجہ جیؒ

تم پہ قربان سب حسرتیں
میرے دل میں رہو خواجہ جیؒ

اُنکو دل سے پکارو ذرا
آئینگے بے کسو خواجہ جیؒ

ہے یہ ساجدؔ پریشاں بہت
اسکی بپتا سنو خواجہ جیؒ

Scanned by CamScanner

☆

خدا کو آپ سے ہے پیار یا غریب نوازؐ
نبیؐ کے آپ ہیں دلدار یا غریب نوازؐ

نثار آپ پہ گھر بار یا غریب نوازؐ
بس اک نظر مرے سرکار یا غریب نوازؐ

لئے ہوئے یہ دلِ زار یا غریب نوازؐ
ہوں میں بھی حاضرِ دربار یا غریب نوازؐ

پناہ گاہِ غریبانِ دوجہاں ٹھیرا
تمھارا سایۂ دیوار یا غریب نوازؐ

کرے جو دور مری نفس پروری کا مرض
ہے وہ دوا مجھے درکار یا غریب نوازؐ

Scanned by CamScanner

ہو میرے گھر جو کبھی آپ کا ورودِ سعید
تو عید ہو مری سرکار یاغریب نوازؐ

کیا ہے آپنے ہندوستان میں قائم
گدانوازی کا معیار یاغریب نوازؐ

برائے قبر ہے مجھ نابکار کو درکار
ذرا سی جاپسِ دیوار یاغریب نوازؐ

خدا کرے یونہی پھولے پھلے قیامت تک
تمھارا گلشنِ بے خار یاغریب نوازؐ

پڑے ہیں در پہ بہ امیدِ یک نگاہِ کرم
ہزار مفلس و نادار یاغریب نوازؐ

مصیبتوں میں گھرا جب میں خود کو پاتا ہوں
زباں پہ آتا ہے ہر بار یاغریب نوازؐ

نہ جاگتے میں ہو پوری تو خواب میں ہی سہی
یہ میری حسرتِ دیدار یاغریب نوازؐ

Scanned by CamScanner

نبیؐ نے آپ کو ہندوستان سونپ دیا
یہاں کے آپ ہیں مختار یاغریب نوازؐ

میں اپنا حال نہ تم سے کہوں تو کس سے کہوں
ہو ایک تم ہی تو غم خوار یاغریب نوازؐ

ملی نصیب سے ساجدؔ کو آپکی نسبت
ہے معرفت سے یہ سرشار یاغریب نوازؐ

Scanned by CamScanner

☆ رح

(منقبت، حضرت سید علاؤ الدین احمد صابر کلیریؒ)

یہ جو بارانِ انوار کلیر میں ہے
میرے صابر کا دربار کلیر میں ہے

ذاتِ واحد کا اقرار کلیر میں ہے
اپنی ہستی کا انکار کلیر میں ہے

پھول ہیں جس کے نا آشنائے خزاں
وہ گلستانِ بے خار کلیر میں ہے

رشکِ فردوس کلیر ہے میرے لئے
ہر گلی خلد آثار کلیر میں ہے

ہے یہاں راحت جانِ گنجِ شکرؒ
شاہ جیلاںؒ کا دلدار کلیر میں ہے

Scanned by CamScanner

اب بھی چلتا ہے سکّہ جہاں فقر کا
معرفت کا وہ بازار کلیر میں ہے

بات جنکی کوئی پوچھتا ہی نہیں
اُن غریبوں کا غم خوار کلیر میں ہے

نسبتِ صابری کا ہے ساجدؔ اثر
میں یہاں ہوں دلِ زار کلیر میں ہے

Scanned by CamScanner

# مناقب

## حضرت شاہِ ابن بدر چشتیؒ

Scanned by CamScanner

☆رضؔ

زمانے سے ہے شیدا اک زمانہ بدرِ چشتیؒ کا
نہیں میں ہی اکیلا نام لیوا بدرِ چشتیؒ کا

مری بینائی کا حاصل ہے جلوہ بدرِ چشتیؒ کا
مری تکمیل کی منزل ہے کوچہ بدرِ چشتیؒ کا

خدا سے اور پیمبر سے ہے رشتہ بدرِ چشتیؒ کا
سہاروں میں سہارا ہے سہارا بدرِ چشتیؒ کا

ذرا اے گردشِ دوراں سنبھل کر سوچ کر آنا
سروں پر ہے ہمارے اب بھی سایہ بدرِ چشتیؒ کا

وہیں سے تو تعیّن خلد کی سرحد کا ہوتا ہے
جہاں سے بھی نظر آجائے روضہ بدرِ چشتیؒ کا

ابھی حالت سنبھل جائے ابھی قسمت بدل جائے
جو ہو جائے ذرا سا بھی اشارہ بدرِ چشتیؒ کا

Scanned by CamScanner

سلیقہ مانگنے کا پوچھ کر آؤذرا اُس سے
جو مل جائے کوئی منگتا پُرانا بدرِ چشتیؒ کا

ملا پہلے ہمیں جو کچھ، ملیگا اب ہمیں جو کچھ
ہمارے پاس ہے جو کچھ، ہے صدقہ بدرِ چشتیؒ کا

ہے دم سے اولیا کے جنتِ ارضی یہ امروہہ
یہیں خلدِ نظر ہے آستانہ بدرِ چشتیؒ کا

ہیں اِسکے دم سے یہ روحانیت کی محفلیں قائم
سدا پھولے پھلے یہ خانوادہ بدرِ چشتیؒ کا

برائے شاعرانِ نیک خوبخشش کا ساماں ہے
نبی کی نعت، حمدِ حق، قصیدہ بدرِ چشتیؒ کا

یہ ہے پہچان لوگو !عاشقانِ بدرِ چشتیؒ کی
نبی کی یاد دل میں، سر میں سودا بدرِ چشتیؒ کا

جو اُنکی راہ پر چلتا ہے اُن سے لو لگاتا ہے
وہی ہوتا ہے ساجدؔ نورِ دیدہ بدرِ چشتیؒ کا

Scanned by CamScanner

☆رح

جو بزم میں اُن کی آجائے مہمان ہے شاہِ کرماںؒ کا
ساجدؔ کو مگر بلوایا ہے احسان ہے شاہِ کرماںؒ کا

عرفانِ الٰہی کی کنجی عرفان ہے شاہِ کرماںؒ کا
اقوالِ نبیؐ کا آئینہ فرمان ہے شاہِ کرماںؒ کا

دامن میں جو اُنکے آجائے عصیاں سے رہائی پا جائے
دنیا اُسکی عقبٰے اسکا اعلان ہے شاہِ کرماںؒ کا

گفتار حکیمانہ اُسکی رفتار ہے شاہانہ اُسکی
ہم سمجھے تھے سلطان جسے دربان ہے شاہِ کرماںؒ کا

دل ہو اُنکی یادوں میں مگن ہو حجرۂ جاں اُنکا مسکن
عرفان فقط اس صورت سے آسان ہے شاہِ کرماںؒ کا

Scanned by CamScanner

اُنکی رفتار کا ذکر کبھی اُنکی گفتار کی بات کبھی
عشاق کی محفل میں چرچا ہر آن ہے شاہِ کرماںؒ کا

یہ بزم سماع کی محویّت یہ محفلِ شعر کی کیفیّت
یہ قلب و دماغ کی تربیّت فیضان ہے شاہِ کرماںؒ کا

Scanned by CamScanner

☆

اگر تم ہو مثالِ بے مثالی شاہِ کرمانیؒ
تو ہے مجھ میں کمالِ بے کمالی شاہِ کرمانیؒ

تمھاری پیروی جس نے بھی کی راہِ طریقت میں
اُسی نے منزلِ عرفان پا لی شاہِ کرمانیؒ

سرافرازِ کرم کرتے ہو مجھ سے ناسپاسوں کو
نئی طرزِ عطا تم نے نکالی شاہِ کرمانیؒ

تمھاری یاد نے کچھ چارہ سازی کی جو آئی ہے
مریضِ غم کے چہرے پر بحالی شاہ کرمانیؒ

رہِ صبر اور رہِ عرفاں تو بس تم ہی دکھاؤ گے
یہ راہیں ہیں تمھاری دیکھی بھالی شاہِ کرمانیؒ

Scanned by CamScanner

کسی صورت نہیں ممکن تمھارے آستانے پر
صدا خستہ دلوں کی جائے خالی شاہِ کرمانیؒ

تمھارے در پہ آکر روپ لیتی ہے حقیقت کا
درِ جنّت کی تصویرِ خیالی شاہِ کرمانیؒ

ضرورت ہی نہیں اب مجھ کو جانے کی کسی در پر
تمھارے در پہ قسمت آزمالی شاہِ کرمانیؒ

نہ پھیلائی جو تم نے جوت درشن کی مرے آنگن
تو مجھ دُکھیا کی پھر ہولی دِوالی شاہِ کرمانیؒ

تمھاری مدح میں جو منقبت لایا ہے یہ ساجدؔ
وہ گلہائے عقیدت کی ہے ڈالی شاہِ کرمانیؒ

Scanned by CamScanner

☆

خوشبو سے ہے بسا ہوا دربارِ بدرِ چشتؒ
باغِ جناں ہے ملحقِ دیوارِ بدرِ چشتؒ

امروہہ اس لئے ہی تو ہے مرکزِ نگاہ
پھیلے ہوئے ہیں آج بھی انوارِ بدرِ چشتؒ

چکھّونگا میں بھی معرفتِ حق کی چاشنی
اک عمر سے ہوں میں بھی نمک خوارِ بدرِ چشتؒ

کر دینگے وہ تمھیں بھی غلامی سے سرفراز
ثابت کرو کہ تم ہو وفادارِ بدرِ چشتؒ

آتی ہے اب بھی گوشِ حقیقت نیوش میں
امروہہ کی فضاؤں سے گفتارِ بدرِ چشتؒ

دنیا پرست و جاہ طلب حاشیہ پہ ہوں
گزرے جو کوئی حاشیہ بردارِ بدرِ چشتؒ

Scanned by CamScanner

حسرت ہے مجھ غلام کی بے دام ہوں فروخت
قسمت سے گر نصیب ہو بازارِ بدرِچشتؒ

ہم خود تو مُنہ دکھانے کے قابل نہیں اُنھیں
اور بن رہے ہیں طالبِ دیدار بدرِچشتؒ

اس کی بھی خاکِ پا کو تم اکسیر ہی کہو
مل جائے گر تمھیں کوئی بیمارِ بدرِچشتؒ

سر گرم ہے حرارتِ عرفان و آگہی
زندہ ہے اب بھی گرمیِ بازارِ بدرِ چشتؒ

مرجھانا جانتے ہی نہیں برگ و گل یہاں
نادیدۂ خزاں ہے چمن زارِ بدرِ چشتؒ

ہوں بار بار بخت پہ نازاں جو دیکھ لوں
صرف ایک بار روئے ضیا بارِ بدرِچشتؒ

عرفانِ حق کا آئینہ ساجدؔ ہے اُسکا دل
سینہ ہے جسکا محرمِ اسرارِ بدرِچشتؒ

Scanned by CamScanner

☆

(منقبت حضرت غلام سرور صاحب قادری لاہوریؒ)

ہم کو ملی جہاں میں عزت غلا م سرورؒ
یہ ہے تمھارے در کی نسبت غلام سرورؒ

روح و دل و نظر کی فرحت غلام سرورؒ
جان وجگر کی راحت حضرت غلام سرورؒ

صدقہ تمھارے در کا توشہ ہے آخرت کا
ہم سب کو بھی ملے یہ دولت غلام سرورؒ

جینا اسی گلی میں مرنا اسی گلی میں
کوچہ تمھارا میری جنت غلام سرورؒ

بگڑی بناؤ آکر صورت دکھاؤ آکر
تسکین کی ہے بس یہ صورت غلام سرورؒ

Scanned by CamScanner

ہم التجا کرینگے تم رد نہیں کروگے
معلوم ہے تمھاری عادت غلام سرورؒ

ساجدؔ بہ بیں بہ چشمِ حق بیں بصد عقیدت
ہیں سر بسر خدا کی رحمت غلام سرورؒ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

## منقبت حضرت حسین شرف الدین شاہِ ولایتؒ

آپ کو حاصل ہے اپنے خالق کی حمایت شاہِ ولایتؒ
اور حاصل ہے آپ کے در سے مجھ کو نسبت شاہِ ولایتؒ

سارے جہاں میں آپ کے در کی سنکر شہرت شاہِ ولایتؒ
آیا ہے ساجدؔ بھی لے کر اپنی ضرورت شاہِ ولایتؒ

آپ کے دربارِ عالی کا ادنیٰ سا اک میں بھی گدا ہوں
مجھ بیکس پر بھی ہو جائے چشمِ عنایت شاہِ ولایتؒ

عقرب نیش زنی کی فطرت بھول گیا جب پائی قربت
جانتے ہیں سب آپ کے در کی ہے یہ کرامت شاہِ ولایتؒ

بیکس کی امداد کو آنا بے بس کو راحت پہنچانا
آپ کی فطرت، آپ کی خصلت، آپ کی عادت شاہِ ولایتؒ

Scanned by CamScanner

آپ کا روضہ خلدِ نظر ہے جانِ بصیرت آپ کا در ہے
چاروں جانب چھائی ہوئی ہے حق کی رحمت شاہِ ولایتؒ

جب سے آپ نے ٹھیرایا امروہہ اپنی جائے سکونت
جاگ گئی اُس دن سے امروہہ کی قسمت شاہِ ولایتؒ

چشمِ عقیدت سے گر دیکھیں آپ کے دربارِ عالی کو
ظاہر ہے ہر اک منظر سے شانِ ولایت شاہِ ولایتؒ

اپنی مشکل میں ساجدؔ میں دیتا ہوں جب ان کی دہائی
آجاتے ہیں میری مدد کو فوراً حضرت شاہِ ولایتؒ

Scanned by CamScanner

☆

طاعت نبیؐ کی طاعتِ ملاّ رضا حسینؒ
قربِ خدا ہے قربتِ ملاّ رضا حسینؒ

صبر و رضا تھے دولتِ ملاّ رضا حسینؒ
تھا فقر، شان و شوکتِ ملاّ رضا حسینؒ

ہوں فیضیاب چاروں سلاسل کے فیض سے
ہیں میرے پیر حضرتِ ملاّ رضا حسینؒ

رَدِّ بلا کو ایک یہی نقش ہے بہت
ہے دل پہ نقش صورتِ ملاّ رضا حسینؒ

اب مجھ کو خوفِ نارِ جہنم ہو کس لئے
حاصل ہے جب حمایتِ ملاّ رضا حسینؒ

Scanned by CamScanner

مامونِ آفت و غم و رنج و الم ہوں میں
ہے سر پہ دستِ شفقتِ ملاّ رضا حسینؒ

اُن کے ہی فیضِ خاص سے میں بھی ہوں سرفراز
حاصل ہے مجھ کو نسبتِ ملاّ رضا حسینؒ

محروم کیوں رہوں گا میں کچھ اُن سے مانگ کر
رحم و کرم ہیں عادتِ ملاّ رضا حسینؒ

زہد و ورع سے خُلق سے اعمالِ نیک سے
ثابت ہوئی ولایتِ ملاّ رضا حسینؒ

ہر مرحلے پہ زیست کے حاصل ہے رہبری
پیشِ نظر ہے سیرتِ ملاّ رضا حسینؒ

ہیں جانشینِ مولوی احمد حسین خاںؒ
کیا کم ہے یہ فضیلتِ ملاّ رضا حسینؒ

اُس نے خدا کے فضل کی تجسیم دیکھ لی
جس کو ہوئی زیارتِ ملاّ رضا حسینؒ

Scanned by CamScanner

دنیا و دیں میں اس کو ملیں کامرانیاں
جس پر ہوئی عنایتِ ملّا رضا حسینؒ

ساجدؔ زباں کو دھوئیے پہلے گلاب سے
پھر کیجئے گا مدحتِ ملّا رضا حسینؒ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

## منقبت حضرتِ سید شاہ معین الدین جعفری بابو میاںؒ

میری حسرت آپ کا دربار ہے بابو میاںؒ
میری دولت آپ کا دیدار ہے بابو میاںؒ

بحرِ عصیاں میں پھنسا ہوں اور کنارہ دور ہے
آپ اگر چاہیں تو بیڑا پار ہے بابو میاںؒ

بخشوا دیجیئے خدا سے سب خطاؤں کو مری
سب خطاؤں کا مجھے اقرار ہے بابو میاںؒ

مجھ پہ ہیں فیاض شاہِ حامدؒ و شاہِ سعیدؒ
آپ کی نسبت کا یہ اظہار ہے بابو میاںؒ

ہے یہیں سے فیض جاری شاہِ عضدؔ الدینؒ کا
وا ہمیشہ آپ کا دربار ہے بابو میاںؒ

Scanned by CamScanner

آپ کی نسبت ہے یا پھر نورِ عرفاں کا قیام
بدر جیسا قلب میں ضوبار ہے بابو میاںؒ

آپ کا جلوہ جمالِ کبریا کا عکس ہے
خُلقِ احمدؐ آپ کا کردار ہے بابو میاںؒ

ہیں علاء الدیںؒ کے بحرِ فیض کی اک موج آپ
اک زمانہ آپ سے سرشار ہے بابو میاںؒ

آپ کی اک چشمِ صحت آفریں درکار ہے
قلبِ ساجدؔ حرص کا بیمار ہے بابو میاںؒ

Scanned by CamScanner

☆رضؓ

## منقبت والد گرامی حضرت رؤفؔ امروہویؒ

محیطِ گلشنِ جاں کیوں نہ ہو بہارِ رؤفؒ
دل و نگاہ پہ اب بھی ہے اقتدارِ رؤفؒ

کسی نے جب بھی کیا ذکرِ ذی وقارِ رؤفؒ
دِلوں میں جاگ اُٹھی یادِ عطر بارِ رؤفؒ

خدا کے فضل سے قائم ہے یادگارِ رؤفؒ
جو چاہے دیکھ لے آکر یہاں بہارِ رؤفؒ

مجھے انہوں نے دیا اپنا فیضِ روحانی
اسی لئے ہوں بصد جان و دل نثارِ رؤفؒ

انہیں کے لطف سے ہے مجھ پہ لطفِ بابؔو میاںؒ
یہ مجھ پہ کم تو نہیں لطفِ بے شمارِ رؤفؒ

Scanned by CamScanner

حبیبِؐ حق نے بلایا انہیں مدینے میں
بھلا اب اس سے زیادہ ہو کیا وقارِ رؤفؒ

اسی لئے وہ حبیب حبیبِؐ حق ٹھہرے
لقب یہ کم تو نہیں وجہِ افتخارِ رؤفؒ

خدا کے فضل پہ تکیہ حبیبِؐ حق کی ثنا
فقط یہی رہا تا عمر کاروبارِ رؤفؒ

رہی سدا انہیں نام و نمود سے نفرت
ہمیشہ گوشہ نشینی رہا شعارِ رؤفؒ

تھے خواستگارِ معافی وہ اپنے چھوٹوں سے
سبھی تھے معترفِ عجز و انکسارِ رؤفؒ

ہو دل میں ان کا سا خوف خدا و عشقِ نبیؐ
تو خود کو کہہ سکوں ساجدؔ میں ورثہ دارِ رؤفؒ

Scanned by CamScanner